U20137 Date- 24-12-09

Title - KASHAFUL HAAJAT TARJUMA URDU MAALABUD MINAH

Creator - Sana ullah Panipati.

Publisher - Matba Naami Press (Lucknow).

Date - 1895

Pages - 11

Subjects - Islam - Fuqaa; Islam - Ibadat-o-Rasoom; Islam - Masail.

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

کتاب لاجواب سراج راہ شریعت تصنیف عالم بے مثال حاکم شرع متین جناب محمد نور الدین حسن صاحب

کشف الحاجۃ

ترجمہ اردو

مالابد منہ

۱۲۹۵ھ

حسب فرمائش قدردان ذیشان جناب حافظ حاجی محمد عبد الستار خان صاحب و جناب حافظ حاجی عبد الواحد صاحب

مطبع گلزار باہتمام حاجی وزیر شاہ
دہلی محمدی مرزا احمد طبع

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

کتاب لاجواب سراج راہ شریعت تصنیف عالم بے مثال حاکم شرع متین جناب محمد الیاس نور حسن

الشفا الحاجۃ

ترجمہ اردو

مالابد منہ

۱۲۹۵ھ

حسب فرمایش تاجران ذی شان جناب حافظ محمد عبد الستار خان صاحب و جناب حافظ عبد الواحد صاحب رضا لکھنوی

مطبع گلزار باہتمام حاجی وزیر در دہلی محمدی مرزا احمد طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ
وَاَزْوَاجِہِ الْمُطَہَّرَاتِ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَہْدِیِّیْنَ وَسَائِرِ الصَّحَابَۃِ
ائِمَّۃِ الدِّیْنِ کُلِّہِمْ اَجْمَعِیْنَ بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر عصیان آگین محمد نور الدین
ولد محمد اشرف غفر اللہ لہ ولوالدیہ متوطن اسلام آباد عرف چاٹگانگا کا حضرات دین کی خدمت میں
عرض کرتا ہے کہ یہ عاصی پر معاصی علوم تحصیل کرنے کے قصد سے اول عمر میں حسب تقدیر ملک ہندوستان میں
گیا تھا پھر ایک مدت طویل کے بعد طرف وطن مالوف آبائی کی رجوع کرتے وقت سنہ ۱۲۶۲ ہجری قدسی میں
جب دار الامارۃ کلکتے کے اندر آ پہونچا تب بعض احباب وطنی نے فرمایش کی کہ رسالہ معتبرہ مالابد منہ
تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی جامع علوم معقول ومنقول قدوۃ العلما زبدۃ الفقہا مفسر
کلام اللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا اردو زبان میں ترجمہ کرے تا عوام کو
نفع عام پہونچے پس اس عاجز گنہگار نے نسخہ متبرکہ کا ترجمہ کرنا وسیلہ نجات کا سمجھکر ارشاد احباب
خلص کا بجالا کر جو مقام وقت طلب تھا اوسکو خوب سا واضح کر دیا اور فوائد لابدی بھی جا بجا
لکھدیے کیونکہ غرض ترجمہ کرنے سے سمجھنا عوام کا ہے نہ خواص کا اور نام اس ترجمے کا کشف الحاجۃ
رکھا اب معلوم کرنا چاہیے کہ رسالہ مذکورہ نو کتاب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے اول کتاب الایمان

اسمین ایک فصل ہے نماز کی اہتمام کے بیان مین دوم کتاب الطہارۃ اسمین ۱۰ فصلین ہین فصل
پہلی وضو کی بیان مین فصل دوسری وضو توڑنے والی چیزونکی بیان مین فصل تیسری غسل کے بیان
فصل چوتھی غسل واجب کرانی والی چیزون کی بیان مین فصل پانچوین نجاسات کی بیان مین فصل چھٹی
نجاست حکمی سے طہارت کرنے کے بیان مین فصل ساتوین نجاست حقیقی سے طہارت کرنے کے بیان مین
فصل آٹھوین پانی جاری اور پانی کثیر کے بیان مین فصل نوین کنوے کے بیان مین فصل دسوین
تیمم کے بیان مین سوم کتاب الصلوۃ اسمین پندرہ فصلین ہین فصل پہلی نماز کی وقتونکے بیان مین
فصل دوسری نماز کی شرطونکے بیان مین فصل تیسری نماز کی ارکان کے بیان مین فصل چوتھی
نماز کی واجبات کی بیان مین فصل پانچوین سجدۂ سہو اور جماعت اور امامت کی بیان مین فصل چھٹی
سنت کی طریق پر نماز پڑھنے کی بیان مین فصل ساتوین نماز مین حدیث ہونیکے بیان مین فصل
آٹھوین وقتیہ نماز کے قضا پڑھنے کے بیان مین فصل نوین نماز کے مفسدات اور مکروہات
کے بیان مین فصل دسوین بیمار کے نماز پڑھنے کے بیان مین فصل گیارھوین مسافر کی
نماز کے بیان مین فصل بارھوین جمعہ کی نماز کے بیان مین فصل تیرھوین واجب
نمازون کے بیان مین فصل چودھوین نفلون کے بیان مین فصل پندرھوین سجدۂ تلاوت
کے بیان مین چہارم کتاب الجنائز اسمین تین فصلین ہین فصل پہلی شہید کے بیان مین فصل
دوسری ماتم کے بیان مین فصل تیسری زیارت قبور کے بیان مین پنجم کتاب الزکوۃ اسمین
تین فصلین ہین فصل پہلی زکوۃ کے مصرف کے بیان مین فصل دوسری صدقہ فطر کے بیان مین
فصل تیسری صدقہ نفل کے بیان مین ششم کتاب الصوم اسمین تین فصلین ہین فصل
پہلی قضا اور کفارہ واجب کرنے والی چیزونکے بیان مین فصل دوسری نفل روزون کے بیان مین
فصل تیسری اعتکاف کے بیان مین ہفتم کتاب الحج ہشتم کتاب التقوی اسمین
پانچ فصلین ہین فصل پہلی کھانے کی چیزون کی بیان مین فصل دوسری لباس وغیرہ کے
بیان مین فصل تیسری وطی وغیرہ کے بیان مین فصل چوتھی کسب اور تجارت کی بیان مین

فصل پانچوین متفرقات اور آداب معاشرت اور حقوق الناس کے بیان مین خاتمہ کتاب الاحسان
والتقرب خاتمہ کلمات کفر اور بدعت کے بیان مین واللہ ولی التوفیق بھذا المرام ؎

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب الایمان

کتاب ایمان کے بیان مین حمد اور تعریف
خاص اوس خدا کی ہے کہ آپ ہی اپنی پاک ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمام شے اوسکے پیدا کرنیکی سبب سے
موجود اور وجود اور بقا مین اوسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اور وہ اکیلا ہے ذات اور صفات اپنی مین
اور کاروبار مین بھی اور کسی شخص کو اوسکے ساتھ کسی کام مین ساجھا نہین اور نہ وجود اوسکا مانند وجود
اشیا کے اور نہ حیات اوسکی مانند حیات اشیا کے اور نہ علم اوسکا مثل علم مخلوق کے اور نہ سننا اور نہ
دیکھنا اور ارادہ اور قدرت اور کلام اوسکا مانند سننے اور دیکھنے اور قدرت اور ارادے اور کلام مخلوقات
کے ہان حقتعالے کی اون صفات کے ساتھ مخلوقات کی ان صفات کو شرکت اسمی ہے نہ حقیقی اور شرکت
اسمی کے یہ معنی ہین اسیطرح حقتعالی کو عالم کہتے ہین اسیطرح مثلاً زید کو بھی عالم کہتے ہین لاکن اوس عالم حقیقی کے علم
کے کمال کے ساتھ کیا نسبت ہے اس مشت خاک کے علم کو قیس علیہ صفات الیواقی اور تمام صفتین اور سب
کاروبار حقتعالے کے بے مانند اور بے مثل ہین یعنی جو اوسکی ذات مین ہین دوسرے کی ذات مین نہین مثلاً اوسکی صفاتون
مین سے ایک صفت علم کی دیکھو کہ یہ صفت خاص اوسکی ذات کے لئے قدیم ہے اور آگاہی سب پر یعنی وہ آگاہی
شامل ہے سبکو کہ ساری معلومات ازلی اور ابدی کو اون کے مناسب احوال اور مخالف احوال کے سمیت
ایک شامل ایک آن مین جان لیا اور خاص خاص وقتون مین جو احوال ہر ایک کے گذرتے جاتے ہین وہ بھی
ایک آن مین معلوم کر لیا کہ زید مثلاً فلانے وقت مین زندہ ہے اور فلانے وقت مین مردہ اور اسیطرح عمرو
اور خالد اور بشیر وغیرہم کو بھی جانا اور اسیطرح سننے اوسکے علم کی صفت شامل ہے سبکو اور اسیطرح اوسکا کلام بھی
شامل ہے ساری کلام کو کہ تمام کتابین اوتاری ہوئی تفصیل اوس کلام کی ہین اور پیدا کرنا اور وجود مین لانا
یہ صفت بھی خاص اوس پاک حقتعالی کی ذات کے لیے ہے اور کسی ممکن کو طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن
کو پیدا کرے پس ساری ممکن خواہ جوہر ہون خواہ عرض خواہ بندے کے کاروبار اختیاری سب کے سب مخلوق اوس خالق کے
ہین بندہ خالق نہین اپنے کام کا نہ کسی اور چیز کا لاکن اوس خالق نے ظاہری اسباب اور وسیلے کو پردہ کر رکھا اپنے کام کو

ف یعنی ظاہرین کہتے ہین کہ مثلاً زید نے یہ کام کیا اور حقیقت مین کرنے والا اوسکا حق تعالیٰ ہی
نہ زید پر زید کو بیچ مین پردہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کر دیا اپنے کام کو ثابت کرنے پر چنانچہ پتھر کی ہلنے کی
ساری عقلمند ہلانیوالے کی طرف عقل و رائے ہین اور جانتے ہین کہ پتھر کی ذات مین لیاقت اس حرکت کی
نہین بے شک اوسکی یہی حرکت دینے والا کوئی اور ہی اور اسیطرح وہ عقلا کہ جنکی آنکھین شریعت کی سرمے سے روشن ہوئی ہین جانتے
ہین کہ بندے کی افعال اختیاریہ کا خالق حقتعالیٰ ہی بندہ نہین اسلیے کہ بندہ ممکن ہے اور ایک ممکن اپنے مانند دوسرا
ممکن پیدا نہین کر سکتا ہی خواہ وہ دوسرا ممکن کوئی فعل ہو افعال مین سے خواہ عرض ہو اعراض مین سے
ہان بندے کی اختیاری کاموں کی درمیان اور پتھر کی حرکت کے درمیان اسقدر فرق ثابت ہی کہ حق تعالیٰ
نے بندے کو صورت قدرت اور صورت ارادے کی بخشی ہی نہ عین قدرت اور عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد
کسی کام کا کرتا ہی تو حقتعالیٰ اوس کام کو پیدا کر دیتا ہی اور ظاہر مین لاتا ہی اسلیے کہ عادت حقتعالیٰ کی یون جاری
ہی کہ جسوقت بندہ کام کا ارادہ کرے آپ اوسکو پیدا کر دیوے پس بسبب اس صورت ارادہ اور صورت قدرت کی
بندے کو کاسب کہتے ہین اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہ سب اوسپر ثابت ہوتے ہین اور پتھر کو حقتعالیٰ
نے اسقدر صورت ارادہ اور صورت قدرت کی نہین دی اسلیے اوسکو کاسب بھی نہین کہتے ہین اور نہ مستحق ثواب اور عذاب کا
ہوتا ہی بلکہ وہ مجبور محض ہے پس پتھر اور حیوان کی حرکت کی فرق پر ایمان لانا واجب ہے اور انکار کرنا
اوس فرق کا کفر ہی اور خلاف شرع اور خلاف ظاہر عقل کے اور خدا کے سوا کسیکو خالق اشیا کا جاننا بھی کفر ہی
اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت کے اندر فرقہ قدریہ مجوس ہین ف فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہمارے
پیغمبر علیہ الصلوة کی امت مین سے ہی وہ کہتے ہین کہ بندے اپنے فعل کے قادر مطلق ہین یعنی خالق ہین اپنے فعل کے اور
حقتعالیٰ کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی اوسکے وجود مین حلول کرتی ہے ف حلول کہتے ہین ایک چیز
ہر چیز مین دوسری چیز کے ہر ہر جز کا داخل ہونا اور اللہ تعالیٰ نے گھیر لیا ہی ساری اشیا کو احاطہ ذاتی کی ساتھ یعنی جو
احاطہ مناسب اوسکی ذات کو ہی لائق گھیر لیا اسکا اسطرح پر نہین ہی کہ ہماری ناقص سمجھ کے لائق ہو اور اللہ تعالیٰ قریب
اور معیت اشیا کی ساتھہ رکھتا ہی اور اوسکا قرب بھی اسطور پر نہین کہ ہم لوگ سمجھین کیونکہ اسواسطے کہ جو چیز ہماری دریافت
کے لائق ہی وہ چیز حقتعالیٰ کی پاک جناب کی شایان نہین ہے اور جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف

معلوم کرتے ہین حقتعالی کی ذات اوس سے بھی پاک ہے پس ایمان غیب پر لانا چاہیے اور جو چیز صاحبان کشف کو
کشف سے ظاہر اور واضح ہوتی ہے وہ شبیہ اور مثال ہے نہ ذات پس اوسکو بہی کلمہ لا الہ کے چاہیے داخل کرنا اور دین
کے بزرگون نے اسطرح فرمایا کہ ایمان لائے ہین ہم کہ حقتعالی گھیرنیوالا ساری اشیا کا ہے اور قریب اسکے لاکن معنی احاطہ
اور قرب معیت کی ہم نہین جانتے ہین کہ کیا ہے ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف
معلوم کرتے ہین وہ اوس شئے معلوم کو ذات باری کی سمجھتے ہین فی الحقیقت وہ ذات اوسکی نہین ذات اوسکی اوس شئے
معلوم سے منزہ ہے بلکہ ذات پاک حقتعالی کی نورونکے پردے کے پیچھے ہے رسائی ہمارا تک نہین اور جو چیز کشف سے ظاہر ہوتی ہے
وہ محض شبیہ ہے نہ ذات پس اس شبیہ کو بہی کلمہ لا الہ کے چاہیے داخل کرنا ہرگز اس شبیہ کو ذات نچاہیے سمجھنا کیونکہ دین کے بزرگون
نے فرمایا ہے کہ ذات باری نے بیشک سبکو گھیرا ہے اور سبکے ساتھ قریب ہے لاکن معنی قرب و احاطہ کے ہم نہین جانتے ہین
کہ کیا ہے یعنی اوسکی حقیقت ہم کسیطرح دریافت نہین کر سکتے ہین نہ کشف سے اور نہ عقل سے اور جسطرح معنی قرب اور
احاطے کے معلوم نہین اسیطرح معانی ان الفاظونکے بھی معلوم نہین کہ حدیثون اور آیتون مین وہ الفاظ وارد ہین یعنے آنا
سیدہا ہونا اوسکا عرش پر اور سمانا اوسکا مومن کے دل مین اور اترنا اوسکا آخر شب مین دنیا کے آسمان پر اور اسیطرح
لفظ ید اور وجہ کہ آیات قرآن کی اینپر ناطق ہین انکے معنے بھی نہین معلوم لاکن ایمان اون سب پر چاہیے لانا اور اونکو ظاہری
معنے پر حمل نچاہیے کرنا اور ان الفاظ کی تاویل مین نچاہیے آنا بلکہ انکی تاویل علم الہی پر سپرد چاہیے کرنا ایسا نہو کہ ناحق کو
حق جانے تو کیونکہ خدا کی صفتون اور کار و بار مین بشر کو بلکہ فرشتونکو بھی حیرانی اور نادانی کے سوا اور کچھہ نصیب نہین
پس بسبب نسمجھنے کے انکار کرنا آیتونکا کفر ہے اور تاویل کرنی اسکی جہل مرکب ف یعنی انکار کر بیٹھنا اسطرح پر کہ خدا کے
لیے نہ ید ہے اور نہ وجہ اور نہ استوا اور نہ احاطہ بلکہ مراد ید سے قدرت ہے اور مراد وجہ سے ذات اور مراد استوا سے استیلا
اور مراد احاطہ سے احاطہ علمی نہ احاطہ ذاتی پس اسطرح کا انکار کرنا کفر ہے اور اسطرح پر تاویل کر کے مراد اپنی طرف سے
مقرر کر لینا بڑی نادانی ہے بیت دور بینان بارگاہ الست * غیر ازین پے نبردہ اند کہ ہست ** اور ایک قسم دوسری
قرب اور معیت حقتعالی کی وہ ہے کہ پہلے قسم کے ساتھہ شراکت اسمی کے سوا اور کچھہ ساجھا نہین اور یہ دوسری قسم خاص
بندونکو نصیب ہے یعنی فرشتے اور انبیا اور اولیا کو اور عوام مومن بھی اس قسم قرب سے نصیب نہین اور قرب اسکی
نہایت نہین رکھتا ہے اور ٹہہرنے کی کوئی حد مقرر نہین چنانچہ حضرت مولوی روم فرماتے ہین بیت اے برادر بے نہایت درگہیست *

ہر چہ پردۂ سپہری بروے ما لیست خواہ بھلائی خواہ برائی جو ظاہر ہین آدمی خواہ کفر خواہ ایمان خواہ تابعداری
خواہ نافرمانی جو بندی سے ظاہر ہو سب حق تعالی کی ارادے کی ساتھ ہے پر حق تعالی کفر او نافرمانی سے راضی نہین
بلکہ اوس پر عذاب مقرر رکھا او تابعداری اور ایمان لانے پر ثواب دینے کا وعدہ فرمایا کوئی نہ سمجھی کہ خدا کا ارادہ
رضامندی ایک چیز ہے بلکہ ارادہ اور چیز ہی اور رضامندی اور چیز ہے

نعت رسول علیہ الصلوۃ والسلام

اور ہزارون ہزار درود بیشمار تصدق او پر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے کہ اگر وے لوگ بھیجے نہ جاتے
تو کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکھتا اور دین کے علمون نہ پہونچتا سارے انبیا برحق ہین اول انکو آدم علیہ السلام
ہین اور آخر اونکے اور بہتر اونسی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور اونکا تشریف لیجانا
راتکو مکہ شریف سی بیت المقدس کی مسجد مین اور وہانسی ساتوین آسمان پر اور سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہے
اور کتابین آسمانی جو نبیون پر اوتری ہین توریت حضرت موسی پر او انجیل حضرت عیسی پر اور زبور حضرت
داؤد پر اور قرآن حضرت محمد مصطفے پر او صحائف حضرت ابراہیم اور اونکے غیرون پر علیہم الصلوۃ والسلام
تمام حق ہین سارے انبیا اور خدا کی ساری کتابون پر ایمان چاہیے لانا لاکن ایمان لانے مین نبیون اور کتابون کے
گنتی کا لحاظ نچاہیے رکھنا کسواسطے کہ گنتی انبیا اور کتابونکی دلیل قطعی سی ثابت نہین ہوئی اور تمام انبیا
صغیرہ او کبیرہ گناہونسی پاک ہین اور جو امور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سی دلیل قطعی کی ساتھ ثابت ہوا اوس پر ایمان
لانا چاہیے اور چاہیے ایمان لانا اسبات پر کہ بیشک فرشتے بندے خدا کے ہین اور پاک ہین گناہونسی اور نہ مرد ہین
اور نہ عورت اور نہ محتاج طرف کھانے اور پینے کے نگاہ رکھنے والے وحی کو ہین اور اونسا بعضوں کو عرش کو اور جس کام پر
حکم کیے گئے اوسی پر قائم ہین اور انبیا اور فرشتے باوجود اسکے کہ ساری مخلوق سے بہتر ہین اور مقرب درگاہ الٰہی کے
لاکن وہ سب خود اپنی ذات سی کچھ علم اور قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ اسقدر مین جیسی اور مخلوق ہین ویسی ہین ہان
مگر جسقدر علم اور قدرت خدا نی اونکو دیا اوسقدر جانتے ہین اور اوسی قدر کا اختیار رکھتے ہین اور وہ لوگ خدا کی ذات
او صفات پر ایمان رکھتے ہین مانند ساری مسلمانونکے اور خدا کی کنہ معلوم کرنے کو باب مین عاجزی او قصور کے
قائل ہین اور بندگی کی حقوق بجا لاتے ہین بقدر طاقت کے کوشش کرتے ہین اور خدا نے اس بندگی پر

اونکو جو توفیق دی اوسکی شکرگزار ہین خدا کی خاص بندونکو خدا کی صفتون مین شریک ٹھہرانا یا اونکو اوسکی بندگی مین
شریک جاننا کفر ہی جسطرح اور کفار نبیونکی انکار سے کافر ہوی اسیطرح نصاری حضرت عیسےٰ کو خدا کا بیٹا کہکر کافر ہوے
اور عرب کے مشرکون نے فرشتونکو خدا کی بیٹیان کہا اور علم غیب کا جاننا انپر مسلم رکھا وہ بھی کافر ہوئے اور فرشتونکو
خدا کی صفتون مین شریک نچاہیے کرنا اور غیر انبیا کو جیسے مثلاً علی وغیرہ کو انبیا کی صفات مین شریک نچاہیے کرنا اور
عصمت انبیا اور فرشتونکے سوا اورونکے لیے ثابت نچاہیے کرنا خواہ وہ صحابہ ہووین خواہ اہل بیت خواہ اولیا
اور تابعداری نبیونکی قول و فعل کی چاہیے کرنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی خبر دی اوسپر ایمان چاہیے
لانا اور جو فرمایا اوسپر عمل چاہیے کرنا اور جس چیز سے منع کیا اوس سے باز چاہیے رہنا اور جس شخص کی بات پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کے قول و فعل سے سر کے بال برابر خلاف ہو اوسکو ترک چاہیے کرنا اور پیغمبر خدا نے خبر دی کہ منکر اور نکیر کا سوال
کرنا قبر مین حق ہی اور عذاب قبر حق ہی خاص کر کافرونکو اور بعض مسلمان گنہگارون کو بھی ہوتا ہے اور بعد موت کے
قیامت کے دن اوٹھنا حق ہی اور صور کا پھونکنا مارنے اور جلانے کے لئے حق ہے اور اول صور مین پھٹ
جانا آسمانونکا اور گر پڑنا ستارونکا اور اوڑنا پہاڑونکا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسری صور مین
نکل آنا مردونکا قبرون سے اور پھر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کے حق ہی اور حساب دن قیامت کا اور گواہی دینی
اعضا کی اور تولنا عملونکا ترازو مین اور رکھنا پل صراط کا دوزخ کی پیٹھ پر تلوار سے تیز زیادہ اور بال سے
باریک زیادہ ہی حق ہی اور اس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گھوڑے تیز رو کے اور بعض آہستہ
چلے جاینگے اور بعض کٹ کر دوزخ مین گر پڑینگے اور شفاعت انبیا اور اولیا اور نیک آدمیون کی حق ہی
اور حوض کوثر حق ہے پانی اوسکا سفید زیادہ دودھ سے ہی اور میٹھا زیادہ شہد سے ہی اور اسکے پاس کوزے
ہوونگے مانند ستارون کے جو شخص اوس سے ایکبار پیئے گا اوسکے بعد پیاسا نہوگا اور حق تعالے مختار ہے
اگر چاہی گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ کے بخش دیوے اور اگر چاہی صغیرہ پر عذاب کرے اور جو شخص صدق دل سے توبہ کرتا ہے
گناہ اوسکا حقتعالی موافق وعدے کے بیشک بخش دیتا ہی اور کفار ہمیشہ دوزخ کے عذاب مین رہینگے اور گنہگار
مسلمان سب اگر دوزخ مین پڑینگے تو آخرکار خواہ جلدی خواہ دیر سے بیشک نکلینگے اور بہشت مین داخل ہووینگے
اور بعد اوسکے بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین ہوتا ہی اور نہ ایمان سے باہر ہوتا ہے

اور جو اقسام عذاب دوزخ کے ہین اعنی سانپ و بچھو اور زنجیرین اور طوق اور آگ اور گرم پانی کا اور پیپ
اور پینا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عذابونکا ذکر فرمایا اور قرآن اونپر ناطق ہے سب حق ہین اور جو اقسام
بہشت کی نعمتونکی ہین یعنی کھانا پینا اور حور اور مکانات مصفّا وغیرہ انکے یہ بھی حق ہین اور بہشت کی نعمتون مین سے
عمدہ نعمت خدا کا دیدار ہے کہ سارے مسلمان حق تعالی کو بہشت مین بغیر حجاب کے دیکھینگے لیکن نہ کوئی کیفیت
اور نہ کوئی مثال ہوگی ف تحقیق اسکی یون ہے کہ دنیا مین جب ہم کوئی چیز دیکھتے ہین تو اوسکے ساتھ دوسری چیز بھی
دکھائی دیتی ہے اسی سبب سے مقابلہ اور طرف اور دوسری خصوصیات عقل کی نظر مین یہ سب لحاظ ہوتی ہین اور اللہ تعالی اگرچہ
ہین سب چیزین محو ہو جاوینگی اور حق تعالی کے ساتھ دوسری کوئی چیز اصلا دکھائی نہ دیگی اسی سبب سے لحاظ جہت اور
مقابلہ اور دوسرے خصوصیات کا عقل کی نظر سے ساقط ہوگا یہ خلاصہ ہے تقریر تفسیر عزیزیہ کا **بیان**

ایمان اور ایمان عبارت ہے تصدیق کرنا دل سے غیب کی ساتھ اور اقرار زبانی کے ساتھ لاکن ساتھ اقرار زبانی
ضرورت کے وقت ساقط ہوتا ہے ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ دل سے سچا اعتقاد دینی رسول و احکام شرع
کو حق جاننا اور ان احکام پر رغبت کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا اسکا نام ایمان ہے اور جو لفظا اقرار زبانی ہو اور تصدیق
قلبی نہو تو اوسکو ایمان نہین کہتے ہین اور جو دل مین یقین ہو اور زبانی اقرار پر موقوف ہو ضرورت کی سبب تو اوسکو
ایمان کہتے ہین مثلا کسی شخص کو کافر زور سے کلمہ کفر کا کہلاوے اور وہ نہ کہے تو یقینا مارا جاوے تو اس صورت ناچاری
مین اگر اقرار زبانی موقوف ہو جاوے تو بھی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سب عادل تھے کوئی فاسق نتھا اگر کسی سے کبھی کوئی گناہ ظاہر ہوا پس وہ تائب ہوا اور بخشا گیا اور بہت
آیتین قرآن کی اور بہت حدیثین صحابون کی تعریف سے پر ہین اور قرآن مین یہ بھی ہے کہ وہ سب آپس مین
پیار اور ملاپ رکھتے تھے اور کافرونکے مقابلے اور اونکی سزا دینے پر بڑے سخت تھے جو شخص عقیدہ
رکھتا ہے کہ صحابہ آپس مین بغض اور دشمنی رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص اونکے ساتھ بغض اور
خفگی رکھتا ہے قرآن مین اوسکو کافر کہنا آیا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے لیغیظ بہم الکفار یعنی تاکہ
غصے مین دلائے بسبب اونکے کافرونکو صحابہ یاد رکھنے والی قرآن کے اور روایت کرنیوالے فرقان کو تحقیق
پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اوسکو قرآن پر اور قرآن کے سوا ایمان کے اور متواترات چیزون پر ایمان لانا

ممکن نہوگا ف وجہ ممکن نہونے کی یہ ہے کہ قرآن اور قرآن کے سوا جو چیزین ایمان کی ہین یہ ساری ہم سب لوگون کو
صحابیون کے وسیلے سے پہونچین پس اگر اونے صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا کافر کہا تو روایات اون کی اوسکے
نزدیک ہرگز قابل سند کے نہوینگی جب روایات اونکی قابل سند کے نہوئین تو قرآن کا اور نبی رسول علیہ السلام
پر اور اوسکا برحق ہونا کسطرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور آیتون سے ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ
عنہ سارے صحابہ سے افضل ہین بعد اونکے عمر رضی اللہ عنہ اور سارے صحابہ نے ابوبکر کو افضل جانکر اونکی
خلافت پر بیعت کی اور ابوبکر کے حکم سے عمر کی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکر کے بعد عمر کی افضلیت پر اجماع
ہوا اور عمر کے بعد تین صحابہ نے آپس مین مشورہ کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر اونکی خلافت پر اجماع کیا اور بیعت
کی اور عثمان کے پیچھے تمام صحابہ مہاجرین اور انصار کے جو مدینے مین تھے سب نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو ساتھہ بیعت
کی جن نے علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھہ قصہ کیا وہ خطا پر تھا لاکن بدگمان کسی صحابہ پر نچاہیے کرنی اور اونکی آپس
کی لڑائی او قصہ کو نیک محل پر قیاس چاہیے کرنا اور ہر ایک صحابہ کو ساتھہ اعتقاد او محبت چاہیے رکھنی یہی
عقیدہ اہل حق کا ہے یعنی سنت او جماعت کا **فصل** در اہتمام نماز نماز کی کوشش کرنیکے بیان او ایسا
عقیدہ درست کرنا چاہیے او عقیدہ درست کرنے کے بعد بدنی عبادتون مین سب سے عمدہ عبادت نماز ہے
صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ پیوند درمیان بندہ مومن او درمیان کفر کے ترک نماز
ہے یعنی ترک نماز کفر مین پہونچاتا ہے اور احمد او ترمذی او نسائی سنے روایت کی بریدہ سے او بریدہ سنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عہد درمیان ہمارے اور درمیان آدمی کے نماز ہے جو شخص نماز ترک کریگا کافر ہوگا
او ابن ماجہ نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا ابی الدرداء نے کہ وصیت کی مجکو میرے دوست پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرک خدا کے ساتھہ نکر تو اگرچہ مارا جاوے یا جلایا جاوے او نافرمانی ماں باپ کی مت کر تو
اگرچہ حکم کرین تجھکو کہ الگ ہوجا اپنی عورت اور لڑکے اور مال سے اور نماز فرض قصداً ترک مت کر کہ جو شخص نماز
فرض قصداً ترک کرتا ہے ذمہ خدا کا اوس سے چھوٹ جاتا ہے ف یعنے کسی حال پر حق تعالی اوسکی حمایت
نہین کرتا ہے اور احمد اور دارمی او بیہقی نے روایت کی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے او عمرو نے آنحضرت
علیہ السلام سے کہ جو شخص نماز پر محافظت کریگا اوسکو نور او حجت او نجات ہوگی دن قیامت کو اور جو شخص

سنی غفلت نکریگا نہ اوسکو نور نہ دلیل نہ خلاصی ہوگی اور ہوویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی
ابن خلف کی ساتھ اور ترمذی نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی چیز کو
نہین جانتے تھے کہ اوسکا چھوڑنا سبب کفر کا ہووے مگر نماز کو یعنی چھوڑنے سے جانتے تھے کہ ترک کرنیوالا اوسکا کافر
ہو السبب ان حدیثونکی امام احمد حنبل قصداً ایک نماز ترک کرنیوالی کو کافر جانتے ہین اور امام شافعی اوسکو حکم قتل
کا کرتے ہین نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظم کے اوس شخص کو ہمیشہ قید رکھنا واجب ہے جبتک توبہ نکرے واللہ اعلم
پس چاہیے جاننا کہ نماز کی لیے شرائط اور ارکان ہین چنانچہ عنقریب ذکر کیے جاوینگے اور نماز کی شرائط مین سے ہے پاک کرنا
بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سے اور پاک کرنا مکان اور کپڑے کا پس چاہیے کہ پہلے مسائل طہارت کے سیکھین ٭

کتاب الطہارۃ

اسمین تین فصلین ہین **فصل پہلی** وضو کے بیان مین جانو کہ وضو مین
چار چیزین فرض ہین پہلے دھونا منہ کا ماتھے کے بالون سے ٹھڈی کے نیچے تک اور دونون کان تک دوسرے دھونا
دونون ہاتھ کا دونون کہنی سمیت تیسرے مسح کرنا چوتھائی حصہ سر کا چوتھے دھونا دونون پاؤنکا ٹخنون سمیت
اگر داڑہی گھنی ہووے تو پہونچانا پانی کا داڑھی کے بالونکے نیچے ضرور نہین اگر ان چار اعضا سے ناخن کے برابر بھی
سوکھا رہجائے تو وضو درست نہوگا اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نیت اور ترتیب
بھی وضو مین فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے ایک عضو سوکھنے کے قبل دوسرے کا دھونا بھی فرض ہے
اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے بسم اللہ کہنی اور پانی منہ اور ناک مین ڈالنا بھی فرض ہے اور احمد اور مالک کے
نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بھی فرض ہے پس احتیاط وہ ہے یہ سب افعال واکیے جاوین اور یہ سب افعال نزدیک
امام اعظم کے سنت ہین **مسئلہ** سنت وضو مین وہ ہے کہ پہلے دونون ہاتھ پہنچون تک تین بار دھووے اور
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تین بار پانی منہ مین ڈالے اور مسواک کرے اور تین بار پانی ناک مین ڈالے اور ناک جھاڑے
اور تین بار تمام منہ دھووے اور تین تین بار دونون ہاتھ کہنیون سمیت دھووے اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ کرے اور
دونون کانون کو بھی سر کے ساتھ مسح کرے اوسکے لیے نیا پانی شرط نہین اور اگر پاؤنمین موزہ ہووے اور پورے وضو کے
بعد موزہ پہنا گیا ہے تو مقیم کو چاہیے کہ حدث کے وقت سے ایک رات اور ایک دن تک نہ پاؤن سے نہ نکالے اور مسح موزہ پر
مسح کرتا رہے اور مسافر کو چاہیے کہ حدث کے وقت سے تین رات اور تین دن تک نہ پاؤن سے نہ نکالے اور مسح موزہ پر

کرتا ہے ف حدث کے وقت سے مسح کی مدت مقرر کرنے کی مثال یون ہے کہ ایک مقیم نے مثلاً فجر کے وقت وضو کرکے
موزہ پہنا اور اوسکا وضو اوس دن کے مغرب تک رہا جب مغرب کی نماز پڑھ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم کے مسح
کی مدت اس مغرب سے لیکر دوسرے دن کے مغرب تک شمار ہے اور جو صبح کا وضو کرکے موزہ پہنا تھا اور اوسی وضو سے
اوس دن کی مغرب پڑھی تھی تو اوسکا حساب نہوگا اور اگر موزہ ایسا پھٹا ہو کہ اوسکے پہنکر چلنے مین تین انگلی کے
برابر پاؤن ظاہر ہوتا ہو تو مسح کرنا اوس موزے پر درست نہوگا اگر ایک شخص با وضو ہو اور اوسنے ایک موزے کو پاؤن
اوس سے کھینچ نکالا کہ اکثر حصہ قدم کا اپنی جگہ سے موزے کی پنڈلی مین آیا یا موزے کی مسح کی مدت تمام ہوئی تو ان
دونون صورتون مین موزے نکالکر دونون پانؤنکو دہووے اور دوہرانا تمام وضو کا ضرور نہین مگر نزدیک مالک رحمہ اللہ کے
اعادہ وضو کا ضرور ہے اور ہاتھ کی تین انگلی کے برابر موزونکا مسح کرنا فرض ہے پانؤنکی پیٹھ پر اور سنت مسح مین وہ ہے کہ
پانچون انگلیان ہاتھ کی پانؤنکی انگلیونکے سر سے پنڈلی تک کھینچے اور یہ نزدیک امام احمد کے فرض ہے اور مستحب ہے کہ پڑہتا جاوے
اور یہی ہے وضو کے بعد یہ دعا پڑہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ گواہی دیتا ہون مین ساتھ اسکے کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے
وہ ایک ہے اور اوسکا شریک کوئی نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہین اور
رسول اوسکے یا رب خدایا کردے تو مجھکو توبہ کرنے والون مین اور کردے تو مجھکو پاک لوگون مین پاکی بولتا ہون
تیری ای اللہ اور مشغول ہون تیری تعریف مین گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین کوئی
معبود مگر تو اور بخشش مانگتا ہون تجھ سے اور توبہ کرتا ہون تیری طرف اور دو رکعت نماز پڑہے
تحیۃ الوضو کی

فصل دوسری وضو توڑنے والی چیزونکے بیان مین

جو چیز آگے پیچھے کی راہ سے نکل آوے
وہ چیز وضو توڑنے والی ہے اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پیپ کہ بدن سے نکلے اگر اوس مکان تک بہے کہ جسکا
دہونا غسل یا وضو مین لازم ہے تو وضو ٹوٹ جاویگا ف جان تو کہ نجاست بدن کے اندر سے نکلکر
اوسکے بہنا بھی شرط ہے اسلیے کہ اگر نجاست بدن سے نکلے اور نہ بہے تو اس صورت مین وہ نجاست نہین توڑیگی
کی مثلاً لہو زخم کے سر پر آگیا اور نہ بہا تو یہ لہو وضو نہ توڑیگا اور دوسری شرط اسمین یہ ہے کہ بہنا اسکا

نجاست کا ایسے مکان پر ہووے کہ جسکا دھونا فرض ہوتا ہی خواہ غسل کی حالت مین خواہ وضو کی حالت مین سب
وضو توڑنیوالی ہوگی اور اگر نجاست بدن سی نکلے ہی لاکن اوس مکان پر نہ پہونچے کہ جسکا دہونا فرض ہوتا ہی غسل
یا وضو مین بلکہ اوس مکان پر پہونچی کہ جسکا دہونا فرض نہین ہوتا ہی تو اوس صورت مین بہی وہ نجاست باہر آنیوالی
وضو نہ توڑیگی مثلاً آنکہہ مین خون نکل آیا لاکن آنکہہ کے باہر نہ بہا تو اس خون کے نکلنے سی وضو نہ ٹوٹیگا اسلیے کہ اندر
آنکہہ کے دہونا غسل مین فرض ہی اور نہ وضو مین اور قی منہ بہر کر نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہی خواہ وہ قی کہانا ہو خواہ پت
خواہ لہو جما ہوا سوا بلغم کے اور نزدیک ابی یوسف رح کی اگر بلغم پیٹ سے منہ بہر کر نکلے تو وضو ٹوٹ جاسے اور
اگر لہو تہوک سمیت نکل آوی اور تہوک کا رنگ سرخ کر دیوی تو وہ لہو وضو توڑیگا اور اگر تہوک کا رنگ زرد
کر دیوے تو نہ توڑیگا اور اگر تہوڑی تہوڑی قی کئی بار کی پس اگر ایک متلی کے سبب سے کی ہے تو ابو یوسف رح
کے نزدیک یہ ہی کہ وہ قی جمع کیجاوی ف اگر جمع کرنے کے بعد منہ بہر ہے تو اوس سے وضو ٹوٹیگا
اور اگر اسقدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نزدیک امام محمد رح کے یہ ہے کہ اگر مجلس متحد ہی یعنے ایک مجلس ہے تو وہ قی
جمع کیجاوی ف یعنے نزدیک امام محمد رح کے اتحاد مجلس کا معتبر ہے نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس مین چند بار
قی کی ہی تو اوسکو بعد جمع کرنے کی دیکہنا چاہیے کہ اگر وہ منہ بہر ہے تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر اس قدر نہین تو
نہ ٹوٹیگا اور نیند خواہ چیت سو جاوی خواہ کروٹ پر خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز مین اسطرح پر کہ اگر تکیہ نکالا جاوی
تو گر پڑے اور سو جانا کہڑے یا بیٹہے بغیر تکیہ کے رکوع یا سجدے مین ناقض وضو کا نہین لاکن رکوع اور سجدہ سنت کے
طور پر ہونا شرط ہی ف یعنی اوسمین پیٹ ران سی دور رہی اور دونون بازو بغل سے دور رہین اور اگر ایسا
نہووی بلکہ اسکے برعکس ہووی تو اس رکوع اور سجدے مین سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بالغ نمازی کے
قہقہے کی ہنسی وضو توڑتی ہی رکوع اور سجدے والی نماز مین اور دیوانگی اور مستی اور بیہوشی سے ہر حال مین وضو
ٹوٹتا ہے یعنی حالت نماز مین بہی اور اوسکے غیر مین بہی اور مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہی ف مباشرت
فاحشہ اوسکو کہتے ہین کہ مرد اور عورت دونون ننگی ہو وین اور ایک کا بدن دوسرے کے بدن سے لگجاوے پر ذکر کہڑا
ہووے اور اپنے عضو مخصوص یا کسی عورت کو ہاتہہ لگانے سے نزدیک امام اعظم کے وضو نہین ٹوٹتا اور نزدیک دوسرے
اماموں کے ٹوٹتا ہے اور اونٹ کے گوشت کہانے سے نزدیک امام احمد کے وضو ٹوٹتا ہے اور ایسا

ان سب سے بہتر ہے **فصل تیسری** غسل کے بیان میں فرض غسل تین ہیں ایک تو تمام بدن کا دھونا اور دوسرا غرغرہ کرنا تیسرا ناک میں پانی ڈالنا اور سنت غسل میں وہ ہے کہ اول ہاتھ دھووے بعد اوسکے وضو کرے لاکن اگر پانی جمنے کی جگہ میں نہاوے تو پانوں بعد نہانے کے دھولیوے اور تین بار ساری بدن کو دھووے اور عورت پر فرض ہے پانی پہونچانا اگر سندھے ہوئے بالوں کی جڑ میں اور کھولنا بالوں کا ضرور نہیں اور اگر مرد کے سر پر بال ہوویں تو کھولنا اونکا اور سر سے جڑ تک پہونچانا اونکا فرض ہے **فصل چوتھی** غسل واجب کرنے والی چیزوں کے بیان میں تین چیزیں غسل واجب کرنیوالی ہیں ایک اون میں سے وطی ہے واجب کرتی ہے غسل فاعل اور مفعول پر خواہ قبل میں خواہ دبر میں اگرچہ منی نہ نکلے دوسرے اون میں سے نکلنا منی کا کود کر شہوت کے ساتھ جاگتے میں وہ نکلے خواہ نیند میں اور خواب دیکھنے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے بغیر انزال کے اور اگر منی شہوت کے ساتھ کود کر خارج ہووے تو غسل واجب ہوگا لاکن منی جسوقت اپنی مکان سے جدا ہووے اوس وقت شہوت ہونا شرط ہے پس اگر منی اپنی مکان سے شہوت کے ساتھ جدا ہووے اور اوسنے ذکر پکڑ لیا شہوت رک گئی بعد چھوڑنے کے منی نکل پڑی تو اس صورت میں بھی غسل واجب ہوگا اور اگر بدون شہوت کے منی اپنی مکان سے جدا ہووے اور نکل پڑے تو امام اعظم کے نزدیک غسل واجب نہ ہوگا تیسرے اون میں سے حیض اور نفاس ہے جبکہ موقوف ہوئیں یہ دونوں تب غسل واجب ہووے **مسئلہ** کمتر مدت حیض کی تین دن ہیں اور اکثر مدت اوسکی دس دن پس اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپید کے سوا وہ لہو حیض کا ہے اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہے اور اس سے کمتر کی مدت نہیں پس ان چالیس روز کے درمیان جس رنگ کا لہو ہوگا سوا خالص سفید کے وہ لہو نفاس میں شمار ہوگا اور حیض کے دنوں میں جو خون تین دن سے کم ہو یا دس دن سے زیادہ وہ خون حیض کا نہیں بلکہ بیماری کا نماز اور روزے کا مانع نہیں ہوتا اور اسیطرح حالت نفاس میں جو خون چالیس دن سے بڑھ جاوے وہ بھی ان دونوں کو مانع نہیں ہوویگا اور اگر کسی عورت کو اپنی عادت سے زیادہ ہو جاوے تو دس روز تک مرض گنا جائیگا اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو جتنے دن زیادہ عادت سے بڑھینگے سو اوتنے دن مرض کے ہیں اور جو عادت تھی سو قائم رہیگی **ف** مثلاً کسی عورت کو عادت حیض کی چھ روز کی تھی اوسنے خلاف عادت کے دس دن تک لہو دیکھا اس صورت میں عادت سے بڑھکر جو چار دن لہو دیکھا وہ بھی گنتی میں حیض کے ہووینگے اور اگر مثلاً تیرہ دن لہو دیکھا تو اس صورت میں عادت کے بعد جو سات دن بڑھے وہ استحاضہ میں شمار ہوینگے نہ حیض میں اور عادت

جو اوسکی تھی سو قائم رہی اور اول حیض والی کو جو لہو دس دن سے سوا ہو وہ بیماری کہلاویگی ف مثلاً ایک نو
برس کی عورت نے پہلے بار چودہ روز تک لہو دیکھا پس دس دن حیض کے ٹھہرے اور چار دن استحاضہ کے اور طہر کی
مدت پندرہ دن سے کم نہیں ہوتی اور جو طہر اس سے کم ہو اور وہ طہر حیض کے اندر پایا جاوے تو وہ بھی حیض میں گنا جاویگا
نہ طہر میں ف مثلاً کسی عورت کو ہر مہینہ میں حیض کی عادت دس دن کی تھی جب اوسکی عادت آ پہونچی تب دیکھا ایک دن
خون دیکھا بعد اوسکے آٹھ دن تک پاک رہی پھر دسویں دن لہو دیکھا اس صورت میں جو بیچ میں آٹھ دن پاک
رہی وہ بھی حیض میں شمار ہونگے اسلیے کہ یہ طہر متخلل کم ہے پندرہ دن سے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی عورت
نے ایکدن خون دیکھا بعد اسکے چودہ روز پاک رہی پھر پندرھویں دن خون دیکھا تو اس صورت میں اول کے
دس دن حیض میں شمار ہونگے اور اخیر کے چھ روز پاکی میں یہ دونوں موافق مذہب امام ابی یوسف کی ہیں
اور اکثر علما کا فتوی اسی پر ہے حیض و نفاس سے نماز معاف ہو جاتی ہے اور روزے کو بھی دونوں منع کرتے
ہیں پر اوسکا قضا کرنا ہوتا ہے اور وطی حیض و نفاس میں حرام ہے نہ استحاضہ میں اور حیض اگر دس دن کا پورا ہو کر موقوف
ہو جاوے تو عورت کی نہانے بدون وطی درست نہو گی مگر اس صورت میں درست ہو گی کہ بعد موقوف ہونے
حیض کے وقت ایک نماز کا گذر جاوے اور دس دن گذرنے کے بعد جب موقوف ہو تو بغیر غسل کے بھی وطی درست
ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک اس صورت میں بھی بغیر غسل کے وطی درست نہیں مسئلہ بے وضو کو قرآن چھونا
درست نہیں اور بغیر ہاتھ لگائے پڑھنا درست ہے اور ناپاک اور حیض و نفاس والی کو نہ چھونا درست ہے
نہ پڑھنا اور اونکو مسجد میں جانا اور کعبے کا طواف کرنا بھی درست نہیں فصل پانچویں نجاست کے
بیان میں پیشاب جانور ماکول اللحم اور گھوڑے کا اور بیٹ چڑیا غیر ماکول اللحم کی نجاست خفیفہ ہے
جو چوتھائی کپڑے سے کم میں بھر جاوے تو معاف ہے نماز اوس کپڑے پر جائز ہو گی لاکن اگر تھوڑی پانی
میں گرے گی تو پانی پلید کر دیگی اور بیٹ چڑیا ماکول اللحم کا پاک ہے سواے بیٹ مرغ اور بط
کے ف ماکول اللحم کہتے ہیں اون جانوروں کو کہ جنکا گوشت حلال ہے اور غیر ماکول اللحم
اون کو کہتے ہیں کہ جنکا گوشت حرام ہے آدمی کا پیشاب اگرچہ طفل ہو اور گہ ہے اور تمام حیوان
غیر ماکول کا پیشاب اور گوہ آدمی کا اور گوبر اور لید وغیرہ چارپایوں کا نجاست غلیظہ ہے

اور ہر جانور کا بہنے والا لہو بھی نجاست غلیظہ ہے او شراب اور منی بھی اور نجاست غلیظہ دو قسم ہے ایک پتلی
دوسری گاڑہی پتلی مین روپیہ کی مقدار یعنی ہتھیلی کے غار برابر اور گاڑہی مین ساڑہے چار ماشہ کو اندر
معاف ہی لاکن تہوڑے پانی کو اس قدر بھی ناپاک کرتی ہے اور جہوٹا آدمی اور گہوڑے اور جانور ماکول
کا اور پسینا ان سب کا اور پسینا گدہے اور خچر کا پاک ہی اور جہوٹا بلی اور چوہی اور گہر مین رہنے والے
جانورون کا اور پنجہ گیر چڑیونکا مکروہ ہی اور جہوٹا کتے اور سور اور پہاڑنیوالے چوپائی اور سوا انکے
اور حرام گوشت والے جانورونکا نجس ہی اور پیشاب کی چہینٹین اگر سوئی کی سر کے مانند پڑجاوین تو معاف
ہین **فصل چھٹی** نجاست حکمی سے پاکی حاصل کرنیکے بیان مین جان تو کہ نجاست حکمی سے پاکی حاصل
نہین ہوتی ہے مگر پانی سے خواہ وہ پانی مینہ سے اوترا ہو یا زمین سے نکلا مانند پانی دریا اور کنوئین اور چشمہ کے
مطلب یہ ہی کہ درخت یا پہل کے پانی سے جیسے پانی تربوز یا کیلے کا اوس سے پاکی حاصل نہین ہوتی اور
اگر پانی مین کوئی پاک چیز گر جاوے مانند مٹی اور صابون اور زعفران کے تو وضو اوس سے درست ہی مگر جب
اس پانی کو گاڑہا کر دے یا جز اوسکا پانی کے برابر یا پانی سے زیادہ مل جاوے چنانچہ آدہ سیر گلاب
آدہ سیر پانی مین مل گیا یا پانی کا نام باقی نرہا مثلاً نام اوس کا شوربا یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہوگیا تو ان صورتون مین
وضو اور غسل اس پانی سے بالاتفاق جائز نہوگا اور نجس کپڑے وغیرہ کا اس سے دہونا جائز ہی امام اعظم کے
نزدیک اور نزدیک امام شافعی اور محمد اور غیر ان دونون کے جائز نہین **فصل ساتوین** نجاست حقیقی
سے پاکی حاصل کرنی کے بیان مین جو منی گاڑہی خشک کپڑے پر لگ جاوی تو کہرچنے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے
اور تلوار وغیرہ مسح کرنے سے پاک ہوتی ہے او نجس زمین اگر خشک ہو جاوے اور اثر نجاست کا
اوس سے اوٹہ جاوے تو نماز اوسپر درست ہو جاوے گی نہ تیمم اور یہی حکم ہے اینٹ کی فرش اور
درخت اور دیوار اور گہاس غیر کٹی ہوئی کا یعنی یہ چیزین بھی پاک ہو جاتی ہین جب نجاست خشک
ہوکر اثر مٹ جاتا ہے اور کاٹی ہوئی گہاس بغیر دہونے کے پاک نہین ہوتی ہے اور جسمین نجاست نظر
آنے والی ہو اوس نجاست کا جسم دور ہو جانے سے وہ چیز نزدیک امام اعظم کے پاک ہو جاتی ہے
اور نزدیک بعض کے نجس کے جسم دور ہونے کے بعد اوس چیز کو تین دفعہ چاہیے دہونا

اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اگر ہو سکے اور اگر نہو سکے تو چاہیے خشک کرنا قطرے ٹپکنے تک اور نجاست غیر
دکھائی دینے والی کو تین بار سے سات بار تک چاہیے دھونا اور ہر بار نچوڑنا اور گوبر اگر جلکر راکھ ہو نزدیک
امام محمدؒ کے پاک ہو جاتا ہے نہ نزدیک ابی یوسفؒ کے اور گدھا اگر نمک کی کان میں گر کر نمک ہو جاوے
تو نزدیک امام محمدؒ کے پاک ہوتا ہے اور کمال مُردار کی سنوارنے سے پاک ہوتی ہے **فصل آٹھوین** پانی
جاری اور پانی کثیر کے بیان میں اِن دونوں پانی میں نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے اور نہ وہ پانی
نجاست غیر مرئی پڑنے سے ناپاک ہوتا ہے مگر جسوقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اوسمین ظاہر ہو تو نجس ہوگا۔
اور اگر کتا جاری پانی کی نہر میں بیٹھ جاوے یا کوئی مردار اوسمین گر جاوے یا قریب پرنالے کے نجاست پڑی ہے
اور مینہ کا پانی اوس چھت کی پرنالے سے بہتا ہو ان صورتوں میں اگر اکثر پانی کثیر اور نجاست کا ملا ہوا نہ رہا ہے
تو نجس ہوگا اور اگر ایسا نہیں تو پاک ہے اور تھوڑا سا پانی تھوڑی نجاست گرنے سے پلید ہوتا ہے اور
پانی قلتین کا کہ پانچ مشک پانی ہوتا ہے اور ہر مشک مقدار سو رطل کی ہے نزدیک اکثر امام کی آب کثیر ہے
ف وزن ایک رطل کا چھتیس ۳۶ روپے برابر ہوتا ہے دلی کے سکے سے چنانچہ صدقہ فطر کی فصل میں بیان اوسکا
آوے گا پس ایک رطل پر حساب کرنا چاہیے اور رطلون کو اور نزدیک امام اعظمؒ کے آب کثیر اوسکو کہتے ہیں کہ
ایک طرف کی پانی ہلانے سے دوسری طرف کا پانی نہ ہلے اور پچھلے علمانے اس طور پر اندازہ کیا کہ جس پانی
کا چاروں طرف دس دس گز ہو دے وہ آب کثیر ہے **فصل نوین** کنوے کے بیان میں اگر کوئی جانور کنوے میں
گر کر مر جاوے پس اگر پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اوس کنوے کا نکالنا ضرور ہے اور اگر نہ پھولا اور نہ
ریزہ ریزہ ہوا پس اس صورت میں اگر جانور بڑا ہے مثل بلی کے یا اوس سے بھی بڑا تو بھی سارا پانی نکالنا
چاہیے اور اگر تین جانور اوسط درجے کے گر جائیں جب بھی یہی حکم ہے اور اگر جانور چھوٹا ہے مانند
چوہے اور گوریہ کے تو بیس ڈول کھینچنا چاہیے تیس تک اور کبوتر اور اوسکے مانند کے مرنے سے
چالیس ڈول نکالنا واجب ہے ساٹھ تک مستحب اور تین گوریہ کا ایک کبوتر کا حکم ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم
فصل دسوین تیمم کے بیان میں اگر مصلّی پانی پر قادر نہو دے اس سبب سے کہ پانی ایک کوس کے فرق
پر ہے اور کوس چار ہزار قدم کا یا اوسکے پاس پانی موجود ہے لاکن بیماری پیدا ہونے کے باعث میں

دیر لگنے کی یا مرض کی زیادتی کا خوف کرتا ہی یا پانی کی گھاٹ پر دشمن یا پھاڑ کھانے والا جانور بیٹھا ہی یا پاس پانی ہے پر ڈرتا ہی کہ اگر اوس پانی سے وضو کرے تو آپ پیاسا رہجاوے یا کنوان پاس ہے پر ڈول رسی نہین ان سب صورتون مین ویسی جائز ہی کہ وضو اور غسل کے عوض تیمم کرے زمین کی جنس سے خواہ مٹی ہو خواہ بالو خواہ چونہ خواہ گچ خواہ پتھر خواہ کوبلا خواہ مرمر بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہون اول نیت تیمم کی کرکے پھر دونون ہاتھ زمین پر مارکے ایک مرتبہ تمام منہ پر ملے اور پھر زمین پر مارکر دونو ہاتھون کو کہنیون سمیت ملے یہ تین چیزین تیمم مین فرض ہین اگر ناخن کے برابر بھی ہاتھ یا منہ کوئی عضو باقی رہیگا تو تیمم درست نہوگا پس اگر ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو اوسے ہلاوے اور خلال انگلیون کا کرے اور وقت سے قبل تیمم کر لینا درست ہی اور ایک تیمم سے کئی نمازین فرض اور نفل پڑھنی بھی جائز ہین اور جب پانی پر قادر ہوگا تب تیمم اوسکا باطل ہوگا اور نماز کے اندر اگر قادر ہوا تو نماز اوسکی ٹوٹ گئی اور اگر کوئی ایسا ہی کہ سارا بدن اور کپڑا اوسکا ناپاک ہی اور وہ بیچارہ پانی کے استعمال پر قدرت نہین رکھتا ہی تو اوسکو اوس ناپاکی سمیت نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ ستر ڈھانکنے کی قدر کپڑا پاک اوسے میسر نہو **مسئلہ** اگر وضو کے اعضا مین سے ایک عضو مین مرض ہو کہ پانی پہونچانے مین اوس عضو پر ضرر ہوتا ہی یا مرض بڑھتا ہی تو اوسکو جائز ہے کہ اوس عضو پر مسح کرے اور دوسرے اعضا کو دھووے اور اگر وضو کے اعضا مین سے اکثر اعضا مین زخم یا مرض ہو کہ دھونا اون اعضا کا ضرر کرتا ہو تو اوس صورت مین تیمم کرے

کتاب الصلوۃ

اسمین پندرہ فصلین ہین

فصل پہلی

نماز کے وقتونکے بیان مین وقت آنے سے نماز فرض ہوتی ہی مسلمان عاقل بالغ پر اور جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوا اوسپر **مسئلہ** نماز کا وقت اگر تحریمہ کی قدر باقی رہجاوے اور اوس وقت مین کوئی کافر مسلمان ہوجاوے یا لڑکا بلوغ کو پہونچے یا دیوانہ ہوش مین آوے تو اوسپر نماز اوس وقت کی فرض ہوگی **ف** دوسرے وقت اوس نماز کی قضا اوسپر لازم ہوگی اور اگر نماز اخیر وقت تک مین عورت کا حیض یا نفاس موقوف ہو تو اوس صورت مین اگر اسقدر وقت باقی رہے کہ اوسمین نہانا اور تحریمہ کر سکتا ہی تو اوس وقت کی نماز اوسپر فرض ہوگی اور اگر وقت مین اسقدر وسعت نہین تو نماز اوس وقت کی اوسپر فرض نہوگی فجر کی نماز کا وقت صبح صادق کے نکلنے سے شروع ہوتا ہی آفتاب کا کنارہ نظر آنے تک باقی رہتا ہی اور ظہر کا وقت بعد دوپہر کے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک سایہ ہر چیز کا سوا اصلی سایہ کے دوچند

ہوتا ہے سایہ اصلی کے سوا یعنی اوس برابر ہوتی ہین سایہ اصلی کو حساب مین نہین شمار کرتے ہین بلکہ نکال کر دیتے ہین
یہ قول امام ابی یوسف اور امام محمد رح اور باقی علما کا ہے اور امام اعظم رح کی ایک روایت بھی اس قول کے موافق ہے اور دوسری روایت
امام اعظم رح سے یہ ہے کہ جب تک سایہ ہر چیز کا دو چند اوسکی ہو سوا سایہ اصلی کے تب تک ظہر کا وقت نمازی کے ہاتھ سے نہ جاویگا اور سایہ
اصلی کہ وہ ڈیڑھ قدم کا ہوتا ہے ساون مین اور اوسکے قبل و بعد ایک ایک بڑھتا جاتا ہے چار تک بعد اوسکے دو دو اور قدم
ساتوان حصہ ہوتا ہے ہر چیز کا اور جب ظہر کا وقت تمام ہو خواہ اول قول کے موافق خواہ ثانی قول کے موافق
تب وقت عصر کا شروع ہوتا ہے اور آفتاب کی زردی آنے تک کامل وقت رہتا ہے اور بعد اوسکے وقت کراہت کا ہے
سورج ڈوبنے تک اور اوس وقت مکروہ ہین اوس دن کی عصر ساتھ کراہت تحریمی کے جائز ہے دوسری نماز فرض اور نفل جائز نہیں
اور بعد غروب سورج کے مغرب کا وقت آجاتا ہے سرخی ڈوبنے تک وقت اوسکا رہتا ہے نزدیک اکثر علما کے اور نزدیک امام اعظم رح کے
دو قول مین ایک قول موافق انہین اکثر کے ہے اور دوسرا قول انکا یہ ہے کہ سپیدی ڈوبنے تک وقت مغرب کا رہتا ہے
ستارے ظاہر ہونے کے پیچھے نماز مغرب کی پڑھنی مکروہ تنزیہی ہے اور مغرب کا وقت تمام ہونے کے بعد وقت عشا کا شروع ہوتا ہے
خواہ اول قول کے بعد ہو خواہ ثانی قول کے بعد رات تک رہتا ہے نزدیک صاحبین کے اور نزدیک امام اعظم رح کے صبح صادق کے
نکلنے تک رہتا ہے کراہیت تحریمی کے ساتھ اور وقت وتر کا عشا کے بعد ہے صبح صادق نکلنے تک رہتا ہے اور دیر کرنی نماز
ظہر کی گرمی مین اور دیر کرنی نماز عشا کی تہائی رات تک مستحب ہے اور اوجالا کرنا فجر کے وقت کہ اوس حد تک کہ قرأت
مسنون کے ساتھ نماز اوسمین ادا کرسکے اور بعد ادا کرنیکے اگر فساد ظاہر ہو وضو خواہ نماز مین تو پھر سنت
قرأت مسنون کے یعنی ساتھ چالیس آیت کی نماز ادا کرسکے یہ مستحب ہے اور دوسری نمازون مین جلدی کرنی نماز
بہت بہتر ہے مگر جس حال مین منتظر جماعت کے لیے ہو تو جلدی نکرے اور سورج نکلنے وقت اور دوپہر کو اور سورج ڈوبتے
وقت مطلق نماز منع ہے اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازے کی بھی بہت منع ہے لاکن نماز عصر اوس دن کی
آفتاب کے ڈوبتے وقت جائز ہے بشرطیکہ غروب شروع ہونے کے قبل نیت باندھ لی ہو اور جب فجر کا
شروع ہو تو اوس وقت مین فجر کی سنت اور نماز قضا کے سوا اور نفلین پڑھنی مکروہ ہین اور بعد عصر اور قبل مغرب کے بھی
یہی حکم ہے مسئلہ ادا و قضا نماز کے واسطے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہے اور صفت اذان کی مشہور ہے یعنی اذان
کہنے کے وقت منہ طرف قبلہ کے کرے اور اپنی دونون انگلیان شہادت کی دونو کانون مین رکھے اور حی علی الصلوة

کہے تب منہ داہنی طرف پھیرے اور جب حی علی الفلاح کہے تب بائیں طرف اور فجر کے وقت حی علی الفلاح کے بعد
الصلوٰۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہے اور اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کے کہے اور مسافر کو اذان ترک کرنی مکروہ ہے
اور جو شخص گھر میں نماز پڑھتا ہے اذان شہر کی اوسکو کفایت ہے **فصل دوسری نماز کی شرطوں کے بیان میں**
شرطیں نماز کی چھہ ہیں پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا نجاست حقیقی اور حکمی سے چنانچہ اوپر گذر چکا بیان
اون دونوں کا دوسری شرط پاک ہونا کپڑے کا تیسری شرط پاک ہونا جای نماز کا چوتھی شرط منہ کرنا قبلے کی طرف
پانچوین شرط ستر ڈہانکنا مرد اور لونڈی کو ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک لونڈی کو پیٹ اور پیٹھہ کا ڈہانکنا زیادہ ہے
مرد سے اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈہانکنا فرض ہے منہ اور دونوں ہاتھہ اور پاؤن کی ہتھیلی کے سوا مسئلہ جو عضا کہ
ڈہانکنا اونکا فرض ہے خواہ مرد خواہ عورت کو چوتھائی حصہ اگر انمیں سے کھلجاے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور جو بال
عورت کے سر سے لٹکتے رہتے ہیں وہ علیحدہ عضا میں شمار ہیں اونکی بھی چوتھائی کھلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مسئلہ
کتاب نوازل میں لکھا ہے کہ عورت کی آواز بھی ستر میں داخل ہے ابن ہمام نے کہا کہ اس تقدیر پر اگر عورت قرآن آواز سے پڑھیگی
تو نماز اوسکی فاسد ہوگی مسئلہ جسکو ستر ڈہانکنے کے لیے کپڑا میسر نہو تو اوسکو بغیر کپڑے کے بھی نماز پڑھنی جائز ہے
مسئلہ اگر نمازی کو جہت کعبے کی معلوم نہو تو جس طرف اوسکا دل گواہی دے اوسی طرف سوچ کر نماز پڑھ لیوے
اور بغیر سوچے کے اوسکی نماز درست نہوگی مسئلہ جو شخص قبلے کیطرف منہ نہ کر سکے دشمن کے ڈر سے
خواہ مرض کے سبب سے تو اوسکو درست ہے کہ جدہر اوسے طاقت ہو اودہر نماز پڑہے مسئلہ نفل نماز شہر کے
باہر سواری پر درست ہے سواری جسطرف چاہے اوسطرف جاوے مضایقہ نہیں مسئلہ چھٹی شرط اون شرائط
میں سے نیت کرنی نماز کی پس نفل اور سنت اور تراویح کے لیے مطلق نیت درست ہے ف مثلاً دل یون قصد
کرے کہ نماز اللہ کی ادا کرتا ہون اور نام نہ لے سنت یا نفل کا تو بھی درست ہوگی اور فرض و وتر کو واسطے تحریمہ
کے وقت نیت کا تعین کرنا اور سمجھنا چاہیے کہ ظہر کی نماز پڑہتا ہون یا عصر کی یہ فرض ہے اور مقتدی پر فرض
ہے اقتدا کی نیت کرنی امام کے پیچھے اور رکعتوں کے شمار کی نیت فرض نہیں ہے ف یہ چھہ فرض نماز سے خارج
ہیں کسواسطے کہ طہارت بدن وغیرہ اور چیز ہیں اور نماز اور چیز ایک دوسرے میں داخل نہیں ہان یہ چھہ
چیزیں نماز کی شرطیں ہیں کہ بدون انکی نماز صحیح نہیں ہوتی ہے اور جو چیز شرط ہوتی ہے وہ باہر ہوتی ہے مشروط سے

فصل تیسری نماز کے ارکان کے بیان مین ف یعنی اون فرضون کے بیان مین جو نماز مین داخل ہین سات فرض ہین اندر نماز کے ایک اونمین سی تحریمہ باندہنا لاکن تحریمہ کے لیے پاکی بدنی اور ستر عورت اور منہ طرف قبلے کی ہونا شرط ہی جسطرح باقی ارکان مین بہی شرط ہی ف باقی ارکان سے قیام اور قرات اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ اخیرہ اور دوسرا فرض اون مین سے قعدہ اخیرہ کرنا فجر مین دو رکعت کی بعد اور ظہر اور عصر اور عشا مین چار چار کی بعد اور مغرب اور وتر مین تین تین کی بعد اور نفل مین دو کی بعد اور تیسرا فرض نزدیک امام اعظم رح کے نماز سے خارج ہونا کسی کام کی ساتھ اسکی فرضیت امام اعظم کے سوا اور کے نزدیک نہین اور چوتھا فرض کھڑا ہونا ہر رکعت مین پانچوین فرض رکوع کرنا چھٹا فرض سجدہ کرنا ساتوان فرض قرات پڑہنی لاکن قرات نزدیک امام شافعی رح اور احمد رح کے فرض اور نفل کی ہر رکعتون مین فرض ہے اور نزدیک امام اعظم رح کی پانچون وقتونمین دو دو رکعت کی اندر فرض ہی اور وتر کی تینون رکعتون اور نفل کی ہر رکعت مین اور قومہ اور جلسہ قرار پکڑنا رکوع اور سجدے مین یہ سب فرض ہین نزدیک ابی یوسف رح کے اور اکثر علما کے نزدیک فرض نہین ف رکوع کی بعد سیدہے کھڑے ہونیکا نام قومہ ہے اور دونون سجدے کے بیچ مین بیٹھنے کا نام جلسہ اور امام اعظم رح کے نزدیک قرات ایک آیت کی فرض ہے اور ابی یوسف رح اور محمد رح کے نزدیک تین آیت چہوٹی یا ایک آیت بڑی کہ تین آیت کی برابر ہو اور نزدیک امام شافعی اور احمد کے سورہ فاتحہ پڑہنی فرض ہی اور بسم اللہ بہی اوسمین شامل ہے اسلیے کہ بسم اللہ فاتحہ کی آیتون مین سے ایک آیت ہی ان دونون کے نزدیک اور سجدے مین پیشانی اور ناک رکہنی فرض ہی اور ضرورت مین ان دونون سے ایک پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے اور شافعی رح اور احمد کے نزدیک سجدے مین ماتہا اور ناک اور ہتیلی دونون ہاتہ کی اور دونون گہٹنے اور انگلیان دونون پانو کی رکہنی فرض ہی اور نماز کے ارکان مین ترتیب نگاہ رکہنی فرض ہی ف یعنی جو رکن ہر رکعت مین مکرر نہین آتا ہی مثلا رکوع اسمین ترتیب نگاہ رکہنی فرض ہے پس اگر کوئی شخص فراموشی سے پہلے رکوع مین گیا پہر جب یاد آیا رکوع سے سیدہا ہوکر سورت پڑہی اور پہر فرض ہوا کہ پہر رکوع نہ کیا تو نماز اوسکی فاسد ہوئی اسواسطے کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکرر مین اور اگر کسی نے ایک رکعت مین ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بہول گیا پہر دوسری رکعت مین اوس سجدے کو قضا کیا اور سجدہ سہو کر لیا تو اس صورت مین نماز فاسد نہوگی ف اس صورتمین

وجہ فوت ہونیکی یہ ہے کہ سجدہ میں رکن غیر مکرر میں سے نہیں بلکہ رکن مکرر میں سے ہے کسواسطے کہ سجدہ ہر رکعت میں مکرر آتا ہے اور جو رکن مکرر آتا ہے اوسمین ترتیب فرض نہین بلکہ واجب ہے اور واجب ترک ہونیسے نماز فاسد نہین ہوتی ہے ہان سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے پس ترتیب خلاف کرنیکے بعد جب سجدہ سہو کا وہ بجالایا تب اوسکی نماز کامل ہوگئی اور اگر سجدہ سہو کا نکریا تب بھی نماز جائز ہوجاتی ہے نقصان کے ساتھ اور ابن ہمامؒ نے حاکم کی کتاب کافی سے نقل کی ہے کہ کسی شخص نے نماز شروع کی اور قرارت اور رکوع دونون کیے اور سجدہ نکیا پھر کہڑے ہوکر قرارت پڑہی اور سجدہ کیا رکوع نکیا تو یہ تمام ایک رکعت ہوئی ف ان دونون صورتین ایک رکعت ہونیکی وجہ یہ ہے کہ پہلی صورت مین سجدہ ترک کیا اور دوسری صورتین رکوع پس پہلی صورت کا رکوع اور پچھلی صورت کا سجدہ ملکر ایک رکعت پوری ہوئی اور اسیطرح پر اگر اول رکوع کیا پھر کھڑے ہوکر قرارت پڑہی اور رکوع اور سجدہ کیا تو بھی ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح پر اگر پہلا سجدہ کیا پھر کھڑے ہوکر قرارت پڑھی اور رکوع کیا اور سجدہ نکیا بعد اوسکے کھڑے ہوکر قرارت پڑھی اور سجدہ کیا اور رکوع نہ کیا یہ سب ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح پر اگر پہلی مین رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور دوسری مین بھی رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور تیسری مین سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب بھی ایک رکعت ہوئی ف وجہ ان ساری صورتون کی قیاس کرلینا چاہیے پہلی دو صورت کی وجہ مذکور پر اور قعدہ اولی پر کرنا اور اوسمین اور آخری قعدہ مین التحیات پڑہنی فرض ہے نزدیک امام احمدؒ کے نہ اونکے غیر کے نزدیک مگر نزدیک امام اعظمؒ کے یہ تینون واجب ہین اور آخری قعدہ مین التحیات کے بعد درود پڑہنی فرض ہے نزدیک امام شافعیؒ اور احمدؒ کے اور سلام پھیرنا بھی فرض ہے نزدیک امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ رحمہم اللہ کے نہ نزدیک امام اعظمؒ کے بلکہ اونکے نزدیک واجب ہے اور رکوع اور سجدہ مین سر جھکاتے وقت اور ان دونون سے اوٹھاتے وقت تکبیرین کہنی اور رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ایک مرتبہ کہنا اور سجدہ مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ایکبار کہنا رکوع سے سیدھے ہوتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا اور دونون سجدون کے بیچ بیٹھکر رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنا یہ سارے امور فرض ہین امام احمدؒ کے نزدیک نہ اونکے غیر کے نزدیک لیکن اگر بھولکر یہ سارے امور یا انمین سے کوئی امر ترک کریگا تو نماز فاسد نہوگی امام احمدؒ کے نزدیک بھی اور قرارت پڑھنی مقتدی پر فرض ہے نزدیک

امام شافعی رح کے نہ اونکے غیر کے نزدیک بلکہ امام اعظم رح کے مقتدی پر حرام ہے قرأت پڑہنی ف
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پاک ہے پروردگار میرا بڑا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى پاک ہے پروردگار میرا بلند سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ قبول کیا اللہ نے واسطے اوسکے جسنے تعریف کی اوسکی رَبِّ اغْفِرْلِیْ اے رب میرے بخش مجھکو

فصل چوتھی نماز کے واجبوں کے بیان میں امام اعظم رح کے نزدیک چند چیزیں واجب ہیں ایک تو الحمد پڑہنی
٢ دوسری الحمد کے ساتھ پوری سورت یا ایک آیت بڑی یا تین آیت چھوٹی نفل اور وتر کی ہر رکعت میں
اور فرض کی دو رکعت میں ملانی ٣ تیسرے اگر چار رکعت فرض ہو تو پہلی دو رکعت میں قرأت مقرر کرنی ٤ چوتھی
قیام اور رکوع اور سجدہ میں ترتیب کی نگاہ رکھنی ف یعنی ہر فرض اور واجب کو اوسکے مقام پر ادا کرنا ٥ پانچویں
رکوع اور سجدہ میں ایک تسبیح کی قدر قرار پکڑنا ٦ چھٹے سیدہا کھڑا ہونا رکوع کے بعد ٧ ساتویں سیدہا بیٹھنا دونوں
سجدے کے بیچ فتاوی قاضی خان میں لکہا ہے کہ اگر نمازی رکوع سے سجدہ میں گیا بدون قومہ کرنے کے تو
نماز اوسکی ابو حنیفہ رح اور محمد رح کے نزدیک جائز ہوگی پر سجدہ سہو کا اوسپر واجب ہوگا ٨ آٹھویں قعدہ اولے
٩ نویں التحیات پڑہنی اوس میں ١٠ دسویں پے در پے ارکان ادا کرنے پس اگر ایک رکعت میں دو رکوع
کیے یا تین سجدے کیے یا پہلے التحیات کے بعد درود پڑہنا اور تیسری رکعت کے قیام میں دیر لگی تو ان
تینوں صورتوں میں سجدہ سہو لازم آویگا ف وجہ سجدہ سہو لازم آنیکی یہ ہے کہ پہلی صورت میں دوسرے
رکوع کے سبب سجدہ کرنے میں دیر لگی اور دوسری صورت میں تیسرے سجدے کے سبب کھڑے ہونے میں دیر لگی اور
تیسری صورت میں درود پڑہنے کے باعث تیسری رکعت کے قیام میں دیر لگی پس ان صورتوں میں ارکان
کے پے در پے ادا ہونے میں خلل واقع ہوا اس لیے سجدہ سہو لازم آگیا ١١ گیارھویں التحیات پڑہنی آخری قعدے میں
١٢ بارھویں قرأت پکار کے پڑہنی امام کو دو رکعت میں فجر اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور دونوں
عید کے اور آہستہ پڑہنی ظہر اور عصر اور دن کے نفلوں میں ١٣ تیرھویں باہر ہونا نماز سے لفظ سلام
کہکر ١٤ چودھویں دعای قنوت پڑہنی ١٥ پندرھویں دونوں عید کی نماز میں چھہ چھہ تکبیریں کہنی
اور امام اعظم رح کے نزدیک فرض اور چیز ہیں اور واجب اور چیز فرض ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے اور
واجب ترک کرنے سے بعد اسکے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے پس اگر کسی نے بھول کر واجب ترک کیا پھر اوسنے سجدہ سہو کیا

تو نماز درست ہوئی اور اگر سجدۂ سہو نکیا تو واجب ہے کہ نماز پھر پڑہے اور اگر واجب قصداً ترک کیا
تو اس صورت مین بھی اعادہ نماز کا واجب ہے ف اور جو پھر کے نماز نہ پڑہی فرض ادا ہو گیا پر واجب کے ترک سے
گناہ سر پر رہا اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہے ف یعنی وہ لوگ اوسی فرض کو فرض بھی کہتے ہین اور
واجب بھی پس جن چیزونکو امام اعظم واجب کہتے ہین اون کے نزدیک بعضی اونمین سے فرض ہے اور بعضی
سنت مگر وہ لوگ فرماتے ہین کہ سجدۂ سہو بعضو فرض کے ترک کرنیسے بھی لازم آتا ہے اور بعضی سنت
کے ترک سے بھی ف مراد ان فرضون اور سنتون سے وہ فرض اور سنتین ہین کہ جن کو امام اعظم واجب کہتے ہین
اور وہ لوگ ونمین سے ہین بعض کو فرض ٹہراتے ہین اور بعض کو سنت واللّٰہ اعلم بالصواب فصل
پانچوین سجدۂ سہو کے بیان مین مسئلہ سجدہ سہو کا طریق یہ ہے کہ آخری قعدہ مین التحیات کے بعد داہنی
طرف سلام پھیرے وہ سجدہ کرے بعد اوسکے پھر التحیات اور درود اور دعا پڑہکر دونون طرف
سلام پھیرے اور اگر سلام پھیرنے کے قبل سجدہ سہو کر لیا تو بھی درست ہے اور اگر ایک نماز مین کئی واجب بھول
کر چھوڑ دے تو ایک بار سجدۂ سہو کر لینا کفایت کرتا ہے اور اگر امام سجدۂ سہو کرے تو مسبوق کو چاہیے کہ امام
کی تابعداری بجا لاوے اگرچہ جسوقت امام نے سہو کیا تھا اوسوقت اوس سہو مین وہ شریک نتھا اور
اگر مسبوق نے امام کے سلام پھیرنیکے بعد اپنی باقی نماز پڑھنے مین سہو کیا تو پھر سجدہ کر لیوے ف
مسبوق اوسکو کہتے ہین کہ جسکی کچھ نماز ہاتھ سے گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت یا دو رکعت پڑھ چکے تب
وہ آکر ملجاوے مسئلہ پانچون وقت کی نمازون مین جماعت فرض ہے نزدیک امام احمد کے لیکن نماز منفرد
کی بھی درست رکھتے ہین اور داؤد رحمہ اللّٰہ کے نزدیک نماز منفرد کی اصلا درست نہین اور شافعی رحمہ اللّٰہ کے
نزدیک جماعت فرض کفایہ ہے ف یعنی محلے کی مسجد مین اگر بعضے لوگ جماعت قائم کرلین اور
ذمے سے جماعت کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے نہ فرضیت فرض کی اور ابو حنیفہ اور مالک رحمہم اللّٰہ کے
نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے قریب واجب کے اور جماعت تمام ہو جانیکا احتمال ہو تو فجر کی سنت
اسلیے کہ سب سنتون سے تاکید اوسکی زیادہ ہے اوسکو بھی چھوڑ دیوے اور شہر کے لوگ اگر ترک جماعت کی عادت
کرین تو اونسے لڑائی چاہیے کرنی جبتک کہ جماعت قائم نکرین مسئلہ صرف عورتون کی جماعت ابو حنیفہ

نزدیک مکروہ ہی اور اماموں کے نزدیک درست ہی مسئلہ امامت کے لیے سب سے بہتر وہ شخص ہی کہ جو اچھی قرأت
جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن اور مکروہات اور مفسدات اور مستحبات سے واقف
ہو بعد قاری کے عالم بہتر ہے اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح ہونے کی قدر قرآن پڑھ جانتا ہو اور اکثر علما کے
نزدیک قاری سے عالم بہتر ہی فائدہ یعنی نرے قاری سے البتہ عالم بہتر ہے اور جو قاری واقف نماز کے
احکام سے ہو تو ویسا قاری بیشک اور بلاشبہ نرے عالم سے بہتر ہے اور امامت فاسق کی مکروہ ہے پر
اوسکے پیچھے نماز جائز ہوگی اور پڑھے ہوئے بالغ مرد کو لڑکے اور عورت اور امی کے پیچھے بھی درست نہیں
اور فرض پڑھنے والے کے اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے بھی درست نہین اور کسی امی نے ایک قاری اور ایک
امی کی امامت کی تو نماز تینوں کی باطل ہوئی اور بے وضو کے پیچھے نماز درست نہین اور امام کی نماز فاسد
ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوتی ہی اور کھڑے ہونیوالے کی نماز بیٹھنے والے کے پیچھے اور وضو
کرنے والے کی نماز تیمم کرنیوالے کے پیچھے درست ہے اور رکوع اور سجدہ کرنیوالے کی نماز اشارہ سے پڑھنے
والے کے پیچھے درست نہین مسئلہ اگر ایک مقتدی ہو تو امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو جاوے اور اگر دو
مقتدی یا زیادہ ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہووین اور اگر کسی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز
پڑھی تو نماز اوسکی مکروہ ہوگی اور نماز امام احمد کے نماز اوسکی درست نہو گی اور اگر مقتدی امام سے
آگے بڑھ جائیگا تو نماز اوسکی باطل ہوگی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز مرد کی اپنے گھر مین پڑھنے سے ثواب ایک
نماز کا رکھتی ہے اور نماز مرد کی محلے کی مسجد مین ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جمعہ مسجد مین ثواب
پانسو نماز کا اور نماز مرد کی میری مسجد مین یعنی مدینے کی مسجد مین ثواب پچاس ہزار نماز کا اور نماز مرد کی
خانہ کعبہ مین ثواب لاکھ نماز رکھتی ہی فصل بیچ سنت کی طریق پر نماز پڑھنے کے بیان مین
طریق سنت کا وہ ہی کہ فرضوں مین اذان اور تکبیر کہی جاوے اور نزدیک حی علی الصلوٰۃ کے امام کھڑا ہووے
اور نزدیک قد قامت کے تکبیر تحریمہ کی کہے نیت کر کے اور دونوں ہاتھ کان کی لونک اوٹھاوے اور
مقتدی امام کی تکبیر کے بعد تکبیر کہے اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے نزدیک ابی حنیفہ کے

اور عورت دونون ہاتھ کندہے تک اوٹھاکر سینے پر داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھے بعد اوسکے امام اور
مقتدی اور اکیلا پڑھنے والا سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
آہستہ پڑہے پاک ہی تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہے
بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے بعد اوس کے امام اور اکیلا نمازی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آہستہ پڑہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان
راندے ہوئے سے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے اور مسبوق کو
جس قدر امام کے ساتھ نماز نہین ملی اوسکے ادا کرنیکے شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنی
چاہیے نہ مقتدی **ف** یعنے مقتدی امام کے پیچھے اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑہے اسواسطے کہ اعوذ
باللہ اور بسم اللہ تابع قرارت کے ہین اور قرارت پڑہنی مقتدی کو نہین ہی بلکہ فقط امام کو ہی اور مسبوق کو
قرارت پڑہنی ہوتی ہی اس قدر مین کہ امام کے ساتھ اوسکو نہین ملی بعد اوسکے امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑہے
پھر امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی آمین کہے آہستہ پس امام اور اکیلا پڑہنے والا سورہ ملاوین اور سنت
وہ ہے کہ مقیم چین کی حالت مین فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑہے یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج
تک اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑہے بروج سے لم یکن تلک اور مغرب مین قصار مفصل لم یکن سے آخر قرآن تک
ف سورہ حجرات سے بروج تک کی سورتونکو طوال مفصل کہتے ہین اور بروج سے لم یکن تک کی سورتون کو
اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر قرآن تک کی سورتون کو قصار مفصل لاکن اس طور پر لازم پکڑنا سنت نہین
ہی کبھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑہی ہی
اور کبھی مغرب کی نماز مین سورہ طور اور سورہ محمد اور سورہ وَالْمُرْسَلَاتِ پڑہی اور اگر سب مقتدی
بیکار ہون اور لمبی قرارت کی خواہش رکھتے ہون تو امام کو جائز ہے کہ قرارت دراز پڑہے ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے فجر کی ایک رکعت مین سورہ بقرہ پڑہی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی دو رکعت میں
سورہ اعراف پڑہی اور عثمان رضی اللہ عنہ فجر کی نماز مین اکثر سورہ یوسف پڑہتے تھے لاکن امام کو
سنت ہے کہ احوال نظر رکھے ضعیفون کا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بار عشا کی نماز مین سورہ بقر

پرہی ایک مقتدی نے پیغمبر علیہ السلام کے نزدیک شکایت کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ کیا
تو فتنہ اور بلا اور گناہ مین ڈالتا ہے یعنی قرارت اس قدر دراز پڑہتی ہو کہ لوگ نماز چھوڑ دیتی ہین اور گنہگار
ہوتے ہین مثل سبّح اسم اور والشمس وغیرہ اونکے مانند پڑہا کر غرض یہ ہے کہ مقتدیونکے احوال پر نظر رکھنی بہت
ضرور ہے اور جمعہ کے دن صبح کی نماز مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ الم سجدہ اور سورہ دہر پڑہی
اور مقتدی چپ ہوکر امام کی قرارت کیطرف متوجہ ہو اور نفل نماز مین رحمت اور خوف کی آیات مین دعا مانگنی اور بہشت
چاہنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا اور بہشت کا سوال کرنا سنت ہے جب قرارت سے فراغت ہو تو اللہ اکبر کہتا ہوا
رکوع مین جاوے اور رکوع مین جانے کے اور رکوع سے سر اوٹھانے کی وقت دونون ہاتھ اوٹھانا نزدیک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
کے سنت نہین لیکن اکثر فقہا اور محدثین اوسکو سنت ثابت کرتے ہین اور رکوع مین دونون گھٹنی کو دونون ہاتھ
سے مضبوط پکڑے اور انگلیونکو کھلا رکھے اور سر اور پیٹ کو چوتڑ کے ساتھ برابر کرے اور جس قدر قرارت مین دیر کی اوسکی
مناسب رکوع مین بہی دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین یا پانچ یا سات بار کہے یعنی رعایت طاق کی رکھے
اور ادنی مرتبہ تین بار ہے اور مقتدی امام کے بعد رکوع اور سجدہ مین جاوے اور مقتدی کو امام سے آگے رکوع
اور سجدہ مین جانا حرام ہے پہلے امام سر اوٹھاوے بعد اوسکے مقتدی اور سر اوٹھانا وقت نزدیک
امام اعظم رح کے امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور اکیلا پڑہنے والا دونون کہے
اور نزدیک امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے امام بہی دونون کہے بعد اوسکے تکبیر کہتے ہوئے سجدہ مین جاوے
پہلے دونون گھٹنے رکھے بعد اوسکے دونون ہاتھ پھر ناک اور ماتھا دونون ہاتھ کے بیچ مین کہ انگلیان
دونون ہاتھ کی ملا کر کعبے کیطرف رکھے اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو ران سے اور پنڈلی اور پاہونکو الگ رکھے
دور رکھے اور عورتین ان سبکو ملا رکھے قیام اور رکوع کے مناسب سجدہ مین دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
تین یا پانچ یا سات بار پڑہے اور بہتر یہ ہے کہ تین بار پڑہے آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بعد اوسکے اللہ اکبر
کہتا ہوا سر اوٹھاوے اور قرار کے ساتھ بیٹہ کر دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ
وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ یا اللہ بخش مجہکو اور رحم کر مجہپر اور راہ دکہا مجہکو اور روزی دے
مجہکو اور بلند کر رتبہ میرا اور غنی کر مجہکو روایت کی اسکو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بعد

اوسکے اللہ اکبر کہکے پہر سجدہ کرے مانند پہلے کے اور اسیطرح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پیچہے تکبیر کہتا ہوا
اوٹھے اول منہ بعد اوسکے بعد دونون ہاتھہ اوسکے دونون گھٹنے اوٹھاکر کھڑا ہووے اور دوسری رکعت
پہلے کیطرح پڑہے لاکن اسمین ثنا اور اعوذ نہ پڑہے اور جب دوسری رکعت تمام کرے تب بایان پانون
بچھاوے اور اوسپر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا رکھے اور اونگلیان دونون پانون کی قبلے کی طرف رکھے اور دونون
ہاتھہ کو دونون زانو پہ رکھے اور داہنے ہاتھہ کی خنصر اور بنصر کو بند کرے اور بیچ کی اونگلی اور ابہام کو ملاکر حلقہ
کرے اور شہادت کی اونگلی کھلی رکھے اور التحیات پڑہے اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑہنے کے وقت اشارہ کرے یہ اشارہ کرنا چارون امام کی روایتون
سے ثابت ہی لاکن مشہور مذہب امام اعظم کا وہ ہی کہ اشارہ نہ کرے ف مختار یہ ہی کہ اشارہ کرے
اسلیے کہ بہت فقہا اور محدثون سے ثابت ہوا اور اونگلیان دونون ہاتھہ کی کعبے کی طرف متوجہ رکھے
اور پہلے قعدے مین تشہد سے زیادہ نہ پڑہے اور پیچہے تشہد کے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتا ہوا تیسری رکعت کو لیے
اوٹھے اور اوس اوٹھنے مین دونون ہاتھہ اوٹھانا ابھی عالم کے نزدیک سنت ہی نہ نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی
کے اور تیسری اور چوتھی رکعت مین فقط اَلْحَمْدُ بِسْمِ اللّٰهِ سمیت پڑہے آہستہ جب چارون رکعت سے فارغ
ہووے قعدہ اخیر کرے جسطرح پر قعدہ اولی کیا تھا اور اوسمین بعد تشہد کے درود پڑہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر
اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کے جیسے کہ رحمت بھیجی تونے اوپر ابراہیم اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعدارون محمد کے جیسے کہ برکت اوتاری
تونے اوپر ابراہیم کے اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی بعد درود کے جو دعا مشابہ
ساتہ الفاظ قرآن کے ہووے پڑہے اور جو دعائین حدیث سے نقل کی گئین وہ بہتر ہین خصوصًا
یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے
عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کانی دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے
زندگانی اور موت کے فتنے سے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ اور قرض سے اور عورت
دونون جلسے مین بائین چوتڑ پر بیٹھے اور دونون پاؤن داہنی طرف سے نکال دیوے اور جب دعا پڑھ چکے
تب سلام پھیرے دونون طرف اکیلا نمازی نیت فرشتون کی کرے ف یعنی دل مین قصد کرے کہ مین فرشتون پر
سلام علیک کرتا ہون اور امام نیت مقتدیون اور فرشتون کی کرے اور مقتدی نیت امام اور قوم اور فرشتون
کی اور چاہیے کہ نماز حضور دل اور تواضع کے ساتھ پڑھے اور سجدے کی جگہ نظر رکھے اور بعد سلام کے
آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور کلمہ لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ایکبار پڑھے نہین معبود مگر اللہ
اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اوسکے لیے بادشاہت ہے اور اوسکے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

فصل ساتوین نماز کے حدث کے بیان مین اگر نماز مین حدث لاحق ہووے تو وضو کرے اور اوسی پر بنا
کرے ف یعنی وضو اگر آپ سے ٹوٹ جاوے تو وضو کرے اور اوسی نماز کو پوری کرے جس مقام مین حدث ہوا
اوسی مقام سے پڑھے اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اوسکو پھر شروع سے نماز پڑھنی بہتر ہے اور اگر امام ہو تو خلیفہ
پکڑے بعد اوسکے وضو کرکے مقتدیون مین داخل ہو جاوے اور اگر مقتدی ہو تو وضو کرکے پھر اوس
مکان مین آوے جہان سے گیا تھا اور اس عرصے مین جو کچھ امام پڑھ چکا ہو اول اوسکو ادا کرے بغیر قراءت کے
پھر امام کے ساتھ شریک ہو جاوے اور اگر امام نماز سے فارغ ہو تو مقتدی مختار ہے اگر چاہے پہلے مکان مین پھر کر
اور اگر چاہے جس مکان مین وضو کیا اوسی مکان مین نماز پوری کرے اور اگر قصدا حدث کریگا تو نماز فاسد
ہوگی بنا کرنی درست نہوگی اور اگر نماز مین باولا ہوا یا احتلام ہوا یا کھلکھلا کے ہنسا یا استنجا
کرنیوالی نماز کی اوسپر پڑی یا کوئی زخم لہو نکالنے والا اوسکو پہونچا یا وضو ٹوٹنے کے گمان سے مسجد سے نکل آیا پھر
اوسکے ظاہر ہوا کہ وضو نہین ٹوٹا تھا یا سوا مسجد کے کسی اور جگہ مین نماز پڑھتا تھا اور اس جگہ وضو ٹوٹنے کے
گمان سے صف سے الگ ہوا بعد اوسکے معلوم ہوا کہ حدث نہین ہوا تھا ان صورتون مین نماز فاسد ہوگی بنا جائز نہین

اور اگر مسجد یا صف سے باہر نہین ہوا تو بنا کرے اور اگر قعدہ اخیر مین التحیات کے بعد حدث لاحق ہوا تو وضو کر لیوے اور سلام پھیرے اور اگر التحیات کے بعد قصداً حدث کیا تو نزدیک امام اعظمؒ کے نماز اوسکی تمام ہوئی

ف وجہ تمام ہونیکی یہ ہے کہ نمازی کو کوئی فعل کے ساتھ نماز سے نکلنا فرض ہے نزدیک امام اعظمؒ کے پس قصداً حدث کرنا بعد تشہد کے یہ بھی ایک فعل ہے اور اگر التحیات کے بعد تیمم کرنیوالا پانی پر قادر ہوا یا اُمی نے کوئی سورت سیکھی یا ننگا کپڑے پر قادر ہوا یا اشارے سے پڑھنیوالا رکوع اور سجدے پر قادر ہوا یا مدت مسح موزے کی تمام ہوئی یا موزہ تھوڑے عمل کے ساتھ پاؤن سے نکالا یا صاحب ترتیب کو قضا یاد آئی ف آگے فصل مین ذکر صاحب ترتیب کا آتا ہے یا قاری نے اُمی کو خلیفہ پکڑا یا فجر کی نماز مین آفتاب نکل آیا یا جمعے کی نماز مین التحیات کے بعد عصر کا وقت داخل ہوا یا صاحب عذر کو مثل سلسل بول وغیرہ والیکو عذر جاتا رہا یا زخم اچھا ہو کر اوسکی پٹی گر پڑی ان صورتون مین نزدیک امام اعظمؒ کے نماز باطل ہوئی اس سبب سے کہ پہلے کا باہر ہونا نماز سے فعل کے ساتھ فرض تھا اور وہ فعل پایا نہین گیا ان صورتون مین کیونکہ یہ امور مذکورہ اوسکے اختیار کے نہین پس اگر کوئی امر انمین مین سے التحیات کے بعد حادث ہو جاوے تو گویا کہ بیچ نماز مین ہوا اسلیے نماز اوسکی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبینؒ کے باطل نہین ہوئی

ف اس بحث سے کہ اونکے نزدیک نماز سے فعل اختیاری کے ساتھ باہر ہونا فرض نہین ہے پس التحیات کے بعد اگر کوئی امر انمین سے حادث ہو جائیگا تو نماز سے خارج ہونا ثابت ہوگا

مسئلہ اگر امام کو حدث ہوا اور اوسنے مسبوق کو خلیفہ کیا تو مسبوق نماز امام کی پوری کر کے پھر مدرک کو خلیفہ کرے تا مدرک قوم کے ساتھ سلام پھیرے مسبوق بعد اوسکے کھڑا ہو کر اپنی نماز تمام کر لے ف مدرک اوسکو کہتے ہین کہ جسنے تمام نماز امام کے ساتھ پڑھی ہو

مسئلہ اگر رکوع یا سجدے مین حدث لاحق ہو وضو کے بعد جب بنا کریگا تب اوس رکوع اور سجدے کو پھر ادا کرے اور اگر رکوع اور سجدے مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین سے ایک سجدہ یا سجدہ تلاوت کا فوت ہوا تھا اوس سجدے کو قضا کرے لیکن دوبارہ اوس سجدے کا مستحب ہے واجب نہین اور اگر امام کو حدث ہوا اور مقتدی ایک مرد ہے تو وہی مرد خلیفہ ہوگا بدون تعیین کرنیکے اور اگر مقتدی ایک عورت ہے تو نماز دونونکی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہے تو اوسکا [illegible] ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نماز امام کی فاسد نہوگی اگر عورت یا لڑکے کو خلیفہ نہ کیا ہو

مسئلہ اگر امام قرأت سے بند ہو جاوے تو اوسکو خلیفہ کرنا درست ہے اگر قرأت نماز جائز ہونیکی قدر پڑھی ہے

اگر کوئی شخص امام کو نماز مین پاوے تو جس رکن مین پایا اوس رکن مین داخل ہو جاوے اگر رکوع مین پایا تو رکعت ملی اور اگر رکوع مین نہ پایا تو رکعت نہ ملی پس جسوقت امام اپنے نماز سے فراغت کرے تو اوس وقت مسبوق جس قدر نماز اوسکی فوت ہوئی اوسکو پڑھ لیوے اور مسبوق کی نماز قرات کے حق مین اول نماز کا حکم رکھتی ہے اور بیٹھنے کے حق مین آخر نماز کا حکم ف یعنی مثلاً اگر ایک رکعت فجر کی یا دو رکعت مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کے ساتھ ملے تو امام کے سلام پھیرنیکے بعد کھڑا ہو کر ثنا اور اعوذ باللہ پڑھے جس طرح اول نماز مین پڑھتے ہین بعد اوسکے الحمد اور سورہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھکر قعدہ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسری رکعت مین ثنا اور اعوذ باللہ کے بعد الحمد سورہ سمیت پڑھکر قعدۂ اولی کرے پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور الحمد سورہ سمیت پڑھکے قعدۂ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے **مسئلہ** مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی درست نہین نزدیک ابو حنیفہ کے مگر شافعی اوسکو جائز رکھتے ہین ف یعنے امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق جب اپنی فوتی نماز کو قضا پڑھتا ہو تو اوس وقت اگر کسی نے اوسکے پیچھے اقتدا کیا تو اوس مقتدی کی نماز درست نہوگی نزدیک ابو حنیفہ کے اور نزدیک شافعی رحمۃ اللہ کے جائز ہوگی **مسئلہ** اگر نمازی دو رکعت کے بعد بھول کر تیسرے رکعت کے لیے اوٹھا اور قعدۂ اولی نہ کیا تو جب تک کہ بیٹھنے کے قریب ہے تو بیٹھ جاوے اس صورت مین سجدۂ سہو واجب نہوگا اور اگر کھڑے ہونیکے قریب ہوگیا تو کھڑا ہو جاوے نہ بیٹھے اگر بیٹھے گا تو نماز فاسد ہوگی اور بعض کے نزدیک فاسد نہین ہوتی ہے پر سجدۂ سہو کرنا ہوگا اور اگر چار رکعت کے بعد کھڑا ہو گیا تو جب تک پانچوین رکعت کے واسطے سجدہ نہین کیا تو بیٹھ جاوے اور قعدۂ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور سجدۂ سہو کرلے اور اگر پانچوین رکعت کے لیے سجدہ کیا تو نماز اوسکی باطل ہوئی اب اگر چاہے چھٹی رکعت پڑھکر سلام پھیرے اور سجدۂ سہو کرے اور چاہے چھٹی رکعت نہ پڑھے اوس جگہ قعدہ اخیرہ کرکے اور سلام پھیرے اس صورت مین چار رکعت نفل ہوگی اور ایک رکعت باطل ہوگی **فصل آٹھوین** وقتیہ نماز کی قضا پڑھنے کے بیان مین اگر نماز کا وقت ہو جاوے تو قضا پڑھے اذان اور تکبیر کے ساتھ مانند ادا کی پس اگر قضا جماعت کے ساتھ پڑھے جاوے تو مغرب اور عشا اور فجر کی نماز مین قرات پکار کے پڑھنی واجب ہے اور اگر اکیلا پڑھتا ہو تو آہستہ پڑھے **مسئلہ** قضا اور وقتیہ نماز مین ترتیب فرض ہے اور فرضون اور وترون مین بھی

نزدیک امام اعظم رح کے اس باوجود قضا یاد ہونیکے اگر نماز وقتیہ فاسد ہوگی پھر اگر فائتیہ کی نماز
پڑھکے دوسرے وقتیہ کی ادا کرنیکے آگے تو پہلے وقتیہ کی فرضیت باطل ہوگی اور اگر فائتیہ کی
قضا پڑہنے کے آگے پانچ نماز وقتیہ ادا کی تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین نزدیک امام اعظم کے نہ نزدیک صاحبین رح
کے ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ جو شخص صاحب ترتیب ہووے اوس کو قضا اور وقتیہ
مین نماز ترتیب کے ساتھ پڑہنی فرض ہے صاحب ترتیب اوسکو کہتے ہین کہ جس شخص کی نماز چھہ سے
کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چھہ ہوئین تو وہ صاحب ترتیب نہ رہا
پس جبتک صاحب ترتیب ہے تب تک اوس پر فرض ہے کہ اول قضا نماز پڑھ لیوے اوسکے بعد وقتیہ پڑہے
اور اگر قضا یاد رکھکے وقتیہ پڑہیگا تو وقتیہ فاسد ہوگی مثلاً ایک نماز فوت ہوئی اوس کی وسکو یاد
رکھکر ایک وقتیہ پڑھی تو یہ وقتیہ فاسد ہوگئی لاکن فساد اوسکا موقوفی ہے یعنی اگر اس وقتیہ کے پیچھے
یک لخت اور پانچ وقتیہ پڑھتا گیا اور اوس فوتی کو اونکے بیچ مین نہ پڑہے تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین
اور فساد وقتیہ اولی کا بھی اوٹھہ گیا اور اگر اوسنے ایسا نہ کیا بلکہ فوتی کو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑھی پھر
دوسرے وقت مین وقتیہ سے پہلے اوس فوتی کو پڑھی تو اس صورت مین وقتیہ کی فرضیت باطل ہوئی یعنی
فرض نہوئی نفل ہوگئی مسئلہ اگر عشا بھول کر بے وضو پڑھے اور سنت اور وتر کو وضو کی
ساتھہ پڑھی تو عشا کی ساتھہ سنت پھر پڑہے اور وتر نہ پڑہے نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک صاحبین رح کے وتر بھی
پڑھے مسئلہ ترتیب ساقط ہوتی ہے تین چیز کے سبب ایک تو وقتیہ نماز کے وقت تنگ ہونیکے
سبب دوسری بھول جانے کے سبب تیسری جس وقت اوسکے ذمہ چھہ یا زیادہ چھہ سے نماز فائتیہ
ہوئین خواہ نئی ہوئین خواہ پرانی اوسکی سبب ف مثلاً کسی نے چھہ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز
ان چھہ کی یاد رکھکر اوسنے پڑھلی تو بھی درست ہے پس جس وقت فوتی نمازین ادا کر چکیگا
تو ترتیب پھر عود کریگی اور اگر چھہ یا زیادہ چھہ سے فوت ہوئین اور کئی نمازین انمین سے قضا پڑہین یہانتک
کہ کم چھہ سے باقی رہین تو نزدیک بعض کے اس صورت مین ترتیب رجوع کریگی اور فتوی اس قول پر ہے
کہ ترتیب رجوع نکریگی جب تک تمام ادا نہو گی ف فصل نوین نماز فساد کرنیوالی اور مکروہ کرنیوالی

چیزونکی بیانمین کلام اگرچہ بہولکر ہو یا نیند مین نماز فاسد کرتا ہے اوسیطرح سوال کرنا اوس چیز کا کہ جو کہ
آدمیون سے بھی مانگنا ہو سکے ف مثلاً کہنا یا اللہ فلانی عورت کے ساتھہ میرا نکاح کردے اور
نالہ کرنا اور درد سے آہ اور پریشان سے اف کہنا اور ساتھہ آواز کے رونا درد یا مصیبت سے بہشت
اور دوزخ کے ذکر سے ف یعنی بہشت اور دوزخ کا ذکر سنکر رونے سے نماز فاسد نہین ہوتی
ہے اور کھنکھارنا بے عذر اور چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا اور خوشخبری کا جواب الحمد للہ کے
ساتھہ دینا اور بری خبر کا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون کے ساتھہ اور خبر تعجب کا جواب سبحان اللہ
یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے ساتھہ دینا یہ سب نماز کو فاسد کرتی ہین اور اگر اپنے امام کے سوا اور کو
بتاوے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور اپنے امام کو بتانے سے فاسد نہین ہوتی ہے اور سلام کرنا قصداً اور جواب
دینا سلام کا خواہ قصداً ہو خواہ سہواً یہ دونون نماز کو فاسد کرتے ہین نہ سلام سہواً اور قرآن دیکھکر
پڑھنا اور کھانا اور پینا اور عمل کثیر یہ سب نماز کو فاسد کرتے ہین اور عمل کثیر وہ ہے کہ اوس کام مین دونون
ہاتھہ لگانا کی حاجت ہو اور نزدیک بعض کے عمل کثیر وہ ہے کہ اوس کام کے کرنیوالے کو دیکھنے والا جانے کہ یہ شخص
نماز مین نہین اور بعض نے کہا کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجھے وہ عمل کثیر ہے اور اگر نجاست پر سجدہ کیا تو
نماز فاسد ہوگی اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اوسکے تمام ہونیکے قبل دوسری نماز شروع کی نئی تحریمہ
تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اوس پہلی نماز کو پہر نئی تحریمہ کے ساتھہ شروع کیا تو باطل نہوگی اور جو کہ کہانا کہ
دانت مین لگا تہا اگر اوسکو زبان سے نکال کر کہا لیا پس اگر وہ چیز چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہوگی اور اگر چنے کے
برابر ہے تو فاسد ہوگی اور اگر کسی مکتوب پر نظر کی اور سمجھی اوسکے دریافت کیے تو نماز فاسد نہوگی
اور اگر زمین یا دکان پر نماز پڑہتا ہے اور اوسکے سامنے سے کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانیوالا
گدہا یا کتا لیکن اگر عقلمند چلا گیا تو جانے والا گنہگار ہوگا مگر جس وقت کہ دکان بلند ہو اس
طور پر کہ جانے والے کا سر نمازی کے پاؤن کے برابر نہ ہو تو گنہگار نہوگا اور سنت
وہ ہے کہ نمازی میدان یا سر راہ مین ایک لکڑی کہڑی کرے ایک ہاتھہ کی لمبی اور
ایک اونگلی کے برابر موٹی اور اپنے ترتیب داہنے یا بائین ابرو کے برابر کہڑی کرے اور قریب

سامنے رکھدے نیاز مین پر خط کھینچنا فائدہ نہین رکھتا ہے اور امام کا سترہ قوم کو کفایت کرتا ہے اور اگر سترہ نہو تو نمازی گذرنیوالیکو اشارے سی یا تسبیح کہکر گذرنے سے دفع کرے نہ دونون سے ف یعنی یون نہ کرے کہ اشارہ بھی کرے اور تسبیح بھی کہے مسئلہ اگر دو تہ والے کپڑے پر نماز پڑھی اور اوسکے استر کی تہ نجس تھی اس صورت مین اگر دونون تہ سی ہوئی نہین ہین تو نماز صحیح ہوگی اور اگر سی ہوئی ہین تو صحیح نہوگی اور بچھے ہوئے کپڑے پر نماز پڑھی اور ایک طرف اوسکا نجس ہے تو نماز جائز ہوگی پاک کی جانب ہلانے سے ناپاک کی جانب ہلے یا نہ ہلے اور اگر کپڑا الٹا ہے کہ ایک طرف اوسکا پہنکر نماز پڑھتا ہے اور جس طرف نجس ہے وہ زمین پر پڑا ہے اس صورت مین اگر مصلی کے ہلنے سے نجس کی جانب ہلتا ہے تو نماز درست نہوگی اور اگر نہین ہلتا ہے تو درست ہوگی مسئلہ مکروہ ہے کپڑے یا بدن کے ساتھ نماز مین کھیلنا اگر یہ عمل قلیل ہے اور اگر کثیر ہے تو نماز کو فاسد کریگا اور مکروہ ہے کنکریان سجدے کی جگہ سے ہٹانا مگر جس صورت مین کہ سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایکبار یا دو بار ہٹا دے ف اگر تین بار ہٹاویگا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہے اونگلیونکو ملکر اور کھینچکر چٹخانا اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور داہنے یا بائین طرف منہ لانا بدون سینہ پھیرنیکے کعبے کیطرف سے اور اگر سینہ پھر جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہے اقعا یعنی دونون زانو کھڑے کرکے اور دونون ہاتھ زمین پر رکھ کر چوتڑ پر کتے کی مثل بیٹھنا اور دونون باہون کو سجدے مین بچھانا اور سلام کا جواب ہاتھ سے دینا اور فرض مین بے عذر چار زانو بیٹھنا اور کپڑے کو مٹی لگنے کی احتیاط سے سمیٹنا اور سدل ثوب یعنی کپڑے کو سر اور کندھے پر ڈالکر دونون کنارے کو بدون ہلانے کے لٹکا دینا اور جمہائی لینی چاہیے کہ جمہائی کو دفع کرے اور کھانسی کو جہانتک ہوسکے دفع کرے اور انگڑانا یعنی بدن کو سستی دفع کرنیکے لیے کھینچنا اور آنکھین بند کرین بلکہ چاہیے کہ نظر سجدے کی جگہ رکھے اور سر کے بالون کو سر پر لپیٹ کے گرہ دے کے نماز پڑھے بلکہ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہووین تو بالونکو چھوڑ دیوے تا کہ بال بھی سجدہ کرین اور نماز ننگے سر پڑھنی مگر عاجزی اور انکساری کے لیے مضائقہ نہین اور آیتون اور تسبیحون کو ہاتھ سے شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین کے [illegible] طاق مین ہو اور سارے لوگ باہر ہووین یا امام تنہا اونچے پر ہو

ور سارے لوگ نیچے اور صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا ساتھ اسکے کہ صف مین جگہ ہی اور اگر صف مین جگہ
نہو تو ایک آدمی کو صف سے کھینچکر اپنے ساتھ صف کر لیوے اور پہننا اوس کپڑے کا کہ جسمین تصویر آدمی یا
جانور کی ہووے یا تصویر سر پر یا سامنے مُنہ کے یا داہنے یا بائین ہاتھ کی طرف ہووے اور اگر پیچھے
قدم یا پیچھے پیٹھ کے ہووے تو مضائقہ نہین اور تصویر درخت اور اوسکے مانند کی اور اسیطرح تصویر بگڑی
ہوئی مضائقہ نہین اور مارنا سانپ اور بچھو کا نماز مین مکروہ نہین اور مکروہ نہین ہے کہ امام مسجد مین
کھڑا ہووے اور سجدہ مسجد کے طاق مین کرے اور مکروہ نہین ہے نماز پڑہنی اوس مرد کی پیٹھ کیطرف
کہ بات کر رہا ہی اور کلام اللہ کیطرف یا تلوار لٹکی ہوئی یا شمع یا چراغ کیطرف **فصل** وشوین بیمار کی
نماز کے بیان مین اگر بیمار کھڑا ہونیکی طاقت نہ رکھے یا مرض بڑہنے کا خوف ہو تو نماز بیٹھکر پڑہی اور رکوع اور
سجدہ بجا لاوی اور اگر رکوع اور سجدہ کرنیکی طاقت نہو اور کھڑے ہونیکی طاقت ہو تو نزدیک امام اعظم کے فتوی
یہ ہے کہ بیٹھکر نماز پڑہی اوسکے لیے بہتر ہے کھڑے ہو کر پڑہنے سے لیکن بیٹھکر نماز پڑہے اور رکوع اور سجدہ کو
اشارہ سے کرے اور اشارہ سجدہ کا بہت جھک کر کرے رکوع کے اشارے سے اور اگر کھڑے ہو کر سر کے
اشارے سے نماز پڑہیگا تو بھی درست ہی اور نزدیک فقیر کے یہ ہی کہ کھڑے ہونے پر طاقت ہوتے ہوئے
کھڑا ہونا ترک نہ کری اور اگر کھڑے ہونے پر اور رکوع اور سجدے پر طاقت نہین رکھتا ہی تو بیٹھکر اشارے سے
اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رکھے تو چت لیٹے اور دونون پانون کعبے کی طرف کرے یا کروٹ لیٹے
اور مُنہ قبلے کی جانب کرے سر کے اشارے سے پڑہے اور اگر رکوع اور سجدہ کو تا سر کا اشارے سے نہ کر سکے تو
نماز موقوف رکھے جبتک طاقت اشارے کی حاصل ہووے اور اگر اس عرصہ مین مر گیا تو گناہ
اور اگر نماز کے بیچ مین بیمار ہو جاوی تو موافق اپنی طاقت کے نماز کو تمام کرے اور اگر بیمار
اور سجدے کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا پھر نماز کے اندر کھڑے ہونے پر قادر ہوا تو کھڑا ہو جاوے اور نماز کو
پوری کرے اور نزدیک امام محمد کے نماز سرے سے شروع کرے اور اگر بیمار نماز اشارے کے ساتھ پڑہتا تھا اور
نماز کے بیچ مین رکوع اور سجدے پر قادر ہوا تو اس صورت مین بالاتفاق نماز سرے سے شروع کرے اور جو شخص
بیہوش یا دیوانہ رہا ایک رات اور ایک دن تک تو نماز اوس ایک رات اور ایک دن کی قضا کرے اور اگر ایک

رات اور ایک دن سے ایک ساعت بہی زیادہ گذر یگی تو قضا واجب ہوگی اور نزدیک محمدؒ کی جبتک
چھٹی نماز کا وقت نہ آویگا تبتک قضا واجب ہوگی **فصل گیارہوین مسافر کی نماز کی بیان مین**
جو کوس چار ہزار قدم کا ہو ویسے پندرہ پندرہ کوس کی تین منزل چلنے کے قصد سے جو شخص اپنے گہر سے
نکلکر شہر کی عمارتون سے باہر ہووے تو اوس شخص کو چاہیے کہ چار رکعت والی فرض مین دو رکعت پڑہے اور اگر اوسنے
چار رکعت پڑہی اس صورت مین اگر دو رکعت کے بعد بیٹھا تہا تو نماز ادا ہوئی مگر یہان دو رکعت فرض ہوئی
اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل اکٹھا کرنیکے سبب گنہگار ہوا اگر بہول کر ایسا کیا تو سجدہ سہو
کر لیوے کیونکہ سلام پہیرنے مین دیر لگی اور اگر دو رکعت کے بعد نہین بیٹھا تو فرض اوسکا باطل ہوا
چارون رکعت نفل ہوئین سجدہ سہو کر لیوے مسافر کو جبتک اپنے اصلی وطن مین داخل نہو گا یا کسی شہر
یا گاؤن مین پندرہ یا زیادہ پندرہ دن سے رہنے کا قصد نہ کرے گا تبتک اوسکو حکم قصر کا رہیگا اور
سپاہیوں کی نیت اقامت کی معتبر نہین اور جو کہ ہمیشہ سپاہیون رہا کرتے ہین اور کبہی جگہ اقامت نہین
کرتے ہین مگر دس پانچ روز تو اون کو حکم ہے کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑہین قصر نہ کرین ہان جس وقت
ایکبارگی اڑتالیس کوس چلنے کا ارادہ کرین تو اوس وقت قصر پڑہین اور اگر وقتیہ مین مسافر نے مقیم کے پیچہے
اقتدا کیا تو چار رکعت والی نماز مین مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کے بعد یعنی قضا مین مسافر کو مقیم کے
پیچھے اقتدا کرنا درست نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے وقتیہ اور قضا دونون مین اقتدا کرنا درست ہے جب
مسافر دو رکعت پڑہکر سلام پہیرے تو مقیم کھڑا ہوکر دو رکعت اور پڑہ لیوے **ف** مسافر کو قضا پڑہنے مین مقیم
کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز وقتیہ مین امام کی تابعداری کے سبب مسافر پر فرض چار رکعت ہوجاتے
ہین اور وقت کے بعد مسافر کا فرض بدلتا نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے قضا مین بھی اقتدا درست ہے بشرطیکہ دونو
کا فرض ایک ہو مثلاً عشا دونون کی فوت ہوئی تو اس صورت مین مقیم کی اقتدا مسافر سے درست ہوگی جب مسافر
دو رکعت پڑہکر سلام پہیرے تو مقیم کھڑا ہوکر باقی پڑہ لیوے اور ایک وطن اصلی دوسرے وطن اقامت اور
وطن اصلی سفر کے سبب سے باطل ہوتا ہے **ف** مثلاً ایک مسافر نے کسی شہر مین اقامت کی تہی پہر چند روز کے
بعد وہان سے کسی اور شہر مین جاکر مقیم ہوا یا وطن اصلی یا اور کہین سفر مین چلا گیا تو جو پہلے اقامت کی تہی سو باطل ہوگئی

وہان دوبارہ آویگا تو بدون نیت اقامت کے مقیم ہوگا اور گھر مین جو نماز قضا ہووے اوسکو سفر مین دو رکعت
پڑہے اور سفر مین جو قضا ہووے اوسکو گھر مین دو رکعت **مسئلہ** سفر معصیت مین یعنی مثلاً چوری یا قزاقی کے لیے
جو سفر کرے تو اوسمین تینون اماموں کے نزدیک قصر نماز مین منع ہے اور نزد امام اعظم کے قصر نماز مین وہ جب افطار روزے
مین جائز اور اقامت اور سفر مین نیت متبوع کی معتبر ہے نہ تابع کی یعنی نیت امیر کی معتبر ہے نہ لشکر کی اور نیت
مولی کی معتبر ہے نہ غلام کی اور نیت خاوند کی معتبر ہے نہ جورو کی **فصل بارہوین جمعہ کی نماز کے بیان مین** جمعہ کی
صحت کیواسطے چھہ چیزین شرط ہین جب وے چھہ پائی جاوینگی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑہنے والیکے ذمے سے ظہر
ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جسمین حاکم اور قاضی ہووین یا کنارہ شہر کا کہ بنایا گیا شہر کے لوگون کی حاجت
کے لیے مثلاً مردے دفنانے یا لشکر جمع کرنیکے لیے پس نزدیک امام اعظم کے دیہاتون مین جمعہ درست نہین اور نزدیک
شافعی اور اکثر اماموں کے دیہاتون مین درست ہے شہر کے کنارے مین درست نہین دوسری شرط حاضر ہونا بادشاہ
یا اوسکے نائب کا تیسری شرط ظہر کا وقت ہونا چوتھی شرط خطبہ پڑہنا لیکن نزدیک امام اعظم کے ایک تسبیح کرنا
کفایت کرتا ہے اور نزدیک صاحبین کے فرض وہ ہے کہ ذکر دراز ہو اور خطبے پڑہنا اس طور پر کہ شامل ہووین حمد اور درود اور
تلاوت قرآن اور مسلمانون کی نصیحت پر اپنے نفس و مسلمانون کی استغفار پر سنت ہے اور ترک کرنا اونکا مکروہ ہے پانچوین شرط
جماعت اور جماعت چالیس آدمی کی چاہیے نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے اور نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تین آدمی
سوا امام کے اور نزدیک ابی یوسف کے دو آدمی سوا امام کے اگر نماز کے درمیان سے جماعت کے لوگ بھاگ جاوین تو امام و باقی ہوئے کا
جمعہ فوت ہوگا وہ لوگ ظہر سرے سے شروع کرین **ف** فوت ہونا جمعہ کا اوس صورت مین ہے کہ تمام آدمی امام کے سجدہ کرنے کے
قبل بھاگ جاوین اور اگر سارے نہ بھاگین امام کے سوا تین آدمی رہجاوین یا امام کے سجدہ کے بعد سب بھاگین تو ان دونو
صورتون مین جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیے جمعہ تمام کرے چھٹی شرط اذان عام یعنی کسیکو نروکے **مسئلہ** جمعہ لڑکے اور غلام
اور عورت اور مسافر اور بیمار پر واجب نہین اور اسیطرح اندہے پر بھی نزدیک امام اعظم کے اگرچہ اوسکو لیجانیوالا میسر ہووے
اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد کے اگر لیجانیوالا میسر ہے تو اندہے پر جمعہ واجب ہے اور اگر میسر نہین تو نہین
اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے غلام پر جمعہ واجب ہے **مسئلہ** اگر غلام یا عورت یا بیمار یا مسافر نماز جمعے کی
ادا کرین تو ادا ہوگی اور ظہر اونسے ساقط ہوگی اور جو شخص شہر کے باہر رہتا ہے اگر اذان جمعے کی

سنتا ہی تو اوسپر لازم ہی جمعہ مین حاضر ہونا غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر جمعہ مین امام ٹھہراوین تو درست ہے
اگر مسافرون کی جماعت نے شہر کے اندر نماز جمعے کی پڑہی اور مقیم اونمین کوئی نتھا تو نزدیک امام اعظم کے جمعہ
اونکا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعی اور احمد کے درست نہین جبتک چالیس آدمی مقیم آزاد تندرست اونمین ہووین
مسئلہ ایک بیعذر نے اگر جمعہ کے آگے ظہر پڑہی تو ادا ہوگی کراہیت تحریمہ کے ساتھ پہر اگر وہ جمعہ کے
واسطے چلا اور امام ابتک فارغ نہین ہوا تو ظہر باطل ہوئی پس اگر نماز جمعہ ملے تو بہتر اور اگر نہ ملے تو ظہر پہر
پڑہے او نزدیک صاحبین کے اگر نماز جمعہ ہاتھ نہ لگے تو ظہر باطل نہوگی مسئلہ معذور اور قیدی
کو جمعہ کے دن نماز ظہر کی جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہی مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعے مین التحیات
یا سجدہ سہو کے اندر پایا اور نماز مین داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام کے دو رکعت جمعے کی تمام
کرے اور نزدیک محمد کے اگر دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا تو چار رکعت ظہر کی اوسی تحریمہ پر تمام
کرے مسئلہ جب جمعہ کی پہلی اذان کہی جاوے تب جانا اوسکی طرف واجب ہوتا ہی اور اوس وقت خرید
وفروخت حرام ہوتا ہی اور جب امام منبر پر چڑہے خطبہ پڑہنے کو تب بات کہنی اور نماز پڑھنی منع ہے
جبتک خطبے سے فارغ نہو اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان دوسری اوس کے روبرو کہی جاوے
اور لوگ امام کی طرف متوجہ رہین اور جب خطبہ تمام ہو چکے تکبیر کہے مسئلہ جمعہ کی نماز مین سورہ جمعہ
اور منافقون پڑہنی سنت ہے اور ایک روایت مین سبح اسم اور هل اتاك پڑہنی سنت ہی
مسئلہ ایک شہر مین جمعہ کئی جگہ درست ہی اور امام اعظم کی ایک روایت مین سوا ایک جگہ کے
جائز نہین اور امام ابی یوسف سے روایت ہی کہ اگر شہر کے درمیان نہر جاری ہووے تو اوسکی دونو طرف ف
جمعہ پڑہنا درست ہے

فصل تیرھوین ۱۳ واجب نمازون کے بیان مین

اکثر امامون کے نزدیک
پانچون وقت کے فرض کے سوا اور کوئی نماز واجب نہین اور نزدیک امام اعظم کے نماز وتر کی واجب ہی اور
عید الفطر اور عید الاضحی کی بھی اور اورون کے نزدیک تینون کی سنت موکدہ مین ف نماز کی واجبات
کی فصل مین گذر چکا امام اعظم کے سوا اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہی اور تین
رکعت ہین نزدیک امام اعظم کے ایک سلام کے ساتھ اور تینون رکعت مین الحمد اور سورہ پڑہتا ہے

اور تیسری رکعت مین قرارت کی بعد رکوع کی قبل قنوت پڑہا کرے تمام سال اور نزدیک شافعیؒ کی رمضان کے
آخری پندرہ دنون مین قنوت پڑہے اور نزدیک اکثر اماموں کی رکوع کے بعد قومے مین پڑہنی سنت ہے
اور قنوت فجر کی نماز مین پڑہنی بدعت ہے اور نزدیک شافعیؒ کی سنت ہے اور مستحب ہے کہ وتر کی پہلی رکعت مین
سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری مین قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور تیسری مین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑہے مسئلہ
نماز عید کی شرائط وجوب اور ادا کی مانند نماز جمعے کی ہین ف یعنی جن شرطون سے نماز جمعے کی واجب ہوتی ہے
اور ادا ہوتی ہے اونہین شرطون سے نماز عید کی بہی واجب ہوتی ہے اور ادا ہوتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ عید مین
خطبہ شرط نہین بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید کے دو خطبے پڑہے مانند جمعے کے اور اونمین مناسب اوس دن کے
کے احکام صدقہ فطر یا احکام قربانی کے اور تکبیر ایام تشریق کی بیان کرے مسئلہ عید الفطر
دن سنت ہے کہ پہلے کچہہ کہاوے اور صدقہ فطر کا دیوے اور مسواک اور غسل کرے اور اچہے کپڑے پہنے
اور خوشبو لگاوے اور تکبیر کہتا ہوا عیدگاہ مین جاوے لیکن تکبیر پکار کے نہ کہے اور جب سورج بلند ہوے
اس قدر کہ آنکہہ اوسکے دیکہنے مین جہملاوے اوسوقت دوپہر کے قبل تک دونون عید کی نماز کا وقت ہے
اور جب نماز عید کی پڑہنے لگے تو تحریمہ کے بعد پہلی رکعت مین تین تکبیر زوائد کی کہے اور ہر تکبیر کے ساتہہ دونون
ہاتہہ اوٹہاوے اور تکبیرونکی بعد ثنا پڑہے اور دوسری رکعت مین قرارت کی پیچہے رکوع سے پہلے تین تکبیر زوائد کی
کہے اور ہر تکبیر کے ساتہہ دونون ہاتہہ اوٹہاوے بعد اوسکے تکبیر رکوع کی کہے یہ چہہ تکبیرین اور تکبیر رکوع کی نماز
عیدین مین واجب ہین اگر یہ فوت ہوئین تو سجدہ سہو لازم آویگا اور اگر قصداً ترک کریگا تو نماز مکروہ
تحریمی ہوگی اور دونون عید کی نماز اگر کسینے امام کے ساتہہ نپائی تو پہر اوسکی قضا نہین اور اگر کوئی عذر کے
سبب نماز عید الفطر کی امام اور قوم سے فوت ہوجائے تو دوسرے دن اوسکو ادا کرین نہ بعد اوسکے اور عید الضحی
کی نماز بارہوین تک بہی جائز ہے اور نماز عید الضحی کی مانند نماز عید الفطر کی ہے مگر فرق اتنا ہے کہ عید الضحی مین مستحب ہے
کہ قبل نماز کے کچہہ نہ کہاوے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی کے گوشت مین سے کہاوے اور قبل نماز کے کہانا بہی
مکروہ نہین اور قربانی کرنی قبل نماز کے درست نہین اور عید اضحی مین تکبیر عیدگاہ کی راہ مین پکار کے
کہتا جاوے مسئلہ ایام تشریق مین تکبیرین کہنی ہر فرض نماز کے بعد جب جماعت کے ساتہہ پڑہی جاوے

مقیم پر شہر میں واجب ہے اور نوین ذی حجہ کی صبح سے دسوین کی عصر تک ایام تشریق کی ہین نزدیک امام
اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے تیرہوین کی عصر تک اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے اور اگر عورت یا مسافر مقیم کے
پیچھے اقتدا کرین تو ان پر بھی تکبیر کہنی واجب ہوگی تکبیر آواز بلند کے ساتھ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود
بندگی کے لائق سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور واسطے اللہ کے ہے ساری خوبی اور اگر امام ترک کرے
تو بھی مقتدی ترک نہ کرے **فصل چودہوین** نفلون کے بیان مین فجر کی نماز کے قبل سنت دو رکعت ہے
سورہ کافرون اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ان مین پڑھے اور نماز ظہر اور جمعہ کے قبل چار رکعتین ہین ساتھ ایک سلام
کے اور بعد ظہر کے دو رکعت ہین اور بعد جمعہ کے چار رکعت اور نزدیک ابی یوسف کے بعد جمعہ کے چھ رکعتین ہین اور
مستحب وہ ہے کہ ظہر کے بعد چار رکعت پڑھے دو سلام کے ساتھ اور نماز عصر کے قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑھے
مستحب ہے اور بعد نماز مغرب کے دو رکعت سنت ہے اور بعد اس کے چھ رکعتین اور مستحب ہین کہ ان کو صلوٰۃ
الاوابین کہتے ہین اور ایک روایت مین نماز مغرب کے بعد بیس رکعتین پڑھنی آئی ہین اور قبل عشا کے
چار رکعت مستحب ہین اور بعد عشا کے دو رکعت سنت اور چار اور مستحب ہے اور بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑھنی
مستحب ہے پہلی رکعت مین اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری مین قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھنی نماز تہجد
کی سنت موکدہ ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہین فرمائی اور اگر کبھی فوت ہو جاتی تو بارہ
رکعت دن کو پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد کی حدیث مین چار رکعت سے کم نہین آئی اور بارہ رکعت سے
زیادہ بھی ثابت نہین ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھتے تھے سنت
اسیطرح پر ہے جسکو اپنے نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کے بعد آخر رات کو پڑھے کہ یہ بہتر ہے اور اگر اعتماد
نہ ہو تو سونے کے قبل پڑھ لیوے کہ اسمین احتیاط ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وتر سمیت تہجد سات رکعت
پڑھی اور کبھی نو رکعت اور کبھی گیارہ رکعت اور کبھی تیرہ رکعت اور کبھی پندرہ رکعت اور کبھی دو دو رکعت اور
کبھی چار چار رکعت اور کبھی سب کی سب ایک سلام کے ساتھ اور کبھی دو دو رکعت تازہ وضو اور مسواک کے ساتھ
پڑھی اور بعد ہر دو رکعت کے سوئے اور پھر جاگے اور تہجد مین قیام بہت دراز فرماتے یہانتک کہ دونون پاؤن مبارک

سورج چاؤ اور پیٹ جاتے تھے اور کبھی چار رکعت پڑہی پہلی رکعت مین سورۂ بقرہ دوسری مین سورۂ آل
عمران تیسری مین سورۂ نسا چوتھی مین سورۂ مائدہ پڑہی اور جس قدر قیام فرمایا اوسی قدر رکوع
اور اوسی قدر قومہ اور اوسی قدر سجدہ اور اوسی قدر جلسہ فرمایا اور کبھی ایک رکعت مین یہ چارون سورے جمع
فرماتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وتر کی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہی ہو کہ قرآن
اس قدر پڑہے کہ ہمیشہ پڑہ سکے ایک مہینے مین ایک ختم کرے یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات مین ختم فرماتے
اور اول رات مین تین سورے پڑہتے تھے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اور سورۂ نسا اور دوسری رات مین پانچ سورے پھر
سات پھر نو پھر گیارہ پھر تیرہ پھر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فمی بشوق نام رکھتے ہین ف مراد ف سے سورۂ
فاتحہ اور میم سے سورۂ مائدہ اور یے سے سورۂ یونس اور بے سے سورۂ بنی اسرائیل اور شین سے سورۂ شعرا
اور واو سے سورۂ والصافات اور قاف سے سورۂ ق اور چاہیے کہ قرآن ترتیل کے ساتھ پڑہے ترتیل کے
معنی آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑہنا اور حروف اور مد اور تشدید کو بخوبی ادا کرنا اور وعدہ اور وعید کے
مقام مین غور کرنا اور مستحب یہ ہے کہ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑہکر سورج نکلنے تک ذکر مین مشغول رہے
جب سورج نکل چکے تب دو رکعت نفل پڑہے تو ثواب ایک حج اور ایک عمرے کا پاوے گا اور اگر چار رکعت پڑہے
گا تو حق تعالی فرماتا ہے کہ اوس دن کو آخر تک اوسکی مرادون کے بر لانے مین ہم ہون گے یعنی ساری پوری کرونگا
اور اس نماز کو اشراق کی کہتے ہین نماز چاشت کا بیان یہ ہے کہ جب سورج گرم ہو جاوے تب دو پہر
کے قبل چاشت کی نماز آٹھ رکعت پڑہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے اور دوپہر
ڈہلنے کے بعد ظہر کے قبل چار رکعت نفل پڑہنی حدیث سے ثابت ہوئی فی لطائف النبی مین لکہا ہے
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابتدای نبوت سے آخر عمر تک یہ چار رکعتین ساتھ ایک سلام کے پڑہا کرتے
تھے اور قرارت اون مین لمبی پڑہا کرتے تھے اور جب تازہ وضو کرے تو دو رکعت تحیۃ الوضو کی
پڑہنی سنت ہے اور جس وقت مسجد مین داخل ہو اوس وقت دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑہنی سنت
اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک ذکر الہی مین مشغول رہنا سنت ہے مسئلہ نفل مین جماعت
مکروہ ہے مگر رمضان مین سنت ہے کہ ہر رات تراویح [illegible] پڑہے دس سلام کے ساتھ [illegible]

رکعت مین دس آیه پڑہے تمام رمضان مین قرآن ختم ہوجاوے اور قوم کی سستی کی سبب اس سے کم
نکرے اور اگر قوم کو رغبت زیادہ سننے کی ہو تو تمام رمضان مین دو یا تین یا چار ختم کرے اور ہر چار رکعت کے بعد
چار رکعت کی انداز بیٹھے اور ذکر مین مشغول ہو اس بیٹھنے کا نام ترویحہ ہے اور بعد تراویح کی وتر جماعت کے ساتھ
پڑہے اور رمضان کے سوا اور دنون مین وتر جماعت کے ساتھ پڑہنی مکروہ ہے نماز استخارہ کا بیان اگر آدمی
کے آگے کوئی کام آگے آوے تو سنت ہے کہ استخارہ کرے اس طریق سے کہ پہلے وضو کرے اور دو رکعت نماز
نفل پڑہے اور بعد اوسکے حمد اور درود پڑہکر یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ
بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ
اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ
دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ
ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ یا اللہ تحقیق مین بھلائی مانگتا ہون تجھسے اس کام مین تیری علم کی مدد کے ساتھ اور
قدرت مانگتا ہون تجھسے بھلائی حاصل ہونے پر تیرے قدرت کے وسیلے کے ساتھ اور مانگتا ہون تجھسے
مراد اپنی تیرے بڑے فضل سے پس بیشک تو قدرت رکھتا ہے ہر چیز پر اور مین نہین قدرت رکھتا ہون
کسی چیز پر اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو بہت جاننے والا ہے چھپی ہوئی باتون کو یا اللہ
جو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین اور میرے دنیا اور میری زندگانی اور میرے
انجام کار مین پس حکم کر اور موجود کر اوسکو میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے پھر برکت دے میرے لیے
اوسمین اور جو تو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام برا ہے میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور زندگانی اور
میرے انجام کار مین پس پھیر اوسکو مجھسے اور پھیر مجھکو اوس سے اور حکم کر اور موجود کر میرے لیے نیکی
جہان کہین ہووے پھر راضی کر مجھکو ساتھ اوسکی نماز توبہ کا بیان یون ہے کہ اگر کوئی گناہ ظاہر ہووے
تو چاہیے کہ جلد وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑہے اور استغفار کرے اور گناہ سے توبہ کرے اور
جو گناہ کر چکا ہے اوس پر پشیمان ہووے اور دل مین قصد کرے کہ آئندہ گناہ پھر اختیار نہین کرونگا ہم

نماز حاجت کا بیان یون ہی کہ اگر کسیکو کوئی حاجت آگے آوے تو وضو کرے اور دو رکعت نما
ز پڑہے اور تعریف خدا کی کرے اور درود رسول پر پڑہکر یہ دعا پڑہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ
ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ نہین کوئی معبود مگر اللہ علم والا بزرگ پاک ہی اللہ مالک
عرش بڑے کا تمام تعریف ہی اللہ کے لیے جو پالنے والا سارے جہان کا مانگتا ہون مین تجہسے خصلتین
اچہی کہ واجب کرنیوالی ہون تیری رحمت کی اور مانگتا ہون تجہسے کامون کو کہ لازم کرنیوالی ہون
تیری بخشش کو اور چاہتا ہون پوری نیکی ہر نیکی سے اور بچاؤ ہر گناہ سے اور سلامتی ہر گناہ سے چہوڑ
میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو اوسکو اور نہ چہوڑ تو کوئی غم مگر کہ دور کرے تو اوسکو اور نہ چہوڑ تو کوئی
قرض مگر کہ ادا کر دیوے تو اوسکو اور نہ چہوڑ تو کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتون سے کہ وہ تیری
نزدیک اچہی ہووے مگر جاری کر دے تو اوسکو اے بہت مہربان مہربانون کے صلوٰۃ التسبیح
کا بیان یون ہی کہ صلوٰۃ التسبیح تمام چہوٹے بڑے گناہونکے مغفرت کے لیے ہی خواہ وہ گناہ
خطا ہو خواہ قصداً خواہ پوشیدہ خواہ ظاہر حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے اپنے چچا
عباس رضی اللہ عنہ کو سکہائی طریقہ اوسکا یون ہی کہ چار رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد قرأت کے
پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑہے اور رکوع مین دس بار
اور قومہ مین دس بار اور سجدے مین دس بار اور جلسے مین دس بار اور دوسرے سجدے مین دس بار
اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹہکر دس بار پس ہر رکعت مین پچہتر بار کہ چارون مین تین سو بار ہو تو تین
پڑہے اور اگر ہو سکے تو یہ نماز ہر روز پڑہا کرے نہین تو ہفتے مین ایکبار یا مہینے مین ایک بار یا
برس مین ایکبار یا تمام عمر مین ایکبار پڑہے اور بہتر ہے کہ چار رکعت مین چار سورہ مسبحات مین سے
پڑہے اور مسبحات کی سات سورتین ہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حدید اور سورہ حشر اور سورہ صف

اور سورۂ جمعہ اور سورۂ تغابن اور سورۂ اعلیٰ **نماز سورج گہن کا بیان یون ہی** کہ جب سورج گہن لگے
تو سنت ہی کہ جمعہ پڑہانیوالا امام دو رکعت نماز جماعت کے ساتھہ پڑہی اور ہر رکعت مین ایک رکوع اور
مثل اور نمازون کے اور قرأت لمبی پڑہے لاکن آہستہ پڑہے اور نزدیک صاحبین کے پکار کے پڑہے
اور نماز کے پیچہے ذکر مین مشغول رہے جبتک آفتاب صاف ہو جاوے اور اگر جماعت نہو تو اکیلا پڑہے خواہ دو
پڑہے خواہ چار رکعت اور اسی طرح چاند گہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلہ اور ان کے مانند مین
پڑہے **نماز استسقا کا بیان یون ہی** کہ پانی کے لیے رسول علیہ السلام نے کبہی فقط دعا مانگی اور
کبہی جمعے کے خطبے مین دعا کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنے کے لیے باہر گئے اور فقط استغفار
کیا اسی واسطے امام اعظم کے نزدیک پانی کی طلب مین نماز پڑہنی سنت موکدہ نہین ہے بلکہ
کہا ہے کہ پانی کے طلب دعا اور استغفار ہی اور اگر اکیلا نماز پڑہے تو درست ہے لیکن صحیح روایت سے
نبی علیہ السلام سے ثابت ہوا استسقا مین نماز جماعت کے ساتھہ پڑہنی اسی واسطے امام ابو یوسف اور محمد اور
باقی علما نے کہا کہ امام مسلمانون کی جماعت کے ساتھہ عیدگاہ مین جاوے اور کفار ساتھہ نہوین پس امام جماعت
ساتھہ دو رکعت نماز پڑہے اور قرأت پکار کر پڑہے اور نماز کے بعد مانند عید کے دو خطبے پڑہے اور استغفار کرے اور دعا
استسقا کی حدیث کی دعا نہین ہی پڑہے اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ
رائث اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ اور مانند اوسکے یا اللہ برسا
ہمپر مینہ فریاد کو پہونچنے والا بہت ارائی کرنیوالا نفع دینے والا نہ ضرر کرنیوالا جلدی برسنے والا نہ دیر
کرنیوالا یا اللہ پانی دے اپنے بندونکو اور چارپایونکو اور تار رحمت اپنی اور زندہ کر شہر مردہ اپنے کو اور امام چادر
اپنی پہیرے اور نہ قوم **ف** چادر پہیرنیکا طریق یون ہی کہ دایان سرا بائین طرف ہو جاوے اور بایان سرا داہنی
طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا رخ اندر **مسئلہ** نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوا پہر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا
کرے اور نزدیک امام ابی یوسف کی اگر چار رکعت کی نیت کی اور پہلے قعدہ کے بعد فاسد کیا تو چار رکعت
قضا کرے اور اسی طور پر اختلاف ہی اوس صورت مین کہ چار رکعت نفل پڑہے چارون مین قرأت نکری یا آخر کی
دو مین ہی فقط ایک مین پڑہی **ف** پس ان صورت مین نزدیک امام اعظم اور محمد کے دو رکعت قضا کرے

کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کی چار رکعت اور اگر پہلے دو رکعت ترک کی اخیر کی دو مین سے فقط ایک مین
پڑھ لی پس ان دونون صورتون مین نزدیک امام اعظمؒ و محمدؒ کے دو رکعت قضا کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کی
چار رکعت اور اگر پہلی دو رکعت مین یا آخری دو رکعت مین قرأت کی یا پہلی دو مین سے ایک یا پچھلی دو مین ایک مین
پڑھی تو ان چارون صورتون مین دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق اور اگر پہلی دو رکعت مین سے ایک مین قرأت کی اور دوسری
مین نکی یا پہلی دو مین سے ایک مین کی اور آخری دو مین سے ایک مین یا ایک مین کی ان تینون صورتون مین نزدیک محمدؒ کے دو
قضا کریگا اور نزدیک شیخین کے یعنی امام اعظمؒ اور ابی یوسفؒ کی چار رکعت اور قعدہ اولی ترک کرنے سے نزدیک محمدؒ کے نماز باطل
ہوتی ہے اور نزدیک شیخین کے باطل نہین ہوتی ہے لیکن سجدہ سہو کرے اگر ایک عورت نے نذر کی کہ کل نماز نفل پڑھیگی یا
روزہ رکھیگی پس حائض ہوئی تو اسپر قضا لازم آویگی مسئلہ نفل بدون عذر کے بیٹھکر پڑھنی بھی جائز ہے کھڑے ہونیکی
طاقت ہو تو بھی ساتھ اور اگر کھڑا ہوکر شروع کیا اور بیٹھکے تمام کیا تو بھی درست ہے مکروہ ہے لیکن عذر مین مکروہ نہین
اور عذر کے سبب یا بے عذر تکیہ لگاکر نفل پڑھنی بھی جائز ہے مسئلہ شہر کے باہر سواری پر نفل پڑھنی درست ہے اشارہ کے
سے رکوع اور سجدہ کرے جسطرف سواری جاوے اگر سواری پر شروع کیا بعد اوسکے زمین پر اوترا تو اوسی نماز کو رکوع
اور سجدے کے ساتھ پوری کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے سر سے شروع کرے اور اگر زمین پر شروع
کیا اور بعد اوسکے سوار ہو تو نماز اوسکی فاسد ہوئی اس صورت مین بنا کرے بالاتفاق

فصل پندرھوین سجدۂ تلاوت کے بیان مین

سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے جس نے آیت سجدہ پڑھی اوسپر
واجب ہے جسنے سنی اوسپر اگرچہ قصد سننے کا نہین رکھتا تھا اور امام کے پڑھنے سے مقتدی پر سجدہ
واجب ہوتا ہے اور مقتدی کے پڑھنے سے کسی پر واجب نہین ہوتا ہے نہ مقتدی پر اور نہ امام پر ہان
جو شخص نماز مین داخل نہین اوسنے سنا تو اوسپر واجب ہوتا ہے مسئلہ اگر نماز کے خارج کسینے آیت سجدہ
کی پڑھی اور نمازی نے سن لی تو نمازی نماز کے بعد سجدہ کرلیوے اگر نماز کے اندر سجدہ کریگا تو درست
نہوگا لیکن نماز باطل نہوگی مسئلہ اگر امام نے آیت سجدہ کی پڑھی اور ایک شخص نماز مین داخل نتھا
اوسنے آیت سنی بعد اوسکے اوس امام کے پیچھے اوسنے اقتدا کیا پس اگر امام کے سجدہ کرنے کے آگے
اقتدا کیا ہے تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اگر امام کے سجدہ کرنیکے بعد اوس رکعت مین داخل ہوا تو پھر سجدہ

یعنی نہ نماز کے اندر اور نہ بعد نماز کے اور اگر دوسری رکعت میں داخل ہوا تو بعد نماز کے سجدہ کر لیوے
مانند اوس شخص کے کہ جسنے اقتدا نہیں کیا ہے اور جو سجدہ تلاوت کا نماز میں واجب ہوا نماز کے بعد اوسکی
قضا نہیں ف یعنی واجب تھا ادا کرنا اوسکا نماز میں اور اگر ادا نکیا تو بعد نماز کے اوسکو قضا نکرے
کیونکہ منع ہے قضا کرنا نماز کے بعد لاکن وہ شخص گناہگار ہوا اسواسطے توبہ کرے اور جاننا چاہیے مسئلہ اگر کسینے آیت
سجدہ کی خارج نماز کے پڑھی اور سجدہ نہ کیا بعد اوسکے نماز میں شروع کیا اور اوسی آیت کو پھر پڑھے
تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر سجدہ کیا بعد اوسکے نماز میں شروع کیا اور پھر اوسی آیت کو پڑھے
تو پھر سجدہ کرے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ کی کئی بار پڑھی تو ایک سجدہ کفایت
کریگا اور اگر دوسری آیت پڑھی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کرے اور اگر مجلس پڑھنے والے کی واحد ہو اور
سننے والے کی متعدد تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ آویگا اور سننے والے پر متعدد اور مجلس سننے والیکی واحد ہے
اور پڑھنے والیکی متعدد تو سننے والے پر ایک سجدہ ہے اور پڑھنے والے پر متعدد مسئلہ کیفیت سجدہ کرنیکی
یہ ہے کہ نماز کی شرطوں کے ساتھہ یعنی طہارت بدن وغیرہ کے ساتھہ اللہ اکبر کہکر سجدہ میں جاوے
اور تسبیحات پڑھے پھر اللہ اکبر کہکر سجدہ سے سر اوٹھاوے اور تحریمہ اور التحیات اور سلام سجدہ تلاوت
میں نہیں مسئلہ مکروہ ہے کہ تمام سورہ پڑھے اور آیت سجدہ کی چھوڑ دے اور اگر آیت سجدے
کی پڑھے اور ساری سورہ چھوڑ دے تو مکروہ نہیں مگر سجدہ کی آیت کے ساتھ دو ایک آیت اور
ملانی بہتر ہے اور بہتر وہ ہے کہ آیت سجدہ کی آہستہ پڑھے تاکہ سننے والے پر سجدہ واجب نہو و

کتاب الجنائز

جنازہ کے بیان میں موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور جس چیز میں وصیت
کرنی واجب ہے اوس وصیت نامہ کو ساتھہ رکھنا مستحب ہے بلکہ جس وقت گمان موت کا غالب ہو اوسوقت واجب
ہے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ موت کو یاد کریگا مرتبہ شہادت کا پاویگا مسئلہ جب کہ آخر دم
قریب ہووے تو کلمہ شہادت کا اوسکے پاس پڑھا کرے یعنی پڑھ پڑھ کر اوسکو سناویں لیکن اوسکو نہ کہیں کہ تو بھی پڑھ
اور سورہ یٰسین اوسکے سرہانے پڑھیں اور جب مر چکے منہ بند کیا جاوے اور آنکھیں بھی اور دفن کرنے
میں جلدی کیجاوے مسئلہ جب نہلانا چاہیں تب عود جلا کے اول تختے کو تین بار خوشبو کریں

اور میت کا ستر چھپا کر اور ساری بدن کی کپڑے اوتار کے اوس تختے پر لاوین اول نجاست حقیقی بدن سے
پاک کیجاوی بعد اوسکے بدون کلی کروانے اور ناک مین پانی ڈالنے کے وضو کروایا جاوی ف درمختار مین لکھا ہے
کہ جب ناپاک یا حیض نفاس کی حالت مین مری تب مضمضہ اور استنشاق کرایا جاویگا بالاتفاق و اونکی ا
اور اونکو ایک ٹکڑا کپڑا تر کرکے ہونٹھ اور دانت اور حلق پاک کیا جاوی بعد اوسکے اوس پانی سے نہلایا جاوے
کہ جس مین تھوڑی بیری کی پتی یا اشنان اوسکے ڈال کے جوش کیا گیا ہو اور اوسکی داڑھی اور سر کے
بالونکو گل خیرو یا اوسکے مانند کے ساتھ دھووین اوسکے بعد اول بائین کروٹ لٹا کر داہنی طرف
دھووین پھر داہنی کروٹ لٹا کر بائین طرف دھووین اور تکیہ لگا کی بٹھا کر اوسکے پیٹ کو نرم نرم ملین اگر
کچھ نکلے تو اوسکو پاک کرین وہ پہر نا غسل کا ضرور نہین ہے پیچھے اوسکے کپڑے سے پونچھ کر خوشبو
سر اور داڑھی پر اور کافور سجدے کی جگہ پر مل دیوین اور کفن پہناوین مرد کو تین کپڑے سنت
ہین بقول ابو حنیفہ کے ایک کفنی کہ آدھی پنڈلی تک ہووے اور دو چادر سر سے قدم تک اور صحیح
حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چادرین کفن کی دی گئی تہین پیراہن اوسمین نہ تھا اور
دستار باندہنا بدعت ہے اور اگر تین کپڑے میسر نہون تو دو کفایت ہے اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ایک
چادر مین دفن کیے گئے جب سر چھپاتے تھے تو پاؤن ننگے ہوتے تھے اور جب پانون چھپاتے تھے
تو سر ننگا ہوتا تہا آخر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے اوس چادر کو سر کی طرف کھینچ لیا اور
پانون پر گھاس ڈال دی اور عورت کو دو کپڑے زیادہ دیے جاتے ہین ایک اسواسطے کہ سر کے بال اوس مین
لپیٹ کر سینے پر رکھتے ہین ف وہ دو گز کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہوتی ہے اور دوسرا سینہ
بند کہ بغل سے ٹخنون تک ہوتا ہے ف وہ تین گز کا لنبا اور بغل سے زانو تک کا چوڑا ہوتا ہے اور اگر پانچ کپڑے
میسر نہوین تو تین کفن کفایت ہے اور ضرورت کے وقت جو بہم پہونچے اور مسلمان میت کو غسل دینا اور
کفن کو رکرنا اور جنازے کی نماز پڑہنی اور دفنانا فرض کفایہ ہے ف کفایہ اوسکو کہتے ہین کہ جو بعض لوگ
ادا کرین تو سب چھوٹ جائین اور اگر کوئی ادا نکرے تو سب گنہگار ہون اور بدون نہلانے اور
کفنانے کے نماز جنازے کی درست نہین ف جب کفنانے کا قصد کرین تو پہلے لفافہ بچھا کر اوسپر

ازار بچھاوین پھر بخورات جلاکر تین بار کفنونکو خوشبو کرین اور عطر لگاوین پس میت کو کفنی پہناکر ازار اوڑھاوین
پر لٹاکر منہ اور داڑہی پر اوسکی خوشبو ملکر ازار کو بائین طرف سی لپیٹین پہر داہنی طرف سی اور اسیطرح لفافہ کو لپیٹین
اور اگر عورت ہووی تو سینہ بند اوسکا لفافہ اور ازار کے بیچ مین رکھین بعد اوسکی کفنی پہناوین اوسکی پیچھے
داہنی سر پر رکھکر بالونکو دو حصہ کرکے داہنی سے لپیٹ کے کندہے کے دونون طرف سی کفنی پر رکھین
بعد اوسکی اول ازار کو لپیٹین تب سینہ بند کو پھر لفافہ کو اور جنازہ کی امامت کے لیے بادشاہ اولیٰ ہے بعد اوسکے
قاضی پھر محلے کا امام پھر ولی اقرب یعنی سب قرابتین سے جو شخص زیادہ قریب ہو جیسا بیٹا پھر پوتا پھر باپ پھر دادا
پھر بھائی پھر بھتیجا وعلیٰ ہذا القیاس لاکن میت کا باپ امامت کے لیے بہتر ہے اوسکے بیٹے سے اور نماز جنازہ کی
چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر کے بعد سُبحانَکَ اللّٰھُمَّ پڑہے آخر تک اور نزدیک امام اعظم کے جنازہ کی نماز مین الحمد
پڑہنی جائز نہین اور اکثر عالم جائز رکھتے ہین اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑہے اور تیسری کے بعد میت اور سب
مسلمانونکو واسطے دعا مانگین اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ
مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یا اللہ بخش تو ہمارے زندون اور ہمارے مردونکو اور ہمارے چھوٹون کو اور ہمارے بڑون کو
اور ہمارے مردون اور ہماری عورتونکو اور ہمارے حاضرون اور ہمارے غائبونکو یا اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم مین سے
پس زندہ رکھ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار تو اوسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر تو ہم لوگونکو
اوسکے ثواب سے اور نہ گمراہ کر ہم لوگون کو بعد اوسکے اور لڑکے کے جنازے پر یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ
لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا یا اللہ کر تو اسکو ہمارے لیے
آگے پہنچنے والا منزل مین اور سامان تیار کرنیوالا اور کردے تو اسکو ہمارے لیے اجر اور توشہ آخرت کا
اور اگر دے تو اوسکو ہمارے لیے شفاعت کرنیوالا اور مقبول ہوجاوے تیری جناب مین شفاعت اوسکی اور
اگر لڑکی ہو تو یون کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً
وَمُشَفَّعَةً اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے اور جو شخص امام کی تکبیر کے بعد حاضر ہووے تو جس وقت
امام دوسری تکبیر کہے اوس وقت امام کے ساتھ تکبیر کہکر داخل نماز کی ہوجاوے اور امام کے سلام پھیرنیکے بعد

پہلی تکبیر کو قضا کرلیوے اور نزدیک ابی یوسف کی اوس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور نہیں مانند اوس شخص کی کہ امام کے تحریمہ کے وقت حاضر تھا اور امام کے ساتھ اوسنے تکبیر تحریمہ کی نکہی بلکہ جب امام تکبیر کہہ چکا جب وہ تکبیر کہکر نماز میں داخل ہوا پس جسطرح اس شخص کو دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرورت نہیں اسیطرح جو شخص بعد تکبیر کہنے امام کی حاضر ہووے اوسکو بھی تکبیر کہکر داخل ہونا چاہیے انتظار کرنا دوسری تکبیر کا ضرور نہیں اور نماز جنازہ کی گہوڑے کی سواری پر پڑہنی درست نہیں اور نماز جنازہ کی مسجد میں پڑہنی مکروہ ہے اور نماز جنازہ کی میت غائب پر پڑہنی اور جو عضو کہ کم آدہے بدن سے ہو اوسپر پڑہنی درست نہیں اور لڑکا پیدا ہوکر اگر آواز کریکے بعد مرگیا تو اوس پر نماز پڑہی جاوے اور اگر آواز نہیں کی تو نماز نہ پڑہی جاوے ایک لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے پکڑ آیا وہ دونوں ماں باپ اوس کے ماں باپ کی ساتھہ پکڑ آیا اور اوسکے ماں باپ دونوں میں سے ایک مسلمان ہو یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہو پس اگر وہ دار الاسلام میں مرجاویگا تو اوسپر نماز پڑہی جاویگی

فائدہ اوسکی کئی صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ ایک لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے اکیلا دار الاسلام میں پکڑ آیا بعد اوسکے مرگیا تو اوسپر نماز پڑہی جاویگی دوسری صورت یہ ہے کہ اگر وہ ماں باپ کی ساتھہ پکڑا آیا اور اوسکے ماں باپ دونوں میں سے ایک مسلمان ہو پہر وہ لڑکا ناسمجھ دار الاسلام میں مرگیا تو اوس صورت میں بھی اوسپر نماز پڑہی جاویگی تیسری صورت یہ ہے کہ اگر ماں باپ کے ساتھہ پکڑ آیا اور ماں باپ دونوں اوسکے کافر ہیں لاکن وہ لڑکا آپ عقلمند ہو اور مسلمان ہو پہر وہ دار الاسلام میں مرگیا تو اون صورتوں میں بھی اوسپر نماز پڑہی جاویگی اور سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چار آدمی اوٹھاویں اور جلدی چلیں لاکن نہ دوڑیں اور ہمراہی جنازہ کے پیچھے چلیں اور جبتک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے تب تک نہ بیٹھیں اور سنت ہے کہ قبر بغلی کیجاوے اور میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کیا جاوے اور وقت رکھنے کے بسم اللہ علی ملۃ رسول اللہ کہا جاوے اور کعبہ کی طرف کیا جاوے اور قبر عورت کی وقت دفنانیکے پردہ کیجاوے اور کچی اینٹ یا بانس قبر میں رکھکر اوسپر مٹی ڈالی جاوے اور قبر مانند کوہان اونٹ کے کیجاوے اور پکی اینٹ اور لکڑی رکھنی اور چونہ اور گچ قبر میں کرنا مکروہ ہے اور یہ جو اولیا کی قبروں پر مکانات بلند بنایا کرتے ہیں اور چراغان کرتے ہیں اور جو کچھہ اس قسم کا کام کیا کرتے ہیں یہ سب کام حرام ہیں یا مکروہ اور بغیر پڑہے نماز جنازہ کے اگر میت دفن

کیا جاوے تو اوس کی قبر پر نماز جنازے کی پڑہی جاوی تین دن تک اور بعد تین دن کو قبر پر نماز پڑہنی درست
نہین نزدیک امام اعظم رح کے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب سات برس کو بعد احد کے
شہیدون پر نماز جنازے کی پڑہی شاید کہ یہ پڑہنا خاص شہیدون کے لیئے تھا اسلیئے کہ بدن اونکا بگڑا
نہین ہوتا ہے فصل پچھلی شہید کے بیان مین جو شخص اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارا گیا یا
لڑائی کی جگہ مین مرا ہوا پایا اور اوسپر قتل کا نشان موجود ہے یا اوسکو کسی مسلمان نے ظلم سے مارا اور اوسکے
مارنے سے اوس مسلمان پر دیت واجب نہوئی اور وہ شخص جو مارا گیا وہ نابالغ تھا یا دیوانہ یا ناپاک
یا عورت حائض یا نفاس والی نہو اور وہ شخص مرنیکے آگے کھانے یا پینے یا علاج کرنے یا خرید و فروخت یا اور
کرنے سے فائدہ حاصل کرنیوالا نہوا ہو اور بعد زخمی ہونیکے ایک نماز کا وقت اوسپر نگذرا ہو تب وہ شخص
شہید کہلاوے گا اوسکو غسل نہ چاہیے دینا اور اوسکے بدن کے کپڑیکے ساتھ اوس کو دفن
چاہیے کرنا لاکن اوسپر نماز چاہیے پڑہی اور اگر یہ شرطین نہ پائی جاوین گو وہ شخص ظلم سے مارا گیا ہو گرچہ
ثواب شہادت کا پاویگا لاکن شہید نہ کہلاویگا بلکہ غسل اور کفن دیا جاویگا اور اوسپر نماز پڑہی جاویگی
تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو مار ڈالا لاکن ظلم سے نہین بلکہ خطا سے مارا
یعنی تیر چھوڑا شکار پر اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان پر تو اس صورت مین اوس قاتل پر دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول
شہید نہ کہلاویگا اور اسی طرح نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی یہ لوگ اگرچہ اہل حرب
یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارے جاوینگے شہید نہ کہلاوینگے اگرچہ ثواب شہادت کا دیا جاویگا
اور اسیطرح جس شخص کو لڑائی کی جگہ سے زخمی اوٹھا لاوے بعد اوٹھا لانے کے اوسنے کچھ کھایا
پیا کچھ بیچا یا مول لیا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اوسپر گذر گیا پس وہ شخص شہید نہ کہلاویگا اگرچہ
ثواب شہید کا اوسکو خدا بخشے گا حد یا قصاص مین جو مارا گیا وہ شہید نہین اوسکو غسل دیوین اوسپر نماز پڑہین
اور اگر قزاق یا باغی مارا جاوی تو نہ غسل دیا جاوے نہ نماز اوسپر پڑہین فصل دوسری ماتم کے بیان مین اگر کسی
عورتکا مرجاوی تو اوس عورت پر واجب ہے سوگ کرنا چار مہینے دس دن تک عدت تک دونون مین اور سوگ کا یہہ ہے کہ
زینت نکرے اور کپڑا زرد اور زعفران نہ پہنے اور استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کا نکرے مگر کوئی

عذر کے سبب ان چیزون کو استعمال کرے تو مضائقہ نہین اور خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے مگر ضرورت کے
لیے نکلے تو رات کو اوس گھر مین رہا کرے ہان جس صورت مین کوئی بزور گھر سے نکال دیوے یا گھر گرا پڑتا ہو یا خوف
کرتی ہو اوس گھر مین اپنی جان یا اپنے مال پر تو ان صورت مین اوس گھر سے نکل جانا مضائقہ نہین اور
خاوند کے سوا اگر دوسرا کوئی عورت کے اقربا مین سے مرجاوے تو اوسکے لیے تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے
اور زیادہ تین دن سے حرام ہے **مسئلہ** میت پر غم کرنا اور آنکھ سے آنسو بہانا جائز ہے اور رونے مین آواز
بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پھاڑنا اور سر اور منہ پر طمانچہ مارنا حرام ہے اکثر صحیح حدیثین
اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہے اوس کے اہل کے نوحہ کرنیکے سبب اور
اس بات مین عالمون کے اقوال مختلف ہین ف بعض قائل ہین اس بات کے کہ میت پر عذاب کیا جاتا
اوس کے اہل کے بیان کے سبب اور بعض اس بات کے قائل نہین اور جو حدیثین اس بات مین وارد ہین ان
حدیثون کو وہ لوگ تاویل کرتے ہین اور مختار نزدیک فقیر کے یہ ہے کہ میت اگر اپنی حالت زندگی مین بیان
کرنیکی عادت رکھتا تھا یا بیان کرنے پر وصیت کر گیا تھا یا بیان پر راضی رہتا تھا یا جانتا تھا کہ میرے اہل مجھ پر
بیان کرین گے اور انکو وہ منع نکر گیا تو ان صورتون مین اوس پر عذاب کیا جاویگا اوسکے اہل کو بیان کرنیکے
سبب اور اگر وہ زندگی مین عادت بیان کی نہین رکھتا تھا اور نہ وصیت کر گیا اور نہ وہ اوس پر راضی
رہتا تھا اور نہ جانتا تھا کہ میرے اہل مجھ پر نوحہ کرین گے تو اوس پر عذاب نکیا جاویگا **مسئلہ** سنت
ہے مصیبت مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا اور صبر کرنا اور میت کے گھر والون کے لیے مصیبت
کے دن کھانا بھیجنا سنت ہے **فصل تیسری** قبرونکے زیارت کے بیان مین قبرون کی زیارت
کرنی مردونکو درست ہے عورتون کو اور سنت ہے کہ قبرستان مین جاکر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّا
اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ
اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ
سلام ہے تمپر اے رہنیوالے قبرون کے مسلمانون اور مومنون مین سے تم ہم سے پہلے پہونچے

اور ہم تمہارے پیچھے پہونچتے ہین اور تحقیق ہم اگر چاہین اللہ تمہارے ساتھ ملین گے رحم کرے اللہ اگلون پر ہم مین سے اور پچھلون پر یعنی مُردون اور زندون پر مانگتے ہین ہم اللہ تعالےٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عاقبت بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور رحم کرے اللہ ہم پر اور تم پر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو کوئی قبرستان مین گذرے اور قُلْ ہُوَ اللہ گیارہ بار پڑھکر مُردونکو بخشے تو وہان کے مُردون کی گنتی کے برابر اوس کو ثواب یا جاویگا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ او سورہ تکاثر پڑھکر ثواب اِس کا مُردون پر بخشے گا تو مُردے اوسکے لیے شفاعت کرنیوالے ہونگے اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی سورہ یٰسین قبرستان مین پڑھتا ہے حق تعالیٰ مُردون سے عذاب تخفیف کرتا ہے اور پڑھنے والے کو بھی مُردون کی گنتی کے برابر ثواب ملتا ہے ف اکثر علماء محققین اِس قول پر ہین کہ اگر کوئی مُردے کو ثواب نماز یا روزے یا صدقہ یا دوسری عبادت مالی یا بدنی کا بخشے تو پہونچتا ہے مسئلہ انبیا اور اولیا کی قبرونکو سجدہ اور طواف کرنا اور مرادِ اُنھون سے مانگنی اور نذر اونکے لیے قبول کرنی حرام ہے بلکہ اِن چیزونمین سے بہت چیزین ایسی ہین کہ کفر مین پہونچاتی ہین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اِن فعلون کے کرنیوالون پر لعنت کی ہے اور اِن امرون سے منع فرمایا کہا کہ میری قبر کو بت مت کرو ف یعنی جسطرح کفار بتونکو سجدہ کرتے ہین اسطرح میری قبر کو سجدہ نکیا کرو

کتاب الزکواۃ

اسلام کے رکنون مین دوسرا رکن زکوٰۃ ہے جب عرب کی بعضی قوم نے رسول علیہ السلام کی وفات کے بعد چاہا کہ زکوٰۃ نہ دیوین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اونسے قصد جہاد کا فرمایا اور اِس قول پر اجماع متفق ہوا کہ جو شخص زکوٰۃ دینا واجب نہین جانتا ہے وہ کافر ہے اور ترک کرنیوالا فاسق ف یعنی جو شخص اعتقاد رکھتا ہے کہ زکوٰۃ دینا مالدار پر واجب نہین پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق اور جو شخص جانتا ہے کہ زکوٰۃ دینا مالدار پر واجب ہے لیکن باوجود واجب جاننے کے زکوٰۃ دیتا نہین پس وہ شخص بڑا گناہ گار ہے نہ کافر مسئلہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جبکہ مالک نصاب کا ہووے اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سے بچی ہوئی ہو اور وہ نصاب قابل بڑھنے کی ہووے اور اوس پر ایک برس پورا گذرا ہو اور نصاب کی مالک

ہونے کے بعد سال تمام کے قبل اگر ایک سال یا کئی سال کی زکوۃ پیشگی ادا کریگا تو بھی ادا ہوگی اور ایک
نصاب کے مالک نے اگر پہلے سے کئی نصاب کی زکوۃ ادا کی اور زکوۃ ادا کرنیکے بعد اون نصابوں کا مالک ہوا تو بھی ادا کرنا
جائز ہوگا ❊ نابالغ اور دیوانے کے مال مین زکوۃ واجب نہوگی نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک امام
مالک اور شافعی اور احمد کے واجب ہوگی کہ لڑکے اور دیوانے کی طرف سے اوسکا ولی ادا کرے
مسئلہ مال ضمار مین یعنی جو مال کہ گم ہوگیا یا دریا مین گر پڑا یا کسی نے غصب کیا اور اوسپر گواہ نہون
یا جنگل مین دفن کیا اور مکان اوسکا بھول گیا یا کسی پر قرض ہے لیکن وہ قرضدار انکار کرتا ہے اور اوسپر گواہ
نہون یا بادشاہ یا کسی ظالم نے کہ جسکی فریاد دوسرے کے پاس نہین لیجا سکتے ہین ایسے شخص نے ظلم سے لیلیا
ہیں اسطرح کے مال مین زکوۃ واجب نہین یعنی اگر یہ مال پھر ہاتھہ مین اویگا تو بھی پچھلے دنوں کی زکوۃ واجب
نہوگی اور اگر اقرار کرنیوالے پر قرض ہووے اگرچہ وہ اقرار کرنے والا مفلس ہے یا جس قرض کا قرضدار انکار کرتا ہے
اوسپر گواہ ہون یا قاضی جانتا ہو یا گھر مین مال دفن کیا ہے اور مکان اوسکا بھول گیا پس اسطرح کا مال جب
ہاتھہ مین اویگا تب زکوۃ اوسکی واجب ہوگی بابت پچھلے دنون کے **مسئلہ** قرض جسوقت وصول ہوگا
تو اوس وقت زکوۃ اوس کی دینی ہوگی تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہے تو جسوقت
وہ قرض ہاتھہ مین اویگا اوسوقت چالیس درم مین سے ایک درم زکوۃ دینی ہوگی **ف** مثلاً ایک
گھوڑا تجارت کا بیچا پس جس وقت قیمت گھوڑے کی ہاتھہ اویگی اوس وقت چالیس درم مین سے ایک درم
زکوۃ دینی واجب ہوگی سال گذرنیکی شرط نہین اور اگر قرض بابت تجارت کے نہین ہے بلکہ بدل
مال کے ہے مانند قرض تاوان مغصوب کے تو اس صورت مین بھی نصاب قبض کرنیکے بعد زکوۃ دینی واجب
ہوگی **ف** مثلاً کسی نے ایک گھوڑا کسی کا غصب کیا اور وہ گھوڑا اوس غاصب کے ہاتھہ مین ہلاک ہوا بعد
اوسکے اوس گھوڑے کی قیمت غاصب سے گھوڑے کے مالک کے ہاتھہ لگی پس جسوقت وہ قیمت
اوسکے ہاتھہ مین آئی اوسوقت چالیس درم مین سے ایک درم زکوۃ دینی ہوگی اسمین بھی سال گذرنے
کی شرط نہین اور اگر قرض تجارت کا بدل نہین ہے اور نہ مال کا بدل بلکہ وہ قرض بدل ہے مہر و خلع وغیرہ
اوسکے مانند کا تو اوس کے نصاب قبض کرنے کے بعد جب سال اوسپر تمام ہوگا تب زکوۃ دینی ہوگی

نزدیک امام اعظم کے ف مثلاً کسی عورت کو مال مہر کا ملا یا کسی مرد نے مال لیکر عورت کو طلاق دی وہ مال ع
اوسکے ہاتھہ آیا پس یہ مال اگر بقدر نصاب کے ہے تو بمجرد قبض کرنے کے زکوٰۃ اوسپر واجب ہوگی جبتک
اوس مال پر سال نگذریگا نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے اسصورت مین بھی بمجرد قبض کرنے
نصاب کے زکوٰۃ واجب ہوگی سال تمام ہونیکی شرط نہین ہان مگر جو قرض بدل دیت اور بدل اکثر جنایت
اور بدل کتابت کا ہے تو اوس قرض مین بمجرد قبض کرنے نصاب کے زکوٰۃ دینی واجب نہوگی نزدیک صاحبین کے
بھی بلکہ نصاب قبض کرینگے بعد جب سال اوسپر گذرے گا تب زکوٰۃ دینی ہوگی مسئلہ زکوٰۃ ادا کرنیکو ایسی
نیت شرط ہے خواہ ادا کرتے وقت نیت ادا کی کرے خواہ زکوٰۃ کی قدر اول مال سے جدا کرتے وقت نیت
کرے مسئلہ اگر سارا مال لِلّٰہ دیا اور نیت زکوٰۃ کی نکی تو بھی زکوٰۃ ساقط ہوجائیگی اور اگر بعض مال صدقہ کیا
تو نزدیک ابی یوسف کے کچھہ ساقط نہوگی اور نزدیک محمدؒ کے جس قدر صدقہ کیا اوسقدر کی زکوٰۃ ساقط ہوگی
مسئلہ اگر شروع سال اور اخیر سال مین نصاب کامل تھا اور درمیان سال مین کم ہوگئی تھی تو بھی زکوٰۃ تمام
سال کی واجب ہوگی سال کے درمیان کا نقصان معتبر نہین مسئلہ مال بڑہنے والا کہ جس مین زکوٰۃ
واجب ہوتی ہے وہ مال تین قسم ہے ایک قسم نقدی یعنی سونا اور چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا تبر یا زیور
یا برتن سونے اور چاندی کے اور نصاب سونے کی بیس مثقال ہے کہ ساڑھے سات تولے ہوتی ہین اور
نصاب چاندی کی دو سو درہم ہین دلی کے سکے سے چھپن روپیے بھر وزن اونکا ہوتا ہے اور سونیکے نصاب
مین زکوٰۃ کے فرض کی مقدار چالیسواں حصہ ہے اور اسی طرح چاندیکی نصاب مین بھی اور اگر سونا
نصاب سے کم ہو اور اسیطرح چاندی بھی نصاب سے کم ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے یہی کہ دونون کو باعتبار
قیمت کے ایک جنس کر کے نصاب پوری کیجاوے اور قیمت کرنے مین فائدہ فقیرون کا نگاہ رکھا جاوے ف
یعنے جس ایام مین سونیکی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہووے تو اوس ایام مین چاندی کو سونیکی قیمت لگادین اور جس ایام
مین چاندی کی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہو تو اوس ایام مین سونیکو چاندیکی قیمت لگادین اور نزدیک صاحبین کے یہ ہے
کہ ساتھہ اعتبار اجزا کے نصاب پوری کیجاوے نہ باعتبار قیمت کے ف یعنی سونا اور چاندی دونون کے جز اگر
برابر ہین تو دونونکو ملا کر نصاب پوری کیجائیگی اور اگر جز دونون کے برابر نہین ہین تو نصاب باعتبار قیمت کے

پوری نکیجائیگی پس اگر سونا مثقال ہے تو نزدیک تینون کے زکوۃ واجب ہوگی اور اگر سو درم چاندی اور
پانچ مثقال سونا ہی اور قیمت پانچ مثقال سونیکی برابر سو درم چاندی کے ہی تو زکوۃ نزدیک امام اعظم کے واجب
ہوگی نہ نزدیک صاحبین کے جو سونا اور چاندی کہوٹا ہو اگر کہوٹا پن اوسکا کم ہے تو حکم اوس سونے چاندیکا حکم
خالص کا ہے اور اگر کہوٹا پن اوسکا غالب ہی تو حکم اوسکا حکم اسباب کا ہے قسم دوسری مال نامی مین سے
مال تجارت کا ہے جو مال کہ تجارت کی نیت سے مول لیا ہے اوسمین زکوۃ واجب ہوتی ہی اور اگر کسی نے کسی
کو مال بخشا یا اوسکے لئے وصیت کی یا عورت کو مہر مین مال ہاتہہ آیا یا خلع یا قصاص کے صلح مین مال آیا
اور اوس مال کے مالک ہونے کے وقت نیت تجارت کی کی تو نزدیک ابی یوسف کے اوس مالمین زکوۃ واجب ہوگی
نہ نزدیک محمدؒ کے اور اگر میراث مین مال ہاتہہ آیا اگرچہ مورث نے مرتے وقت نیت تجارت کی تہی تو بہی وہ
مال تجارت کا نہوگا اور زکوۃ اوسمین واجب نہوگی **مسئلہ** اگر ایک غلام تجارت کے لیے مول لیا
اوسکے اوسکو خادم کیا پس وہ غلام مال تجارت کا نرہا اور جو لونڈی غلام واسطے خدمت کے مول لئے گئے
اور بعد اوسکے اونمین نیت تجارت کی کی گئی تو وہ لونڈی غلام مال تجارت کے نہونگے جبتک وہ بیچے نجائینگے
مسئلہ مال تجارت کا سونے اور چاندی کے ساتہہ یعنی ان دونون مین سے جس مین فائدہ فقیر کا ہووے اوسکے ساتہ
قیمت کرے پس جب دونون قسم مین سے جس کی نصاب کے برابر وہ مال پہونچے تو چالیسوان حصہ اوس مالمین سے
زکوۃ ادا کرے قسم تیسری مال نامی مین سے چرنے والے جانور ہین یعنی اونٹ اور گائین اور بکریان اور مادہ ملے ہوے
اور اسی طرح گائے گہوڑے جنکا آدہے برس سے زیادہ میدان مین چرا کرتے ہین اونمین زکوۃ واجب ہے اور میدان
کے چرنے والے جانورون کی نصاب کی تفصیل اور جسقدر مین زکوۃ اونمین واجب ہوتی ہے اوسکی تفصیل
بہت طول رکہتی ہی اور ان ملکونمین یہ سب مال زکوۃ واجب ہونیکی مقدار مین نہین پہونچتے ہین اسواسطے
ان چیزون کی زکوۃ کے مسئلے ذکر نہین کئے گئے اور اسی طرح مسئلے احکام عشری زمین کے ذکر نہین کئے گئے اس
سبب سے کہ ان ملکون مین زمین عشری نہین ہے اور مسئلے عشر لینے والونکی بہی جو شہر راہون مین بیٹہتے ہین
بیان نہین کئے گئے **ف** مسائل سوائم کے اگرچہ مصنف رحمہ اللہ نے بالکل ذکر نہین کئے لیکن یہ عاجز
بطور اختصار کے ذکر کرتا ہے تا کہ لوگ مسائل سے آگاہ ہووین **مسئلہ** جان تو کہ جس کے پاس پانچ اونٹ

حاجت اصلی سے زیادہ ہون اور وہ اونٹ اکثر سال جنگل مین چرتے ہون اور برس اوپر گذر چکا ہو تو ان پانچ اونٹ مین ایک بکری زکوٰۃ دیوی پس اسطرح ہر پانچ ایک بکری دیا کرے جب پچیس کو پہونچے پینتیس تک پس اونمین ایک بچی مادہ برس روز کی دیوے پھر جس وقت چھتیس ۳۶ کو پہونچے پینتالیس تک پس اونمین ایک بچی مادہ دو برس کی دیوے اور جس وقت چھیالیس کو پہونچے ساٹھ تک پس اونمین حصہ یعنے تین برس کی اونٹنی کہ قابل جفت کرنے اونٹ کے ہو دیوے پھر جسوقت اکسٹھ کو پہونچے پچھتر تک پس اونمین جذعہ یعنی چار برس کی ہوتی کہ پانچوین برس مین لگی ہو دیوے اور جس وقت چھتر کو پہونچے نوے ۹۰ تک پس اونمین دو بوتیان دو برس کی دیوے اور جس وقت اکانوے کو پہونچے ایک سو بیس تک پس اونمین تین تین برس کی دو اونٹنیان کہ قابل جفت کرنے اونٹ کے ہووین دیوے اور جسوقت زیادہ ہون ایک سو بیس سے تو حساب سر نو سے شروع کیا جاوے یعنی جب ایک سو بیس پر پانچ اونٹ زیادہ ہون تو ایک سو بیس کی تین تین برس کی دو اونٹنیان اور پانچ کی ایک بکری دیوے اسی طرح ہر پانچ مین ایک بکری دیا کرے جب پچیس ۲۵ پورے ہووین پینتیس ۳۵ تک پس اون مین ایک بوتی مادہ برس روز کی دیوے پس بموجب ترتیب پہلی کے حساب کرتا جاوے **مسئلہ** اور تیس گاے بیلون سے کم مین زکوٰۃ نہین جب تیس پورے ہون اور برس اوپر گذرے تو ایک تبیعا یعنی بچھڑا یا بچھڑا برس دن سے زیادہ دو برس سے کم کی دیوے اور جب چالیس ہون تو ایک مسنا یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کا بچہ نر ہو یا مادہ دیوے جب ساٹھ ہون تو دو تبیعے دیوے اور جب ستر ہون تو ایک مسنا اور ایک تبیعا دیوے اور جب اسی ہون تو دو مسنا دیوے اور جب نوے ۹۰ ہون تو تین تبیعے دیوے اور جب سو ہووین تو دو تبیعے اور ایک مسنا دیوے اسی طور سے ہر ایک تیس مین تبیعا اور ہر چالیس ۴۰ مین مسنا دیا کرے گاے بھینس کی زکوٰۃ ایک طور ہے اور اونمین نر اور مادہ دونون دینا درست ہے اور اونٹ مین سوا مادہ کے نر دینا نہین آیا **مسئلہ** چالیس بکری سے کم مین زکوٰۃ نہین جب چالیس پوری ہون اور برس اوپر گذرے تو ایک بکری زکوٰۃ دیوے ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس ہوین تو دو بکری زکوٰۃ دیوے دو سو تک جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تو چار بکری دیوے پھر ہر سیکڑے مین ایک بکری دیا کرے

بھیڑ بکری کی زکوۃ ایک طور ہے زکوۃ مین چاہے بکری دیوے چاہے بکرا اوسی چھوٹے بڑی سب
جانورگن کے زکوۃ دیوے مسئلہ جو گھوڑے اور گھوڑیان اکثر سال جنگل مین چرتے ہوں وے سواری و تجارت
کے لئے نہوں پس اونمین زکوۃ نہین ہے امام شافعی و صاحبین اور غیرہم کے نزدیک اور امام اعظم کے
نزدیک اگر گھوڑے اور گھوڑیان ملی ہوں تو زکوۃ دینی چاہیے فی راس ایک دینار دیوے یا اوسکی قیمت
مقرر کرکے دو سو درہموں مین سے پانچ درہم دیوے لیکن فتاوی مین لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول
پر ہے مسئلہ اگر کسی مسلمان یا کسی ذمی نے کہین سونا یا چاندی یا تانبا یا اوسکے مانند جنگل مین پایا تو پانچوان
حصہ اوس سے حاکم لیوے اور چار حصے اوس سے پانیوالے کو دیوے اگر وہ زمین کسی کی ملک نہووے اور
اگر وہ کسی کی ملک مین ہے تو ایک حصہ حاکم لیوے اور چار حصے زمین والے کو جو اوسے کہی پایا پانیوالے
کو کچھ نہ ملے گا اور اگر اپنے گھر مین پایا تو نزدیک امام اعظم کے اوسمین پانچوان حصہ حاکم دینا واجب نہین اور
نزدیک صاحبین کے واجب ہے اور اگر اپنی کھیتی کی زمین مین پایا اوسمین دو روایتین ہین ایک روایت مین ہے
کہ پانچوان حصہ حاکم کو ندے اور ایک مین ہے کہ دیوے مسئلہ اگر مال گاڑا ہوا پایا اسمین نشان
اسلام کا ہے مانند سکہ اسلام کے تو اوسکا حکم گرے ہوئے مال کا ہے اوسکے مالک کو تلاش کر کے
پہونچانا چاہیے اور اگر اوسمین نشان کفر کا ہے پانچوان حصہ حاکم مسلمان لیوے اور باقی پانیوالے کو
دیوے فصل پہلی زکوۃ خرچ کرنیکی جگہ کے بیان مین زکوۃ خرچ کرنیکی جگہ وہ فقیر ہے کہ نصاب سے کم
مال کا مالک ہو اور وہ مسکین ہے کہ مالک کسی چیز کا نہو اور مکاتب ہے کہ مال کتابت کی ادا کرنے مین محتاج ہے
اور قرضدار ہے کہ وہ مالک نصاب کے مال کا ہے لاکن نصاب اوسکے قرض سے کم ہے اور غازی
ہے کہ اسباب غزا کا نہین رکھتا ہے اور وہ آدمی ہے کہ مال وطن مین رکھتا ہے اور وہ سفر مین ہے
وطن سے دور اور مال ساتھ نہین رکھتا ہے پس اگر چاہیے ان جماعت مین سے ایک جماعت کو دیوے
یا چاہے ان سب کو دیوے ف یعنی مثلاً اگر چاہے فقط فقیرون کی جماعت کو حصہ کر دیوے یا چاہے
ہر فرقے کے لوگونکو تقسیم کر دیوے دونون وجہ سے درست ہے لاکن زکوۃ دینیوالا مال زکوۃ کا
اپنے مان باپ اور دادی اور بیٹی اولاد کو اور عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی جورو کو اور اپنے غلام اور مدبر اور مکاتب کو

ام ولد کو نہ دیوے اور اوس غلام کو نہ دیوے کہ جسکا بعض آزاد ہوا ہو اور کافر کو نہ دیوے اور سید او
اور سید کے غلام کو نہ دیوے مگر صدقہ نفل کا مضائقہ نہین کہ ادب ہے اونکی خدمت نہین گذرانی اور مسجد کے
بنانے مین اور میت کے قرض ادا کرنے مین خرچ نکرے اور دولتمند کے غلام اور دولتمند کے چھوٹے لڑکے
کو نہ دیوے **مسئلہ** اگر زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ گمان کرکے زکوۃ دی بعد اوس کے ظاہر ہوا
کہ زکوۃ لینے والا دولتمند تھا یا سید یا کافر یا باپ یا شوہر یا جورو تو زکوۃ دینے والے کو
پھر زکوۃ دینی لازم نہین نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک ابی یوسف کے پھر دینی لازم ہے **مسئلہ**
مستحب ہے ایک فقیر کو اس قدر دیوے کہ اوس دن محتاج سوال کا نہو **مسئلہ** نصاب کے
اندازیا نصاب سے زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سے دوسرے مین مال زکوۃ کا بھیجنا
مکروہ ہے مگر جس وقت یگانہ اوسکا دوسرے شہر مین ہو یا وہان کے لوگ بڑے محتاج ہون تو درست
ہے **مسئلہ** جس شخص کو ایک دن کا کھانا میسر ہو اوس کو سوال کرنا نچاہئے **فصل دوسری**
صدقہ فطر کے بیان مین صدقہ فطر واجب ہے ہر آزاد مسلمان پر مالک نصاب کا ہو اور زیادہ
ہو قرض اور ضرورتہا جتون سے اور نامی ہونا نصاب کا اسمین شرط نہین ہے پس جو شخص اسطرحکا
نصاب کا مالک ہوگا اوسپر صدقہ لینا حرام ہے صدقہ فطر کا اپنی طرف سے اور اپنی چھوٹی اولاد کی
طرف سے دیوے اگر وہ اولاد مالک نصاب کی نہووے اور اگر مالک نصاب کی ہووے تو اونکے
مال سے دیوے اور اپنے خدمتی غلام کی طرف سے دیوے اگرچہ غلام مدبر اور تجارتی غلامونکی
طرف سے نہ دیوے اور ام ولد کی طرف سے دیوے نہ اپنی جورو اور اپنی اولاد بالغ اور اپنی غلام
مکاتب کی طرف سے اور نہ بھاگے ہوئے غلام کی طرف سے مگر پھر آنیکے بعد اوس کی طرف سے
دیوے اور ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمی کی شرکت مین ہووین تو نزدیک امام اعظم کے صدقہ فطر
اون غلامون کا کسی پر واجب ہوگا **مسئلہ** صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہے عید کی فجر طلوع ہوتے کے
ساتھ پس آدمی عید کی صبح سے آگے مرگیا یا صبح سے آگے مرگیا یا صبح کے بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقہ فطر
کا اوسپر واجب ہوگا اور عید سے آگے بھی صدقہ فطر کا ادا کرنا جائز ہے لیکن سنت یہ ہے کہ عیدگاہ کی طرف نکلنے کے

آگے ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر کا ادا نکیا بعد اوس کے جب چاہے قضا کرے مسئلہ
مقدار صدقہ فطر کا گیہون یا گیہون کے آٹے یا گیہون کے ستو سے آدہا صاع ہے اور خرمی یا جو سے
ایک صاع اور کشمش مین آدہا صاع ہے گیہون کے مانند نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے
ایک صاع ہے مانند جو کے اور صاع ایک ظرف ہے کہ آٹھ رطل مسور یا ماش یا جو غلہ مانند اون کے ہے
اوس مین سماتا ہو اور نزدیک ابی یوسف کے صاع وہ ظرف ہے کہ جس مین پانچ اور تہائی رطل سمائے
اور رطل بیس استار کا ہوتا ہے ہر استار ساڑہے چار مثقال کا ہے پس وزن ایک رطل کا دلی کے سکے
سے چھتیس روپے کے برابر ہوتا ہے اور صدقہ فطر مین غلے کے عوض اوس کی قیمت دینی بہی جائز ہے

فصل تیسری صدقہ نفل کے بیان مین صدقہ نفل ماں باپ اور اقربا اور یتیمون اور ہمسایہ اور سوال
کرنیوالون اور اونکے غیرون کو دیوے کس واسطے کہ حق تعالی کے کلام سے انکو دینا ثابت ہوا چنانچہ
اللہ تعالی نے فرمایا يَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ
وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ پوچہتے ہین تجہ
سے کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو فائدہ کی سو ماں باپ کو اور نزدیک والون کو اور یتیمون کو اور محتاجون
کو اور راہ کے مسافرون کو دو اور جو کروگے بھلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہے ف لوگون نے پوچہا
تہا کہ مالون مین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جسقدر ٹھکانے پر خرچ
ہو تو ثواب زیادہ ہے لاکن بہتر یہ ہے کہ جو مال اہلی حاجتون اور قرضون اور نفقون اور واجبی حقوق سے
زیادہ ہو وہ دیوے اور گناہ کے کام مین خرچ نکرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد ایک
برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتے تہے اور اپنی ذات پاک کے لئے کچھ جمع نہین کرتے تہے جو کچھ میسر ہوتا
خدا کی راہ مین دیتے تہے اور فرماتے تہے أَنْفِقْ يَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا
یعنی خرچ کر یا بلال جو کچھ ہے تو اور عرش کے مالک سے اندیشہ فقر کا مت رکہ اور مال کو بیہودہ خرچ نکرے کہ
بیہودہ خرچ کرنیوالے کو حق تعالی جل شانہ نے شیطان کا بھائی فرمایا اور خرچ بیہودہ ہی کہ اوس مین نہ ثواب
ہو اور نہ فائدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی مفلس کو تو نہ زیادہ کرنے سے ہی مسئلہ صدقہ نفل مین

پہلے بنی ہاشم کو دیوے اس واسطے کہ زکوۃ اونکو لینی حرام ہے اور رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر کر
اونکی خدمت میں تواضع اور تعظیم کے ساتھ گذرانے مسئلہ صدقہ نفل ذمی کو دینا درست ہی نہ حربی کو
مسئلہ ضیافت مہمان کی تین دن تک سنت موکدہ ہی بعد اوسکے مستحب

کتاب الصوم

روزے کے بیان میں اسلام کے ارکانوں میں سے تیسرا رکن روزے رمضان مبارک کے مہینے کی ہیں
اور وہ فرض قطعی ہے ہر مسلمان مکلف پر جو فرض نجانے اوسکو سو کافر ہے اور جو بغیر عذر کے اوسکو نکرے
کرے تو بڑا گناہ گار ہے اور بخاری و مسلم میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے
روایت کی کہ ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہے ثواب اوسکا دس لے نیکیاں سو چند تک حق تعالے
نے فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میرے لئے ہے اور میں آپ روزیکی جزا ہوں مسئلہ روزہ ادا ہونیکی
شرط نیت ہے یعنی بدون نیت کے روزہ ادا نہوگا اور حیض و نفاس سے پاک ہونا بھی شرط ہی کہ حیض
اور نفاس کے ساتھ بھی روزہ صحیح نہوگا مسئلہ روزہ چھہ قسم پر ہے ایک تو روزہ رمضان دوسرا روزہ
قضا تیسرا روزہ نذر معین چوتھا روزہ نذر غیر معین پانچواں روزہ کفارہ چھٹا روزہ نفل پس نزدیک
امام اعظم کے رمضان کا روزہ مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھہ نیت فرض وقت اور ساتھہ نیت نفل کے
کے ادا ہوتا ہے ف مطلق نیت کی صورت یہ ہے کہ جیسے کہے کہ میں نے نیت روزیکی کی اور نیت فرض
وقت کی صورت یوں ہے کہ جیسے کہے کہ میں نے اس رمضان مبارک کے فرض روزے کی نیت کی اور
صورت نیت نفل کی اسطرح ہی کہ دل میں کہے کہ میں نے نیت نفل کی کی اور اگر نیت قضا یا کفاریکی کی روزہ
نیت کرنیوالا اگر مقیم اور صحیح سالم ہے تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور اگر وہ بیمار یا مسافر ہے
اور اوسنے قضا یا کفاریکی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض وقت کا اور نزدیک صاحبین کے
اگر مریض یا مسافر ہے تو بھی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک مالک و شافعی و احمد
رحمہم اللہ کے روزہ رمضان کے لئے بھی تعین کرنی نیت فرض وقت کی ضرور ہے اور نذر معین نزدیک
امام اعظم کے جس طرح ساتھہ نیت نذر کے ادا ہوتا ہے اسی طرح مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھہ نیت نفل

کے بھی ادا ہوتا ہے اور اگر اوس نذر معین میں دوسرے واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا
وہ نذر نہیں اور نزدیک اکثر اماموں کے نذر معین بغیر تعین کرنے نیت کے نذر ادا نہیں ہوتا اور نفل جس طرح
کی نیت سے ادا ہوتا ہے اس طرح مطلق نیت کے ساتھ بھی ادا ہوتا ہے بالاتفاق اور نذر غیر معین اور
قضا اور کفارہ میں نیت تعین کرنے کی شرط ہے بالاتفاق مسئلہ روزے کی نیت کا وقت غروب
سورج ڈوبنے کے صبح ہونے تک ہے اور صبح ہونے کے پیچھے جائز نہیں مگر نفل روزے میں
دوپہر کے قبل تک درست ہے نزدیک شافعی رحمہم اللہ اور احمد کے مالک رحمہم اللہ کے نزدیک صبح
کے بعد نفل کی نیت بھی درست نہیں اور نزدیک امام اعظم کے روزے رمضان اور نذر معین اور نفل
کی نیت دوپہر کے قبل تک درست ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت صبح ہونے کے پیچھے
بالاتفاق درست نہیں اور نزدیک تینوں اماموں رحمہم اللہ کے رمضان کے تیسوں روزے کی ہر رات
الگ الگ نیت کرنی شرط ہے اور امام مالک کے نزدیک سارے رمضان کے واسطے پہلی رات کی ایک
نیت کفایت ہے اگر رمضان کے مہینے کی اول رات میں تیسوں روزے کی نیت کیجئے اور درمیان رمضان
اوسے جنون ہوا اور کئی دن وسی جنون میں گذر گئے اور کوئی چیز روزہ توڑنے والی اوس میں ظاہر
نہ ہوئی تو نزدیک امام مالک کے روزے اوسکے صحیح ہوئے اور نزدیک تینوں اماموں کے جنون کے
دنوں کے روزے قضا کرے اس واسطے کہ اوس میں نیت فوت ہوئی اور اگر سارے مہینے رمضان
باولا رہا تو روزے ساقط ہوئے قضا واجب نہوگی اور اگر رمضان میں ایک ساعت بھی ولی کو افاقہ ہوا
تو پچھلے دنوں کے روزے قضا کرے خواہ وہ بالغ ہونیکے وقت دیوانہ ہوا یا بعد بلوغت کے ہوا مسئلہ
رمضان کے مہینے میں چاند دیکھنے سے یا شعبان کے تیس دن تمام ہونے سے روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے
اور اگر آسمان میں مثلاً ابر یا غبار ہو تو رمضان کے چاند کے لئے ایک مرد یا ایک عورت عادل کی
گواہی کفایت ہے خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی اور اسی طرح شوال کے چاند کے لئے
دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد عادل کی گواہی لفظ شہادت کی ساتھ شرط ہے
اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور شوال کے چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہئے

مسئلہ اگر رمضان کا چاند ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پھر تیسوین کو چاند دیکھا گیا
تو افطار کرنا جائز نہوگا اور اگر دو آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس گذر گئی تو افطار جائز ہوگا اگر چہ
چاند دیکھا نجاوے مسئلہ اگر کسی نے چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکھ سے دیکھا اور قاضی نے گواہی
اوسکی قبول نکی تو دونون صورت مین واجب ہے کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر افطار کریگا تو قضا واجب
ہوگی نہ کفارہ مسئلہ شک کے دن یعنی تیسوین شعبان کو جب چاند دیکھا نجاوے اور مطلع صاف نہو
تو روزہ رکھے مگر نفل کی نیت سے مضائقہ نہین اگر وہ دن معتادی نفل روزے کے موافق پڑ جاوے
ف یعنی ایک شخص عادت ہے کہ ہر پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا ہے اتفاقاً وہ تاریخ شک کی
اوسی دن واقع ہوئی تو اوسکو اوسدن روزہ رکھنا منع نہین اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین
ف جو لوگ شک کے دن کی نیت جانتے ہون وہ رکھین اور نیت اوس دن کی نیت نفل کی کرے
نہ غیر اوسکے اور عوام دوپہر کے بعد افطار کرین نزدیک امام اعظم کے اور اوسدن رمضان کی نیت
یا دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اسی طرح تردد نیت کے ساتھ بھی روزہ رکھنا
مکروہ ہے اور تردد کی صورت یون ہے کہ جیسے کہے کہ آج اگر دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے
اور اگر دن رمضان کا نہین ہے تو یہ روزہ دوسرے واجب کا ہے یا نفل کا لاکن بہر تقدیر جس نیت کے ساتھ
روزہ رکھے گا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظم کے فصل بیچ
قضا اور کفارہ واجب کرنیوالی چیزون کے بیان مین اگر کسی نے رمضان کے روزہ مین جماع کیا یا جماع
کیا گیا قصداً قبل یا دبر مین یا کھایا یا پیا قصداً خواہ غذا خواہ دوا اور روزہ اوسکا فاسد ہوا اوسپر
قضا اور کفارہ واجب ہوگا بردہ آزاد کرے اور اگر میسر نہو تو ایک لخت دو مہینے روزہ رکھے اونمین رمضان اور
عیدین اور ایام تشریق نہون اور اگر اوس دو مہینے کے بیچ مین کوئی روزہ فوت ہو جاوے خواہ عذر خواہ بغیر عذر
سے تو روزہ پھر سر سے شروع کرے مگر حیض و نفاس کی ضرورت مین افطار کرنا مضائقہ نہین اور اگر
مثلاً بسبب پیری کے طاقت روزہ رکھنے کی نرکھتا ہو تو ساٹھ مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلاوے
لاکن چاہیے ساٹھ آدمیونکو صبح کو کھلاوے اونھین کو شام کو کھلاوے یا ہر ایک غلہ صدقہ فطر کے

قدر دیوے اور نزدیک شافعی کے اور احمد کے بدون وطی کی کفارہ واجب نہین ہوتا ہی اور قضا یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہین ہوتا ہی بالاتفاق اور جس وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہے اگر اوسی وجہ پر ایک رمضان مین دو یا کئی روزے توڑے تو اوس صورت مین اگر اول کے کفارہ دینے کے بعد دوسرا توڑا دوسرے کے لئے کفارہ علیحدہ دیوے اور اسی طرح قیاس کرے تیسرے اور چوتھے مین اور بعد اوسکے اور اگر کسی کا کفارہ نہین دیا یہانتک کہ رمضان آخر ہوگیا تو سب کے واسطے ایک کفارہ کفایت ہے اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک دونون تقدیر مین ہر روزے کی کفارہ الگ الگ کفارہ چاہئے اور اگر دو رمضان مین دو روزے فاسد کئے اور اول روزے کا کفارہ نہین دیا تو اس صورت مین بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اور اگر خطا سے افطار کیا مثلاً کلی کرتے مین بدون قصد کے حلق مین پانی اوتر گیا یا بسبب زبردستی کے افطار کیا خواہ جماع خواہ اور کسی چیز کے ساتھ یا حقنہ کیا گیا یا کان یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کے زخم مین دوا ڈالی گئی ہے اور وہ دوا اوس کے دماغ یا پیٹ مین پہونچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا اور غذا کی قسم سے نہین نگل گیا یا قصداً منہ بھر کے قی کیا یا رات جانکر کھانا سحری کا کھایا اور پیچھے معلوم ہوا کہ صبح تھی یا سورج ڈوبنے کے خیال سے افطار کیا اور وہ ڈوبا نتھا یا بھولکر کھانا کھایا اور خیال کیا کہ روزہ میرا فاسد ہوا ہے اور اوسکے پیچھے قصداً کھایا یا سوتے آدمی کی حلق مین کسی پانی ڈالا یا عورت سوتی تھی یا دیوانی تھی یا بیہوشی کے حال مین اوس سے وطی کی گئی ان صورتون مین قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ اور اگر کسی نے رمضان مین نہ روزے کی نیت کی اور نہ نیت افطار کی کی اور روزہ توڑنے والی کوئی چیز اوس سے ظاہر عمل مین نہ آئی تو اس صورت مین بھی قضا واجب ہے نہ کفارہ اور اگر رمضان مین نیت روزے کی نکی اور کھانا کھایا تو نزدیک امام اعظم کے کفارہ واجب ہوگا اور نزدیک صاحبین کے واجب ہوگا اگر روزہ بھول گیا اور اوس حال مین کھانا کھایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو روزہ فاسد ہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتلام ہونا اور دیکھنے کے ساتھ شہوت ہوکر انزال ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکھ مین سرمہ لگانا اور غیبت کسی کی کرنی اور پچھنے لگانا اور بغیر قصد کے قے کرنی اگرچہ بہت ہو اور قصد سے تھوڑی سی قے کرنی اور کان مین پانی ڈالنا یہ چیزین بھی روزہ فاسد

فاسد نہین کرتی ہین اور اگر ذکر کے اندر تیل یا دوسری کوئی چیز داخل کی تو نزدیک امام اعظم کے روزہ
فاسد نہوگا اور نزدیک ابی یوسف کے فاسد ہوگا اور اگر مردہ عورت یا چارپایہ کے ساتھ یا قبل اور دبر کے
سوا اور کسی اعضا مین وطی کی یا عورت سے بوسہ لیا یا شہوت سے مساس کیا ان صورتون مین اگر انزال ہو تو روزہ
فاسد ہوگا اور اگر انزال نہوا تو فاسد نہوگا اور اگر کھانے مین سے کچھ دانت مین باقی رہا اوسکو ہاتھ سے
نکال کر کھایا تو روزہ ٹوٹ جاویگا پر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سے نکال کر کھایا پس اگر وہ چنے کے
برابر ہے تو قضا واجب ہوگی اور اگر چنے سے بہت کم ہو تو نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا ثابت نکل گیا تو روزہ
فاسد ہوگا اور اگر منہ مین رکھکر چبایا تو فاسد نہوگا اور قے منہ بھر کر منہ مین آئی پھر اوسکو قصداً نگل گیا تو روزہ
فاسد ہوگا اور اگر تھوڑی سے قے منہ مین آئی اور بغیر قصد کے اندر گئی روزہ فاسد نہوگا اور اگر منہ بھر
بدون قصد کے اندر گئی تو نزدیک ابو یوسف کے فاسد ہوگا نہ نزدیک محمد کے اور اگر تھوڑی قے قصداً نگل
جاوے تو نزدیک محمد کے فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسف کے اور مکروہ ہے روزے مین چکھنا یا چبانا
کسی چیز کا بغیر عذر کے اور لڑکے کے لیے کھانا چبا کر دینا ضرورت مین جائز ہے اور کلی کرنے اور ناک مین
پانی ڈالنا بے ضرورت اور غسل کرنا اور تر کپڑے بدن پر لپیٹنا دفع گرمی کے واسطے مکروہ نہین ہے نزدیک
امام اعظم کے اسواسطے کہ یہ امور بے صبری دلالت کرتے ہین اور نزدیک ابی یوسف کے مکروہ نہین ہے
مسئلہ روزہ دار اگر اوسکو ناپاک ہوا اور اوس حالت ناپاکی مین صبح کی روزہ اوسکا نہ ٹوٹیگا لیکن مستحب
یہ ہے کہ صبح نکلنے کے آگے غسل کرے مسئلہ علما متفق ہین اس بات پر کہ روزہ مین جھوٹ کہنی یا غیبت
کسی کی کرنے یا کسی کو برا کہنے سے روزہ فاسد نہین ہوتا پر سخت مکروہ ہے اور نزدیک اوزاعی رحمہ اللہ
کے روزہ اوسکا فاسد ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے ترک نکیا جھوٹ بولنا اور
گناہ کا کام پس حق تعالی محتاج اوسکے روزے کا نہین یعنی روزہ اوسکا مقبول نہین مسئلہ اگر کوئی
شخص کھانا کھاتا تھا یا وطی کر رہا تھا اور وقت فجر ہو گئی پس فجر ہوتے ہی اوسنے کھانا منہ سے ڈالدیا
اور ذکر جدا کر لینے سے کھینچ لیا اس صورت مین نزدیک ... روزہ اوسکا صحیح ہوگا اور نزدیک مالک کے
باطل ہوگا مسئلہ ... بیمار کو روزہ رکھنے مین مرض بڑھنے کا ڈر ہوا اوسکو افطار کرنا جائز ہے اور مسافر کو

جنکی تفسیر اوپر گذر چکا انکو بھی جائز ہین اگر مسافر کو روزہ ضرر کرنیوالا نہو تو اوسکو بہتر ہو کہ روزہ رکھے اور
اگر مسافر جہاد مین ہو یا روزہ اوسکو مضر ہو تو اوسکو افطار کرنا بہتر ہے اور اگر روزہ فرض ہلاکی کو پہونچا دے
تو اوس حال مین افطار کرنا واجب ہے اگر اس حال مین روزہ رکھیگا تو گنہگار ہوگا اور جن بیمارون و مسافرون نے
افطار کیے تھے اگر اوس مرض اور سفر کے حال مین وہ مر گئے تو قضا اونپر واجب نہوگی اور اگر بیمار چنگے ہونے
کے پیچھے اور مسافر مقیم ہونے کے بعد مر گئے تو جتنے دن مرض سے اچھے ہوکے اور مسافرت سے مقیم ہوکے
جتنے رہے اوتنے دنون کے روزے اونپر واجب ہووینگے اور جب وہ نہوں نے قضا نکی تو اونکو ولی پر
واجب ہے کہ اونکے تہائی مال سے ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کا کہانا صدقہ فطر کے اندازے پر
دیوے لیکن صدقہ دینا ولی پر اوس وقت ہوگا کہ مریض اور مسافر مرتے وقت صدقہ دینے کو
کہہ کر مرے ہون اور بدون کہنے کے ولی پر واجب نہوگا ہان اگر ولی اپنی طرف سے احسان
کرے تو درست ہے مسئلہ قضا رمضان کا اگر چاہے یک لخت ادا کرے اور اگر چاہے متفرق
رکہے اگر سال بہر مین قضا نکیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلے اوس دوسرے رمضان کے
روزے ادا کرے بعد اوسکے پچھلے رمضان کے روزے قضا کرے اور اوس صورت مین کچھ صدقہ
اوسپر واجب نہوگا مسئلہ جو نہایت بڈہا بیطاقت روزہ رکھنے سے عاجز ہے وہ افطار کرے
اور ہر روزے کے عوض صدقہ فطر کے برابر کہانا دیوے پھر اگر طاقت روزے کی آجاے
قضا اوسپر واجب ہوگی مسئلہ حاملہ یا دودہ پلانیوالی عورت اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی جان پر
خوف کرے تو افطار کرلے پہر قضا کرے اس پر صدقہ واجب نہوگا فصل دوسری نفل روزون
کے بیان مین نفل روزہ شروع کرنے سے واجب ہوجاتا ہے مگر جن دنون مین روزہ رکہنا منع ہے اون دنون
مین شروع کرنے سے بہی واجب نہین ہوتا ہے ف یعنی عید الفطر اور عید الاضحی اور ذی الحجہ کی گیارہوین
یا بارہوین تیرہوین کو منع ہے اور نفل روزہ بغیر عذر کے توڑنا درست نہین اور عذر کیساتہ درست ہے
اور ضیافت بہی عذر ہے اوسمین افطار کرلیوے بعد اوسکے قضا کرے مسئلہ اگر رمضان کے
دنون مین سے کسی دنمین لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا یا مسافر مقیم ہوا یا حیض والی پاک ہوگئی

یا بیمار نے تندرستی پائی پس اون سب واجب ہی کہ جسقدر دن باقی ہے اوسمین کہانا پینا موقوف کرین اور لڑکے اور نو مسلم نے کہانا پینا موقوف کیا یا نکیا دونون صورتین اون دونون پر قضا واجب نہوگا مگر مسافر اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگا مسئلہ عید الفطر اور عید الاضحی کے دو دن اور ایام تشریق کے دنونمین روزہ رکہنا حرام ہے اون دنون مین روزہ شروع کرنے سے بہی واجب نہین ہوتا ہی لاکن اگر کسی نے نذر کیا کہ مین اون دنونمین روزہ رکہونگا یا نذر کیا تمام سال روزہ رکہنے کا تو دونون صورت مین اندنونمین افطار کرے اور اگر روزہ رکہیگا تو گنہگار ہوگا لاکن نذر اوسکے ذمہ سے ساقط ہوجاویگی اور قضا اوسپر نہ آویگا ف حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص رمضان کے بعد شوال مین چہہ روزے رکہیگا گویا کہ اوس نے تمام سال روزہ رکہا بعض علما نے کہا کہ شوال مین چہہ روزے عید الفطر کا اگر رکہے ف یعنی یون نکرے کہ عید کی صبح کو شروع کرکے عید کی ساتوین کو تمام کرے بلکہ متفرق رکہے اس لیے کہ مشابہ نصارا کے ساتہہ نہووے اور اسی مشابہت کے سبب علما نے ملانیکو مکروہ رکہا ہی اور فتوی یہہ ہے کہ مکروہ نہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شعبان مین اکثر روزے رکہتے تہے اور بعض حدیثون مین آیا ہے شعبان کے بعد روزہ رکہنا منع آیا ہے اس سبب سے کہ ایسا نہو کہ طاقتی رمضان کے روزون کو مانع ہوجائے مسئلہ ہر چاند مین تین روزہ رکہنا سنت ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روزے ایام بیض کے بہی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو رکہتے تہے اور کبہی شروع چاند مین اکٹہے تین روزے رکہتے تہے اور کبہی آخر چاند مین اور کبہی ہر دسوین کو ایک روزہ اور کبہی جمعرات اور پیر اور جمعرات کو اور کبہی پیر اور جمعرات اور پیر کو رکہتے تہے اور کبہی ایک چاند مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور دوسرے چاند مین منگل اور بدہ جمعرات کو رکہتے تہے عرفے کے دن جو شخص روزہ رکہتا ہے اوسکے اگلے اور پچہلے دو برس کے گناہ بخشے جاتے ہین اور اگر عاشورے کے دن روزہ رکہے گا تو پچہلے ایک سال کے گناہ بخشے جاوینگے اور مستحب یہ ہے کہ عاشورے کے ساتہہ ایکدن اور ملاوے اور خواہ اوسکے اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ کے دن روزہ رکہنا نزدیک بعض عالموں کے مکروہ ہے اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے مکروہ نہین مسئلہ روزہ وصال کا یعنی کئی دن پے درپے روزے رکہنا بغیر افطار کے اور روزہ رکہنا تمام سال کا

مکروہ ہے اور سب سے بہتر طریق روزہ رکھنے مین طریق داود علیہ السلام کا ہی کہ ایکدن روزہ رکہے اور ایکدن
افطار کرے لاکن اسطور سے پر رکہنا بہی اس شرط پر ہے کہ ہمیشہ رکہہ سکے کیونکہ عبادت ہمیشہ کی بہتر ہوتی ہی
مسئلہ عورتکو بغیر اذن خاوند کے اور غلام کو بدون حکم مالک کے روزہ نفل نچاہی رکہنا **فصل تیسری**
اعتکاف کے بیان مین اعتکاف کرنا کسی مسجد مین عبادت ہے لاکن جامع مسجد مین بہتر ہے اور اعتکاف
ہو جاتا ہے نذر کرنے سے **ف** جب زبان سے کہا کہ مین نے اپنے پر تینتیس دنون کا اعتکاف لازم کیا
یا یون کہا کہ جسوقت یہ کام میرا ہوویگا تب مین اتنے دن اعتکاف کرونگا دونون صورت مین اعتکاف
واجب ہوجاویگا لاکن پہلی صورت مین فی الحال ہوگا اور دوسری مین متعلق اور مسجد مین ٹھہرنا اعتکاف
کی نیت سے اسی کو شرع مین اعتکاف کہتے ہین اور اعتکاف کی مدت مین اختلاف ہی اقل مدت اسکی ایک
دن ہے نزدیک امام اعظم کے اور آدہے دن سے زیادہ ہے نزدیک ابی یوسف کے ایک ساعت ہے
نزدیک محمدؒ کے اور رمضان کے اخیر دس دن اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے اور جو اعتکاف واجب ہے
اوسمین روزہ رکہنا شرط ہے اور اسی طرح نفل اعتکاف مین بہی شرط ہے ایک روایت مین اور عورتکو چاہیے کہ
گھر کی مسجد مین اعتکاف کرے مسئلہ معتکف کو چاہیے کہ مسجد سے باہر نہ نکلے مگر پیشاب یا پاخانے
یا جمعے کی نماز کے واسطے اور جمعے کے لیے اوسوقت جاوے کہ جسمین جمعہ اور اوسکی سنتین ادا ہو سکین
اور جمعہ مسجد مین نماز کی قدر ٹھہرے زیادہ اوس سے دیر نکرے اگر دیر کی تو اعتکاف فاسد ہوگا
مسئلہ اگر معتکف بدون عذر کے ایک ساعت مسجد سے نکلیگا اعتکاف اوسکا ٹوٹ جائیگا اور نزدیک
صاحبین کے جب تک آدہے دن سے زیادہ مسجد کے باہر نٹھہرے گا فاسد نہوگا اور کہانا اور پینا اور سونا
اور بیچنا اور خریدنا مسجد مین بغیر حاضر کرنے اسباب کے معتکف کے جائز ہے اور غیر معتکف کو نہین
مسئلہ معتکف کو وطی اور جو چیز خواہش لاوے طرف وطی کے مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہی اور وطی سے
اعتکاف فاسد ہوتا ہے خواہ وطی رات کو کرے خواہ بہول کر اور مساس اور بوسے سے اعتکاف فاسد
ہوتا ہے اگر انزال ہووے اور بدون انزال کے نہین ہوتا ہی مسئلہ اعتکاف مین بالکل چپ رہنا مکروہ ہے
اور بیہودہ کلام کرنا اوس سے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کرے مثلاً کلام اللہ یا حدیث یا ورد وظیفہ پڑہا کرے

مسئلہ اگر کسی نے کئی دن کے اعتکاف کا نذر کیا پس اون دنوں کی راتوں کو بھی اعتکاف کرنا لازم ہوگا اور اسیطرح اگر دو دن کی نذر کیا تو دو رات کا بھی اعتکاف لازم ہوگا اور نزدیک ابی یوسف کے صرف اوس ایک رات کا لازم ہوگا جو دونوں کے درمیان ہے اور اگر نذر کیا ایک مہینے کے اعتکاف کا تو ایک لخت ایک مہینے کا اعتکاف لازم ہوگا اگرچہ ایک لخت کا ذکر زبان سے نکیا ہو مسئلہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہوجاتا ہے مگر نزدیک امام محمد کے نہیں ہوجاتا ہے

کتاب الحج

اسلام کے رکنوں میں سے ایک رکن حج ہے اور وہ فرض عین ہوجاتا ہے جسوقت اوسکی شرطیں پائی جاوین اور جسنے حج کو فرض نجانا وہ کافر ہے اور اوس کی شرطیں موجود ہونے پر جسنے ترک کیا وہ فاسق ہے لیکن چونکہ ان ملکون میں اکثر شرطیں حج کی موجود نہیں اسلیے اوسکے مسائل اس رسالہ مختصر میں نہ لکھے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ساری عمر میں حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے نہ بار بار پس حاجت کے وقت اوسکے مسائل کسی سے پوچھ سکتا ہے واللہ اعلم ف مصنف رحمہ اللہ نے اگرچہ مسائل حج کے نہیں لکھے پر یہ عاجز بطور اختصار کے کچھ بیان کرتا ہے مسئلہ شرطیں حج کی یہ ہیں کہ حج کرنے والا آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہو اور بیمار اور اندھا اور ضامن کسی کا نہو اور سواری اور راہ کے خرچ پر قادر ہو اور اہل و عیال کے نفقہ پر پھر آنے تک کا دے سکتا ہو اور راہ میں امن بیشتر ہو یعنی اکثر لوگ وہاں سے حج کر آتے ہوں گو اوس وقت بعض لوگ اتفاقا ہلاک ہوں اوسکا اعتبار نہیں اور عورت کے لیے اوسکے شوہر یا محرم عاقل بالغ کی صحبت ساتھ ہو مسئلہ فرض حج کے تین ہیں ایک تو احرام باندہنا دوسرا عرفات میں کہڑا ہونا اور تیسرا طواف الزیارۃ کرنا کہ اوس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں مسئلہ واجب حج کے پانچ ہیں ایک مزدلفے میں رات کو ٹھہرنا دوسرا جمرات میں کنکریاں مارنا تیسرا صفا مروہ میں دوڑنا چوتھا بال منڈانا یا کتروانا پانچواں طواف الصدر کرنا یعنی پھرنے کے وقت رخصت کا کرنا مستحب طواف الوداع بھی کہتے ہیں پس انکے سوا سنتیں اور مستحبات ہیں مسئلہ جان تو کہ احرام باندہنے کے بعد حرام ہے وطی کرنا اور جھگڑا اور لڑائی کرنا اور جھوٹ بولنا اور غیبت اور تہمت اور برائی کرنا اور سلا ہوا کپڑا پہننا اور شکار کرنا اور خشکی کا کرنا اور سر اور بدن کے بال منڈانا اور سر اور منہ بھی خطمی سے دہونا

اور ناخن اور مونچھین کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندہنا اور سِی ہوی کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا
پس زیادہ تفصیل بڑی کتابون مین دیکہے جسکو حاجت ہو

کتاب التقوی

اسلام کے ارکان کے بعد یعنی نماز روزہ حج زکوۃ کے مسائل جاننے کے بعد حرام اور مکروہ اور مشتبہ کی چیزون کو دریافت کرنا اور اون سے بچنا یہ بہی اسلام مین ضرور ہے ف کیونکہ بدون جاننے اونکے احتیاط کرنا اون سے مشکل ہے پس اگر مسلمان اون کو نجانیگا اور اون سے نہ بچیگا تو اوسکی مسلمانی مین بیشک نقصان آویگا پس اسی واسطے اس کتاب التقوی کی پانچ فصلون مین ۵ چیزین بیان کی گئی فصل پہلی کہانیکے بیان مین مردار یعنی جو جانور کہ آپسے مرا ہوا اور بہنے والا لہو اور سور اور وہ جانور کہ بلندی سے گرکر مرا ہوا اور وہ جانور کہ گلا گہٹنے سے یا کسی صدمہ سے مرا ہوا اور وہ جانور کہ اوسکو کسی کافر غیر کتابی نے ذبح کیا اونکا کہانا حرام ہے اور اسی طرح جو جانور کہ اوسکو کسی مسلمان یا کتابی نے ذبح کیا اور قصدًا بسم اللہ ترک کی وہ بہی حرام ہے اور اگر بہول کے ترک کی تو نزدیک امام مالک حرام ہے اور نزدیک امام اعظم کے حلال ہے مسئلہ جنگل سے پکڑنیوالے جانور اور پہاڑ کہانیوالے چارپائی اگرچہ گفتار اور لومڑی ہون اور ہاتہی اور گدہے اور خچر اور زمین مین گہسکے رہنے والے جانور مانند چوہے اور نیول اور سوا انکے جو حشرات مین ہین جیسے کہ چہپکلے وغیرہ اور جو جانور کہ اکثر نجاست کہاتا ہے اون سبکا کہانا حرام ہے اور جو کہ دانہ اور نجاست دونون کہاتا ہے وہ مکروہ ہے اور گہوڑا حلال ہے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے اور جو کہیتی کے کہ وہ فقط دانہ کہاتے ہین حلال ہے اور خرگوش اور دوسرے حیوانات جنگلی کہ درندون سے نہین وہ حلال ہین اور دریائی جانورون مین سے نزدیک امام اعظم کے سوائے مچہلی کے کوئی قسم کے جانور حلال نہین اور مچہلی اگر دریا وغیرہ مین بدون آفت کے مر کر پانی پر چت ہوکر بہے تو وہ حرام ہے نزدیک امام اعظم کے اور مچہلی اور ٹڈی مین ذبح شرط نہین ہے اسی واسطے کافر کی شکار کی ہوئی مچہلی بہی حلال ہے مسئلہ طعام اوس قدر کہانا فرض ہے کہ جس مین زندگی باقی رہے اور اس قدر کہانا کہ جسمین نماز کہڑا ہوکر پڑہ سکے اور روزہ رکہنے کی طاقت حاصل ہو مستحب ہے اور آدہے پیٹ تک کہانا سنت ہے اور پیٹ بہر

کہانا مباح ہے اور اگر جہاد مین طاقت ہونیکی نیت اور دینی علوم مین محنت کرنیکی نیت سی پیٹ بھر کہاوے
تو بہی مستحب ہے اور پیٹ بھر سے زیادہ کہانا حرام مگر روزہ رکہنے کے قصد یا مہمان کی خاطر سی جائز ہے مسئلہ
ناچاریکی حالت مین یعنی بہوک سے سبب مرنے کا اندیشہ ہوا اور اوس وقت غذا حلال نہ ملی تو مردار حلال ہوتا ہے
اور جو چیز حرام ہے وہ بہی حلال ہوتی ہے بلکہ اوسوقت فرض ہوتا ہے کہانا مردار وغیرہ کا نزدیک
امام اعظم کے اور اگر نہ کہایا اور مرگیا تو گناہ گار ہوگا لیکن پیٹ بھر نکہاوے جان بچانے کے اندازکہاوے
نزدیک ابی حنیفہ کے اور امام شافعی اور احمد کے ایک قول مین بہی حکم ہے اور نزدیک امام مالک کے
پیٹ بھر کے کہاوے اور ایسی حالت مین اگر غیر کے مال جان رہنے کے قدر کہاوے اور اوسکی قیمت ادا کرنی
کی نیت ہووے تو جائز ہے لیکن اگر اوسنے احتیاط کیا غیر کے مال سے نکہایا اور مرگیا تو تو اب دیا جاویگا
گناہ گار نہوگا مسئلہ مرض مین دوا کہانی جائز ہے نہ واجب اگر دوا نہ کہائی اور مرگیا گنہگار نہوگا مسئلہ
قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی غذا لطیف کہانا جائز ہے لیکن اوس مین خرچ حد سے زیادہ کرنا
اسراف ہے اور منع مسئلہ سونے اور چاندی کے برتن مین کہانا اور پینا مرد اور عورت دونون کو
حرام ہے مسئلہ شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام قطعی ہے جو شخص اوس کو حرام نجانے وہ کافر
ہے اور اوس کو یون بناتے ہین کہ پانی انگور کا بدون جوش آنے کے رکہ چہوڑ رکہتے ہین
یہانتک کہ وہ نشا لانے والا ہوا اور کف اوس مین اوٹہہ آوے اور وہ شراب کہ خرما یا کشمش سے
بناتے ہین اور وہ طلا انگوری کے پانی کو جوش دیکر دو تہائی سے کم خشک کر کر رکہ چہوڑتے ہین
سکر ہونے اور کف لانے تک یہ تینون قسمین نجس ہین لیکن نجاست ان کی خفیفہ ہے نہ غلیظہ
اور دوسری شرابین کہ خرما یا کشمش کے پانی جوش دیکر بناتے ہین یا شہد یا انجیر یا گیہون یا جو یا جوار
وغیرہ سے تیار کرتے ہین اور مثلث انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دینے کے بعد ایک تہائی باقی
رکہتے ہین یہ سب شرابین بہی اون تینون کے مانند نجس ہین اور حرام نزدیک محمد رحمہ کے اگرچہ ایک
قطرہ بہی ہو دلیل اونکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نشہ لاوے زیادتی سے
اوسکا حرام ہے ایک قطرہ اوسکا اور جو چیز نشہ لانے والی ہے وہ شراب ہے یعنی مانند شراب کے

ہے حرمت اور نجاست مین اور نزدیک امام اعظم کے جو چار شرابین پہلی کی ہین اونکے سوا یہ شراب
انگوری شراب خرما و تر اور شراب کشمش اور طلا انگوری کے سوا اور جو پہلی شرابین ہین یہ سب تو
نجس ہین نہ حرام ہان جو شخص لہو و لعب کے ارادہ سے پیوے تو حرام ہے اور اگر طاقت کی قصد سے
پیوے تو جائز ہے لیکن یہ قول امام اعظم کا متروک ہے اور فتوی امام محمد کے قول پر ہے مسئلہ
شراب سے کسی طرح کا فائدہ اوٹھانا درست نہین پس چاہیئے کہ اس سے علاج چارپایوں کی بھی نہ کیا جاوے
اور نہ لڑکون کو دی جاوے اور نہ زخم کے مرہم مین ڈالی جاوے مسئلہ کہانا کہانے اور پانی پینے کے
وقت سنت وہ ہے کہ اول بسم اللہ کہے اور آخر اوسکے الحمد للہ اور کہانا کہانے کے قبل اور کہانا کہا کر ہاتھ دہووے
اور پانی ہر گہونٹ کرکے پیوے ہر بار اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے مسئلہ گہوڑیکا دودہ نشہ کے
سبب حرام ہے اور پیشاب ماکول اللحم کا بہی حرام ہے مسئلہ گوشت اگر مسلمان یا کسی کتابی سے مول لیوے تو وہ
حلال ہے اور اگر کسی بت پرست سے لیوے تو حرام ہے مسئلہ ہدیہ قبول کرنیکے لیئے غلام اور لونڈی
اور لڑکے کا قول بہی معتبر ہے **ف** یعنی کسی غلام نے کہا کہ یہہ ہدیہ تمہارے فلانے دوست
نے بہیجا پس اوسکا کہنا کفایت کرتا ہے مسئلہ اگر کسی عادل نے کہا کہ یہہ پانی پاک ہے یا کہانا ناپاک ہے
دونون صورت مین قول اوسکا قبول کیا جائیگا اگر کسی فاسق نے یا جسکا حال معلوم نہین اوسنے خبر دی پانی کی
نجاست پر پس اس صورت مین سوچے جسطرف دل کی رائے غالب ہووے اوسی پر عمل کرے پس اگر گمان
غالب ہو کہ یہ کہنے والا سچا ہے پانیکو گرا دے اور تیمم کرلے اور اگر گمان غالب یہ ہے کہ یہہ جہوٹا ہے تو وضو کرے
اوس سے لیکن بہتر وہ ہے کہ وضو کرے اور پہر تیمم کر لیوے مسئلہ سوداگر کے غلام کی ضیافت قبول کرنی درست
اور کپڑا یا نقدی یا غلہ اوس سے لینا درست نہین اوسکے مولی کی اجازت بغیر مسئلہ ضیافت قبول کرنی ظالم
امیرون اور ناچنے والے اور گانیوالے اور چلا چلا کر رونیوالی عورتون کو اور قبول کرنا ہدیہ اونکا منع ہے اگر
اکثر مال اونکا حرام کا ہووے اگر جان لیوے کہ اکثر مال حلال کا ہے درست ہے **فصل دوسری** لباس اور
اوسکے مانند کے بیان مین کپڑا ستر ڈہانکنے کے قدر اور گرمی اور سردی جو ہلاکی پہونچانیوالی ہین اوسکے
دفع کرنیکی قدر پہننا فرض ہے اور اوس سے زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر کرنی اور شکر ادا کرنا اور زینت کے

لیے مستحب ہے اور سنت وہ ہے کہ لباس انگشت نما نہ پہنے اور دامن اور ازار آدھی پنڈلی تک پہنے
اور ٹخنے تک بھی جائز ہے اور اوس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہے اور سنت کی نیت سے شملہ بالشت بھر
چھوڑنا مستحب ہے اور اسراف اور فخر دکھانیکی نیت سے زیادہ تکلف کرنا لوگ مین مکروہ ہے یا حرام
اور اگر نیت نہو تو مباح ہے اور زرد اور زعفرانی رنگ کے کپڑے مردونکو حرام ہین عورتونکو اور ایک
روایت مین ہے کہ مطلق سرخ رنگ مردون کو مکروہ ہے مگر خط دار درست ہے یا منہ سے جیبی اور جو کپڑا تانا
اور بانا اوسکا دونون ریشم ہون وہ عورتون کو درست ہے نہ مردونکو مگر چار انگلی کی قدر پہننا حاشیے اونکو بھی
درست ہے اور جو کپڑا کہ بانا اوسکا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا ہو اوسکو فقط لڑائی مین پہننا درست ہے اور
جس کپڑے کا بانا سوت اور تانا ریشمی ہے وہ شروع ہی حال مین درست ہے اور ریشمی کپڑے کا بچھونا اور تکیہ بنانا درست ہے
نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے منع ہے مسئلہ چاندی اور سونیکا زیور عورتونکو پہننا جائز ہے اور مردونکو
حرام ہے مگر انگوٹھی چاندی کی بنی ہوئی اور سونا اوسکی نگینے کے چارون طرف لگا ہوا درست ہے مسئلہ
ٹوٹا ہوا دانت چاندیکے تار سے باندھنا جائز ہے نہ سونیکے تار سے اور صاحبین کے نزدیک سونیکے تار سے بھی جائز
ہے اور انگوٹھی لوہے اور پیتل وغیرہ کی جائز نہین مسئلہ بادشاہ و قاضی کو انگوٹھی مہر کے لیے رکھنی سنت ہے
اور اونکو نہ رکھنی بہتر ہے مسئلہ جس برتن مین چاندیکی میخ وغیرہ ہو اوسمین کھانا پینا اور چاندیکی میخین
لگی ہوئی کرسی پر بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ چاندیکی جگہ سے منہ لگانے اور بیٹھنے مین احتیاط کرے اور نزدیک
ابی یوسف کے مکروہ ہے اور امام محمد سے دو روایتین ہین ایک مین تو جائز ہے اور دوسری مین منع مسئلہ
لڑکی کو ریشمی کپڑا اور سونا پہنانا حرام ہے فصل تیسری وطی اور دیکھنے اور چھونے کے بیان مین یعنی جو باتین حلال ہین یا حرام ہین
اوسکے بیان مین اپنی جورو یا لونڈی کو پیچھے کی راہ مین یا حیض و نفاس مین وطی کرنی حرام ہے اور لواطت
حرام قطعی ہے اور اوسکو حرام نجانے وہ کافر ہے اور اجنبی عورت اور امرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے اور
اسی طرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتھ ڈالنا اور حرام کاری کی کوشش مین چلنا پھرنا بھی حرام ہے حدیث
مین آیا ہے کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤن کا زنا راہ چلنا اور زبان کا زنا بدبات کہنا اور فرج
ان سبکی تصدیق کرتی ہے اور سب کو جھٹلاتی ہے مسئلہ غیر کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر طبیب یا ختنہ

کرنیوالے یا دائی یا ختنہ کرنیوالی وغیرہم کو جائز ہے کہ ضرورتمین ضرورتکی قدر نظر کرین نہ زیادہ اور ایک مرد
کو دوسرے مرد کا بدن دیکھنا درست ہی ستر عورت کے سوا یعنی ناف سے زانو تک دیکھے اور ایک عورتکو
دوسری عورت کی ناف سے زانون تک بھی دیکھنا درست نہین اور باقی بدن دیکھنا جائز ہی اور اسطرح عورتکو
غیر مرد کے ستر کے سوا باقی بدن کا دیکھنا درست ہی بدون شہوت کے اور شہوت کے حال مین ہرگز نہین درست
اور مرد کو اجنبی عورت کا بدن دیکھنا بالکل درست نہین مگر جو عورت ضروری کامونکو واسطے باہر نکلتی ہی
اوسکا منہ اور دونون ہاتھ دیکھنا درست ہی اگر شہوت نہو اور اگر شہوت ہو تو درست نہین قرآن مجید
مین حق تعالی نے فرمایا کہ کہو اے محمد مسلمان مردون کو کہ عورتون سے آنکھین بند کرین اور شرم
گاہ نگاہ رکھین اور کہو مسلمان عورتون کو کہ مردون سے آنکھین چہپاوین اور شرمگاہ نگاہ رکھین
اور حدیث مین آیا ہے کہ جسنے اجنبی عورتکی طرف شہوت سے نظر کی قیامت کے دن پگھلا ہوا شیشہ اوسکی
آنکھون مین ڈالا جائیگا اور اپنی عورت اور لونڈی کا سارا بدن دیکھنا درست ہے لیکن مستحب وہ ہے کہ
شرمگاہ نہ دیکھنے اور ماں اور بہن اور بیٹی اور پوتی اور سوا انکی جتنی عورتین محرمات مین سے ہین اونکی اور غیر کی
لونڈی کے سر اور منہ اور پنڈلی اور بازو دیکھنا اور اونکو ہاتھ لگانا درست ہی اگر شہوت سے اوسکو امن
ہو اور پیٹ اور پیٹھ اور ران دیکھنا درست نہین اور غلام اپنے مالک کے حق مین مانند اجنبی کے ہی پس
اوسکو منہ اور دونون ہاتھ کے سوا باقی اعضا مالک کا دیکھنا درست نہین اور اجنبی عورتکی طرف نکاح
کے ارادہ سے یا مول لینے کیوقت شہوت کے ساتھ بھی دیکھنا جائز ہے اور اسی طرح گواہ کو بھی گواہ
ہونے یا گواہی دینے کے وقت اور حاکم کو بھی انصاف کیوقت دیکھنا درست ہے **مسئلہ** خوجہ اور
اختے کا حکم مرد کا ہے **ف** یعنی جسطرح عورت کو غیر مرد سے پردہ کرنا فرض ہے اسی انھون سے بھی خوجہ کہتے
ہین ذکر کٹا ہوئے کو اور اختہ کہتے ہین جس کے خصیے نکال لئے گئے ہون **مسئلہ** حمل رہنے کے خوف سے
عزل کرنا یعنی وطی کرکے عین انزال کے وقت منی باہر ڈالنی منع ہی منکوحہ سے بغیر اذن اوسکی اگر وہ حرہ ہی اور
اگر وہ غیر کی لونڈی ہے تو اوسکے مالک کے بدون حکم نہین جائز اور اپنی لونڈی سے درست ہے
بغیر اذن اوسکے **مسئلہ** اگر کسینے باندی مول لی یا کسی نے اوسکو ہبہ کیا یا میراث پائی یا اور سبب سے

ہاتھہ لگانی یا وطی اوسکی درست ہے اور نہ بوسہ اوسکا ہے تملک اوسکے مالک مین آنیکے بعد ایک حیض پورا ہولیوے اور اگر باندی نابالغ ہے یا بہیا کہ حیض موقوف ہوگیا تو بعد ایک مہینے کے وطی جائز ہوگی مسئلہ اگر کسی کے ملک مین دو لونڈی ایسی ہون کہ نکاح دونونکا ایکساتھہ کرنا شرع مین منع ہو مثلاً دونون آپس مین بہن ہون اس صورت مین اگر اون دونون مین سے ایک کے ساتھ اوسنے وطی کی دوسری اوسپر حرام ہوگئی جبتک وطی کی ہوئی کو اپنی ملک سے الگ کریگا یا کسی اور سے نکاح نکردیگا

فصل چوتھی کسب اور تجارت کے بیان مین حدیث مین آیا ہے کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض ہے بعد فرضون کے **ف** جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز روزہ اور سوا اون کے اول مرتبہ اونکا ہے بعد اونکے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے اور سب کسبون سے بہتر کسب کسب اپنے ہاتہ کا ہے داؤد علیہ السلام زرہ اپنے ہاتھہ سے بناتے تہے اور کماتے تہے اور بہتر کسب کیا ہے بیع مبرور ہے یعنی وہ بیع کہ فساد اور کراہت سے پاک ہو **ف** فقہ مین تفصیل اوسکی لکہی ہے کہ افضل کسب جہاد ہے پہر تجارت پہر زراعت پہر ہاتہ کی کمائی مسئلہ مبیع اگر مال نہو مانند مردار یا لہو یا حر کے بیع اوس کی باطل ہے اور اگر مبیع مال ہو لیکن قابل قیمت کے نہو مانند اوس جانور کے کہ ہوا مین اڑتا ہی یا وہ مچھلی کہ پانی کے اندر ہے اونکی بیع بھی باطل ہے **ف** ہان اگر جانور کو پہر آنے کی عادت ہو جسطرح کبوتر یا مچھلی ایسی چھوٹے حوض مین ہو کہ ہاتھہ سے پکڑ سکتے ہون اس صورتمین بیع اونکی جائز ہوگی اور مانند شراب اور سور کے کہ یہ دونون اگرچہ کفار کے نزدیک قیمت دار مال ہین پر شرع کے نزدیک کچہہ اونکی قیمت نہین پس یہ دونون اگر نقد روپون کے عوض بیچے جاوین اونکی بیع بہی باطل ہے اور اگر مثلاً کپڑے یا کسی اور اسباب کے عوض بیچے جاوین تو اس صورت مین بہی اونکی بیع باطل ہوگی اور اسبابکی بیع فاسد

ف بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل صحیح جسمین مبیع اور ثمن دونون مال ہون اور بیچنے والا اور لینے والا دونون عاقل ہون خواہ وہ دونون اپنے واسطے خرید و فروخت کرتی ہون یا کسی اور کے وکیل یا ولی ہون اوسکو بیع نافذ کہتے ہین اور اگر کسی نے غیر کا مال بدون اجازت اوسکے بیچا نہ تو بیچنے والا اوسکا ولی ہے اور نہ وکیل اوسکو بیع موقوف کہتے ہین یہ بیع صحیح نہوگی جبتک

مال کا مالک اذن نہ دیوے اور اگر باعتبار اصل کے بیع درست ہو اور باعتبار عارض کے نادرست تو
اوس کو بیع فاسد کہتے ہیں مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کے عوض میں پس کپڑا کی بیع اصل میں تو درست ہے لیکن شراب
کے عوض میں فاسد ہے کیونکہ شراب شرع میں مال متقوم نہیں ہے اور کپڑا مال متقوم ہے پس مال کو بغیر
مال کے ساتھ عوض کرنا درست نہیں اور اگر کسی وجہ سے درست نہ ہو اوسکو بیع باطل کہتے ہیں مانند بیع مردار
یا شراب کے بیع باطل میں خریدار مبیع کے مالک نہیں ہوتا ہے کس واسطے کہ وہ مال نہیں اور فاسد
میں مبیع قبض کر کے بعد مالک ہوتا ہے لیکن بیع کو فسخ کرنا واجب ہے اور اگر فسخ نہ کیا تو واجب
ہوگا اسپر قیمت اوس کی دینی اوتنی ہی جتنے مثلاً کسی نے شراب دیکر ایسا ہی کپڑا
لینے والے پر واجب ہے کہ کپڑے کی قیمت نقود میں سے دیوے مسئلہ دودھ بغیر دوہے
کے جانور کے تھنوں میں بیچ ڈالنا درست نہیں بیع باطل ہے کیونکہ اوس میں دودھ ہونے
میں شک ہے احتمال ہے کہ ہوا ہو دودھ مسئلہ جو بیع بیچنے والے اور مول لینے والے میں جھگڑا ڈال
نے والی وہ فاسد ہے مانند بیع پشم کے جو بکری یا کسی کی پیٹھ پر یا بیع کسی لڑکی کا ... میں یا بیع اتنا
گز کپڑے کی تھان میں سے یا بیع کرنی مدت مجہول کے ساتھ مثلاً خریدار سے کہا کہ جس دن آندھی
آیا ہوا زور کی چلے گی اوس دن قیمت دونگا فساد ان صورتوں میں جھگڑا ہونے کی وجہ
سے ہے کہ مثلاً خریدار چاہتا ہے کہ اون پیٹھ بکری کی بالکل کاٹ لیوے یا کرتی
اچھی سی اچھی چن کر نکال لیوے یا گز بھر کپڑا اپنی پسند کے موافق پھاڑ کر لیوے یا مہینہ بعد آندھی
ہوا چلنے کے دن قیمت مال کی دیوے اور بائع اس پر راضی نہیں ہوتا ہے اور اوسکا راضی ہونا
صورت ایسی کی نزاع کی ہے پس مشتری کو لازم ہے کہ اس طرح کی بیع فاسد کو فسخ کرے اور اگر
مشتری نے فسخ نہ کیا بلکہ بائع نے بکری پیٹھ سے نکال دی اور گز بھر کپڑا تھان سے پھاڑ دیا
یا مشتری نے مدت مجہول کو موقوف کیا بیع صحیح اور لازم ہو جاویگی مسئلہ شرط فاسد سے
بیع فاسد ہوتی ہے اور شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضاے عقد کا نہ ہو یعنی جو عقد ... اوسے
چاہتا ہے وہ اوس میں سے نہ ہو اور اوس میں نفع ہو بائع کو یا مشتری کو یا مبیع کو اگر مبیع مستحق ...

ف یعنی مبیع نفع کو نفع سمجھتا ہو اور وہ اپنا فائدہ حاصل کرنے کی عقل اور شعور رکھتا ہو اور اگر
مبیع کو یہ لیاقت نہیں ہے تو اوس کا نفع معتبر نہوگا مسئلہ کسی نے مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ
بائع اوس پر اوس کا قبضہ کر دیوے پس یہ شرط صحیح ہے فاسد نہیں اس سبب سے کہ یہ شرط مقتضائے
عقد کا ہے اور اگر بائع نے کپڑا بیچا اس شرط پر کہ مشتری اوس کو کسی اور کے پاس نہ بیچے پس یہ شرط
اگرچہ مقتضائے عقد کا نہیں ہے لیکن فاسد بھی نہیں اس لیے کہ اسمین کسی کا نفع نہیں اور اگر بائع نے
گھوڑا بیچا اس شرط پر کہ خریدار اوس کو فربہ کرے اس مین گھوڑے کو نفع ہے لیکن گھوڑا انسان نہیں
ہے کہ نفع کو سمجھے اور مشتری سے فربہ ہونے کی غذا طلب کرے پس یہ شرط بھی فاسد نہیں اس
طرح کی شرط کرنی لغو ہے اور بیع صحیح اور اگر کسی نے مکان بیچا اس شرط پر کہ بیچنے کے بعد ایک
مہینے تک اوس مین رہا کرے پس یہ شرط فاسد ہے کیونکہ اوس مین بائع کو نفع ہے اور اگر کسی نے
کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بائع اوسکو پیراہن سے دیوے پس یہ شرط فاسد ہے کس واسطے کہ اس
مین لینے والیکو نفع ہے اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینے والا اوسکو لیکر آزاد کرے پس یہ
شرط فاسد ہے اس سبب سے کہ اسمین غلام کو منفعت ہے پس اس طرح کی بیع و شرا سے بچنا
واجب ہے کیونکہ ایسی شرطون سے بیع فاسد ہوتی ہے اور بیع باطل و بیع فاسد کے مسائل کی
زیادہ تفصیل فقہ کی کتابین موجود ہے مسئلہ سود لینا حرام ہے بیع اور قرض دونون مین اور گناہ
کبیرہ ہے جو شخص اوس کی حرمت کا منکر ہے وہ کافر ہے مسئلہ جان تو بیاج دو قسم پر ہے ایک بیاج
نسیہ دوسرا بیاج فضل بیاج نسیہ وہ ہے کہ نقد مال کو وعدی پر بیچے اور بیاج فضل وہ ہے کہ تھوڑے
مال کو بہت کے عوض بیچے پھر اگر دو چیزین پائی جائین ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک
امام اعظم کے دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بھی اور ربوا فضل بھی اور قدر
سے مراد ہے کیل یا وزن اور اگر ان دونون چیزین سے ایک پائی جائے یعنی صرف اتحاد جنس پائی جائے
یا اتحاد قدر تو ربوا وعدہ کا حرام ہوگا نہ ربوا زیادتی کا پس اگر گیہون عوض گیہون کے یا جوار عوض جوار کے
یا چنے عوض چنے کے یا سونا عوض سونے کے یا چاندی عوض چاندی کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے

جاوے تو فضل اور نسیہ دونون اوسمین حرام ہین کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون چیزین اوسمین موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنے کے یا سونا چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال ہے اور نسیہ حرام کس واسطے کہ گیہون و چنے دونون ایک طرح کے کیل سے بیچے جاتے ہین اور لوہا اور تانبا دونون ایک صورت کی ترازو اور بٹون سے اور سونا اور چاندی ایکطرح کی ترازو اور بٹون سے بیچے جاتے ہین پس اوسمین قدر متحد ہے اور جنس مختلف اسلئے فضل حلال ہوا اور نسیہ حرام اور اگر گزی کپڑا گزی کپڑے کے عوض اور گھوڑا گھوڑے کے عوض بیچا جاوے تو بھی فضل حرام ہے اور نسیہ حرام کیونکہ یہان اتحاد جنس موجود ہے اور قدر نہین اور اگر اتحاد قدر دونون نہ پائی جائین تو فضل و نسیہ بھی مثلاً گیہون سونے یا لوہے کے عوض بیچے تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہے نہ اتحاد قدر کیونکہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہے کے بدلے یا لوہا سونے کے بدلے بیچے اوسمین بھی فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ یہان نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کس واسطے کہ ترازو اور بٹے سونیکے اور ہین اور ترازو اور بٹے لوہے کے اور ہین اور اسیطرح گیہون چونے کے عوض بیچے اوسمین بھی فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ گیہون کے کیل اور ہین اور چونیکے کیل اور اور نزدیک امام شافعی کے کھانیکی چیزونمین اور سونے چاندیمین ربوا جاری نہوگا انکی جنس متحد ہونیکی صورتمین اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور چونا اور اونکے مانندمین ربوا جاری نہوگا اور امام مالک کے نزدیک کھانیکی چیزین اگر لائق ذخیرے کے ہووینگی تو اوسمین ربوا جاری ہوگا اور اگر ایسی نہونگی تو نہوگا پس تانبے سونے اور ترکاری وغیرہ مین اونکے نزدیک ربوا نہین ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ حدیث شریفمین حکم ہوا کہ سونا اور چاندی گیہون جو کھجور نمک انکی جنس کے عوض یعنی سونا عوض سونیکے اور چاندی عوض چاندی کے اور گیہون عوض گیہون کے اور جو عوض جو کے اور کھجور عوض کھجور کے اور نمک عوض نمک کے برابر بیچین اور اوسی مجلس مین ہاتون ہاتھ لین دین کرین کہ فضل اور نسیہ دونون نہین ہوا ہین اتحاد جنس مین پس جب حدیث مین ان چھہ چیزونکا ربوا ذکر ہوا علما نے اور چیزونکو انپر قیاس کیا لیکن ان چھہ چیزونمین علت ربوا کی کیا ہے اسمین اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible]

مراد وزن یا کیل ہے پس سونا چاندی شرع دونون وزنی ہین اور انمین وزن علت ہی ربوا کا اور ان دونوکے سوا جو چیزین وزنی ہین مانند تانبے پیتل لوہے اور غیر اونکے اونمین بہی علت ربوا کی وزن ہی اور باقی گیہون جو خرما نمک یہ چارون شرع مین کیلی ہین گو عرف مین نہون پس اونمین کیل ربوا کی علت ہی پہر جو چیزین کیلی ہین مانند چونہ وغیرہ کے اونمین بہی علت ربوا کی کیل ہے پس خلاصہ قول امام اعظم کا یہ ہے کہ جس چیز خواہ وزنی ہون خواہ کیلی اونکی جنس کو جنس کے بدل فضل اور نسیہ کے ساتہہ بیچنا حرام ہے اور اگر جنس مخالف ہو اور قدر ایک ہو مانند گیہون اور چنے کے اومین فضل حلال ہے اور نسیہ حرام اور اگر جنس ایک ہو اور قدر نہ پایا جائے اومین بہی فضل حلال ہے اور نسیہ حرام چنانچہ اگر ایک تہان گزی دیکر دو تہان گزی لیوے تو درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک اون چہونمین علت ربوا کی ثمنیت و قوت ہی پس سونے چاندی مین تو ثمنیت ہے اور باقی چار ونمین قوت پس اونکے نزدیک سونا سونیکے عوض اور چاندی چاندی کے عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتون ہاتہہ لینا درست ہی فضل اور نسیہ اونمین نہین درست اور گیہون جو خرما نمک ان چارون کا بہی یہی حکم ہی اور انکے سوا جن چیزونمین قوت ہے مانند میوے اور ترکاری اور ادویات کی انکا بہی یہی حکم یعنی جنس کے عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتون ہاتہہ دینا لینا درست ہے فضل اور نسیہ اونمین درست نہین پس لوہے اور تانبے اور پیتل اور چونہ اور اونکے مانند مین فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ اونمین نہ تو ثمنیت ہی اور نہ قوت اور امام مالک کے نزدیک بہی سونے چاندیمین علت ربوا کی ثمنیت ہے اور باقی چار ونمین قوت مدخر یعنی یہہ چارون لائق جمع رکہنے کے ہین پس اونکے نزدیک ان چار ونکو اور اون کے سوا ایسی قوت مدخر ہی ونکو اتحاد جنس مین فضل اور نسیہ کے ساتہہ بیچنا حرام ہے پس ترکاری اور جو میوہ کہ لائق ذخیرہ کے نہین ہین اونکی جنس کو جنس کی عوض فضل و نسیہ کے ساتہہ بیچنا اونکے نزدیک حرام نہین مسئلہ گیہون کا آٹا گیہون کے آٹے کے عوض برابر کیل اور تازہ خرما چہوہارے کے عوض برابر کیل اور انگور کشمش کی عوض برابر کیل بیچنا جائز ہی امام اعظم کے نزدیک اور دونکے نزدیک نہین جائز اگر تازہ خرما اور انگور خشک ہوکر کم ہوین مسئلہ مال ربوا [illegible] بانہ نہین ہوگا بیان ہو چکا اونمین اچہی اور بری کو برابر بیچنا چاہیے اور اگر اچہا مال کم ہو اور برا

اوس سے زیادہ ہوا چہے کے ساتہ کوئی جنس ملادیوی مثلاً جو شخص سیر بہر اچہے گیہون دیکر دو سیر بُری لینی چاہے
تو اچہے کے ساتہہ سیر یا دو سیر چنے وغیرہ ملا کے بیچے تاکہ بیع صحیح ہو جاوے اور حدیث مین آیا ہی کہ جس قرض کے
سبب سے قرض دینے والیکو قرض لینے والے کی طرف سے نفع پہونچے وہ قرض حکم ربوا کا رکہتا ہی پس قرض دینے والے
کو چاہیے کہ قرضدار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نکرے ہان جس صورت مین دونونکے درمیان کہلانے پینے
اور دینے لینے کی رسم سابق سے چلی آتی ہو تو مضائقہ نہین اور قرضدار کی دیوار کے سایہ مین بیٹہنا بہی مکروہ ہے
اور راہ کے خوف سے روپیونکی ہنڈوی کرنی مکروہ ہے جس صورت مین ہنڈاون ندینا ہو اور اگر ہنڈاون دیا جاوے
اوس صورت مین تو حرام ہے اور بیاج **مسئلہ** جس طرح بیع فاسد اور بیاج سے پرہیز کرنا واجب ہے اسی طرح اجارہ
فاسد سے بہی پرہیز کرنا واجب ہے پس جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہے اگر وہ چیز مجہول ہے تو اوسکی جہالت ایسے جہگڑہ
نزع ڈالتی ہے اور اجارے کو فاسد کرتی ہے مثلاً اگر کسی نے اجارہ کیا اسطور پر کہ آج کے دن گیہون کے
دس سیر آٹے کی روٹی ایک درہم سے پکادونگا یہ اجارہ فاسد ہوگا سبب فساد کا یہی کہ روٹیونکی
پکوائی کے عوض ایک درہم مقرر ہوا لیکن وہ روٹیان کتنی ہین یہ معلوم نہین پس اگر اوسنے سب پکادین تو
البتہ پکوانے والے عذر ایک درہم حوالہ کریگا اور اگر مثلاً چوتہائی باقی رہی تو تہائی درم دیگا یا کچہہ بہی نہ دیگا
جبتک کام اوسکا پورا نکریگا اور یہ طلب کریگا پورا درم اسلیے کہ اسنے دن بہر مزدوری کی پس یہ جہالت
معقود علیہ کی ڈالیگی دونونمین نزع اور فاسد کریگی اونکا اجارہ اور شرط فاسد سے بہی اجارہ
فاسد ہوتا ہے جسطرح اوس سے بیع فاسد ہوتی ہے **مسئلہ** اجرت لینے والے کے ہاتہہ سے جو چیز تیار کیجاوے
اوسمین سے بعض اسکی اجرت مقرر کرنے سے اجارہ فاسد ہوتا ہے مثلاً کسی نے ایک من گیہون پیسنے والے
کو دیا اس شرط پر کہ اوس آٹے مین سے چوتہائی اوسکی پسوائی مین دیوے اور تین سیر آٹا آپ لیوے
یا کتا ہوا سوت جولاہے کو دیا کہ اس شرط پر کہ تہائی کپڑا اوسکی بنوائی مین دیوے یا ایک بیل گیہونکا گدہے
پر لدوا یا دہلی لیجانیکو اس شرط پر کہ اوسمین سے چوتہائی عند دہلی مین لدوائیکا دیوے اسطرح کا اجارہ
فاسد ہے پس اسمین مزدوری جس طور پر ٹہہری تہی وہ نہ ملیگی بلکہ مزدوری موافق دستور کے واجب ہوگی
لیکن جو مقرر کیا ہی اوس سے زیادہ نہ دیجاوے **مسئلہ** بیچنے والے کو حرام ہی کم کرنا بیع کا وزن مین اور لینے والے

کو حرام ہے کم کرنا قیمت کا وزن مین حقتعالی نے کم کرنیوالونکے حق مین وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ فرمایا اور
مبیع کے قیمت ادا کرنے مین اور جو قرض جلد دینے کا ہے اوسکو ادا کرنے مین اور مزدورونکی مزدوری ادا کرنے مین
بیعذر تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار ہوکر حق ادا کرنے مین دیر کرنی ظلم ہے اور
مزدورونکو مزدوری دیوے اوس کے پسینا خشک ہونے کے قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا کرتے تھے
جسقدر آپکے ذمے واجب ہوتا تھا اوس سے زیادہ دیتے تھے مثلاً دو وسق کی جگہہ مین ایک وسق اور
وسق کی جگہہ مین دو وسق دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس قدر تیرا حق ہے اور اسقدر زیادتی ہماری
طرف سے ہے پس جان تو کہ بدون شرط کرنے کے اسطرح کا زیادہ دینا جائز ہے یہ سود نہین بلکہ مستحب ہے
اور عہد شکنی اور فریب اور جہوٹہہ یہ تینون حلال کسب کو حرام کر دیتے ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین
ڈہیر گیہونکا دیکھا جب ہاتہہ مبارک اوسکے اندر گیا تو ڈہیر کے بیچ مین گیہون گیلا پایا پس فرمایا کہ یہہ کیا ہے
بایع نے کہا کہ پانی مینہہ کا اوسمین پہونچا تہا آپنے فرمایا کہ گیلے گیہون کو ڈہیر کے اوپر کیون نہین کیا تو جو کوئی
فریب دیوے مسلمانون کو وہ ہمارے مین سے نہین مسئلہ جوانمردی کرنی یعنی اپنے حق سے درگذر کرنا بیچنے
اور خریدنے اور قرض ادا کرنے اور قرض طلب کرنے مین مستحب ہے اور اگر لینے والا کہ پشیمان ہووے
اور بیچنے والا اوس کی خاطر سے بیع فسخ کرے تو حق تعالی بیچنے والے کے گناہونکو بخش دیتا ہے
مسئلہ بیع مرابحہ اور بیع تولیہ مین بدون فرق کے پہلے قیمت کہدینی واجب ہے بیع مرابحہ وہ ہے
کہ پہلی خرید سے مثلاً چار آنے اضافے کے ساتہہ بیچے اور تولیہ وہ ہے کہ سابق قیمت کے ساتہہ بیچے
اور اگر مبیع پر قیمت کے سوا مانند مزدوری لدوائی اور ڈہوائی کے خرچ ہوا ہو اوسکو بہی قیمت کے ساتہہ
ملاوے اور کہے کہ اسقدر روپے میرے اس اسباب مین خرچ ہوئے اور یون کہے کہ اتنے روپے کو
بیچنے خریدا ہے تاکہ جہوٹ نہووے مسئلہ اگر ایک شخص نے مثلاً ایک کپڑا اوس درم کو بیچا اور مول لینے
والے نے [illegible] پہر اوس بایع نے وہی کپڑے کو مشتری سے پانچ درم سے مول
لیا یا اوس کپڑے کو ایک [illegible] کے ساتہہ دس درم سے خرید کیا یہ بیع صحیح نہوگی کس واسطے کہ یہہ حکم مین
ربوا کے ہے مسئلہ منقول کا بیچنا قبل قبض کرنے کے درست نہین ہے مثلاً اوس نے گیہون خریدے

اور اب تک وہ پر قبض نہین کیا ہے پھر اوسکو کسی اور کے ہاتھہ بیچ ڈالنا درست نہین مسئلہ اگر مال کیلی خرید کیا
کیل سے تول لینے کی شرط پر پھر مشتری نے بایع سے موافق شرط کے کیل سے تول لیا بعد اوسکو دوسرے
کے ہاتھہ بیچا کیل سے دینے کی شرط پر پس پہلے خریدار کو اون مول لیے ہوی غلہ مین سی کھاتا یا کسی اور کے
ہاتھہ بیچنا درست نہوگا جب تک یا دوبارہ کیل نکرے گا پہلے خریدار کا کیل نکرنا کفایت نکریگا کیونکہ شاید
دوبارہ کیل کرنے مین کچھہ زیادہ نکل آوے پس وہ مال بایع کا ہے نہ اس کا مسئلہ نجش حرام ہے
اور نجش وہ ہے کہ کوئی شخص لالچ پن سے یعنی خریدنا منظور نہو اور اپنے تئین خریدار ظاہر کر کے
مبیع کی قیمت بڑہا دے تا کہ دوسرا خریدار فریب کہا جاوے مسئلہ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خرید کرتا ہے
اور نرخ اوسکا معین کر رہا ہی یا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا ہی اوس چیز کے لینے پر یا اوس عورت کی
نکاح پر دوسرے کو مکروہ ہے پیغام دینا جبتک پہلے والے کا معاملہ درست ہووے یا موقوف نہو مسئلہ
شہر سے نکل کے اگر کوئی شخص غلہ کے سوداگرون سے ملاقات کرے اور تمام غلہ اونکا مول لیوے اوسکو تلقی جلب کہتے
ہین پس اسطور پر خریدنا اگر شہر والے پر ضرر ہووے تو منع ہے اور اگر اونکو ضرر نہین ہے تو درست ہے مگر
جس صورت مین شہر کا نرخ سوداگرون سے چھپاویگا تو فریب ہوگا اور مکروہ مسئلہ شہر کے لوگ سوداگرون سے غلہ وغیرہ لیکر
اگر شہر مین قیمت گران کر کے بیچین تو مکروہ ہے جس حال مین شہر کے اندر ہووے قحط اور تنگی مسئلہ جمعہ کی
اذان وقت سے خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے مسئلہ مثلاً اگر دو بردے چھوٹے ہون اور آپسمین محرمیت کی
قرابت رکھتے ہون اونکو الگ الگ بیچنا مکروہ ہے اور منع اور اگر ایک اوندونون مین سے چھوٹا ہوا اور دوسرا
بڑا اس صورت مین بہی منع ہے بلکہ نزدیک بعض کے بیع جائز نہین مسئلہ مردار کی چربی بیچنی نہین درست
اور نجس روغن کا بیچنا درست ہے نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک اور اماموں کے نہین درست اور
آدمی کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کے ساتھہ ملا ہوا نہووے تو بیچنا اوسکا مکروہ ہے نزدیک امام اعظم کے اور اگر
ملا ہوا ہے تو جائز ہے اور گوبر کا بیچنا بہی درست ہے امام اعظم کے نزدیک اور اکثر اماموں کے نزدیک
اون چیزون مین سے کسی چیز کی بیع درست نہین اور جس چیز کا بیچنا درست نہین اوس سے فائدہ اوٹھانا
بہی درست نہین مسئلہ احتکار یعنی بند کر رکھنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور چارپایون کا ہووے جب شہر مین

شہر کے لوگونکو اوس سے ضرر پہونچے اور نزدیک امام ابی یوسف کے جس جنس کو بند رکھنے سے عوام
کو ضرر ہووے اوسکا بند رکھنا منع ہے حاکم چاہیے کہ رکھنے والے کو حکم کرے کہ اپنی حاجت سے زیادہ
بیچے پس اگر وہ نہ بیچے تو حاکم بیچے **مسئلہ** اگر اپنی کھیتی کا غلہ بند رکھا یا دوسرے شہر سے مول لاکر بند
رکھا تو یہ احتکار مین شامل نہین **مسئلہ** بادشاہ اور حاکم کو مکروہ ہے نرخ مقرر کرنا مگر جس وقت غلہ
بیچنے والے بیچنے غلے کی گرانی مین زیادتی کرین تو اس صورت مین عقلمندون کے مشورے کے ساتھ نرخ
تعین کرین **فصل پانچوین متفرق مسئلون کے بیان مین** تیراندازی مین یا گھوڑے یا اونٹ یا پیدل
یا خچر دوڑانے مین ایکدوسرے سے ہارجیت کرنا درست ہے اور اگر آگے نکل جانیوالے کیلیے صرف ایک
کی طرف سے کچھ مقرر کیا جاوے یہ بھی درست ہے اور اگر دونون طرف سے ایک دوسرے مقرر کرین تو
حرام ہے مگر جس صورت مین ایک شخص تیسرا درمیان ہو اور کہا جاوے کہ اگر یہ آگے بھی دونپر سبقت کریگا
تو اوسکو اوس قدر ملیگا اور اگر دو شخص آگے نکل جاوین تو کچھ نملیگا اس صورت مین تیسرے سے کچھ
لیا جاویگا اور ان دونون مین سے جو شخص آگے نکل جاوے وہ دوسرے سے لیوے اور یہی حکم ہے اوس
صورت مین کہ دو طالب علم ایک مسئلے مین اختلاف کرین اور چاہتے ہین کہ استاد کے روبرو بیان کرین
پس جسکا حکم استاد کے موافق ہو اوس کے لیے کچھ مقرر کرین **مسئلہ** ولیمہ نکاح کا سنت ہے اور
جو شخص اوس مین بلایا جاوے چاہیے کہ قبول کرے اور بغیر عذر کے قبول نکیا تو گناہگار ہوگا اور
ولیمہ نام ہے اوس کھانیکا کہ بعد نکاح کے جو چار دن بضیافت شکریہ کیا کرتے ہین **مسئلہ** دعوت
کھانے مین سے اپنے گھر مین کچھ نہ لاوے اور سائل کو بھی نہ دیوے بغیر مالک کی اجازت سے اور جہان شادی
کہ اوس جگہ لہو یا راگ ہے تو حاضر نہووے اور دعوت قبول نکرے اور اگر بعد جانے خبر ہوئی کہ ہے پس اگر
منع کی طاقت رکھتا ہے تو منع کرے اور اگر طاقت نہ رکھے تو اوس صورت مین اگر لوگونکا پیشوا ہے
یا کھانیکی مجلس مین لہو ہے تو بھی نہ بیٹھے اور اگر کسی کا پیشوا ہے اور نہ لہو کھانیکی مجلس مین ہے تو بیٹھ جاوے
امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی جگہ گرفتار ہوا تھا مین قبل پیشوا ہونے کے پس صبر کیا مین نے **مسئلہ**
راگ حرام ہے کسواسطے کہ وہ روکتا ہے خدا کی یاد سے اور خواہش دلاتا ہے شہوت کی گناہونکی طرف

اور جب آدمی کو اوس سے خواہش گناہ کی طرف نہو مثلاً ایک درویش صاحب نفس مطمئنہ کا ہی خدا کی محبت اور عشق کی سوا اور کچھ میل اور رغبت اوسکے سر مین نہوں یہہ درویش جو مرد قابل شہوت کا نہین ہی اوسکی زبان سے کوئی کلام موزون آواز موزون کے ساتھہ سنے اور وہ کلام اوس کو یاد الٰہی سے مانع نہو بلکہ خواہش لاوے خدا کی محبت کی پس اونکے حق مین انکار کرنا نچاہیے خواجہ عالی شان بہاوالدین نقشبند قدس سرہ کہ کمال تابعداری سنت کی رکہتے تھے اونہون نے فرمایا کہ نہین یہ کام کرتا ہون کسواسطے کہ یہ سنت نہین ہے اور نہ انکار کرتا ہون اور بلا ہی اور مزامیر اور طنبور اور ڈہول اور نقارہ اور دف اور غیر انکے سب حرام بالاتفاق مگر طبل یعنی نقارہ غازیون کا یا دف بجانا نکاح کی خبر کے لیے جائز ہے مسئلہ شعر کلام موزون ہے پس جو شعر کے مضامین خدا کی حمد اور رسول کی نعت اور مسائل دینیہ پر اور جو نیک باتین ہین اوس پر شامل ہون ایسے شعر کہنے درست ہین اور جس شعر کے مضامین برُے ہین اوسکا کہنا اور پڑہنا دونون برا ہی لیکن جو شعر نیک ہے اوسمین بہی اکثر اوقات ضایع کرنا مکروہ ہے مسئلہ ریا اور سمعہ یہ دونون عبادت کے ثواب کو باطل کرتے ہین یعنی جو شخص عبادت کرتا ہے لوگون کو دکہانے یا سُنانے کے لیے خدا کے نزدیک ثواب اوسکا نہوگا مسئلہ غیبت یعنی پیٹھہ پیچھے کسی کی برائی کہنی گو وہ برائی اوسمین ہے حرام ہے خواہ اوسکے دینکی برائی کہے خواہ اوسکی صورت کی خواہ اوسکے حسب و نسب کی یا انکے سوا اور جس بات مین اوس کا برا معلوم ہوا اوسکی برائی کہی مگر ظالم کی غیبت کرنی حرام نہین ہے اور غیبت جب ہو گی کہ ایک شخص کو معین کر کے بد کہے اور اگر ایک شہر کے سارے لوگون کی غیبت کرے گا تو غیبت نہو گی مسئلہ چغلی کہانی یعنی ایک کی بات دوسرے کو پہونچانی کہ جس مین اون کے درمیان سبب ناخوشی کا ہووے یہہ بہی حرام ہے مسئلہ گالی دینا دوسرے کو زبان سے یا سر آنکہہ یا ہاتھہ وغیرہ کے اشارے سے یا ہنسنا دوسرے پر اسطورسے کہ جس مین اوسکی بی عزتی ہو حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مال اور ابرو کی حرمت اسکے خون کی حرمت کی مانند ہے اور کعبہ شریف کو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجہکو بہت حرمت دی ہی لیکن مسلمان کے خون اور مال اور ابرو کی حرمت تجہہ سے زیادہ ہے

مسئلہ جہوٹہہ بولنا ہے حرام ہے مگر دو آدمی کے درمیان صلح کروانی یا اپنی بی بی کو راضی کرنی یا ظالم کے ظلم دفع کرنے کیواسطے ایسے مقامونمین جہوٹہہ بولنا بہتر ہے اگر حاجت ہو اور بدون حاجت کے مکروہ ہے مسئلہ سب جہوٹہہ سے بڑا زیادہ جہوٹہہ گواہی دینی اور جہوٹہہ قسم کہانی کہ جسمین مسلمان کا مال ناحق ہلاک کرے حقتعالے نے جہوٹہہ کو شرک کے برابر شمار کیا اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم جہوٹہہ بات سے جس حال مین سیدہی راہ چلنے والے مسلمان ہو تم نہ شرک کرنے والے مسئلہ رشوت دینے والا اور رشوت کہانی والا دونون دوزخ مین ہووینگے ظالم کے ظلم دفع کرنے کیواسطے رشوت دینی جائز ہے مسئلہ جو لوگ قرآن کے خلاف حکم کرتے ہین غزالی نے اونکو کافر کہا اور تلاش کرنا حال مسلمانون کا اونکی برائی بیان کرنے کے لیے حرام ہے مسئلہ آپس مین جب قصد فساد ہووے تو چاہیے کہ شرع کی طرف رجوع کرین اور شرع جس طور پر حکم کرے اگرچہ طبیعت کے خلاف ہو تو بہی واجب ہے کہ اوس حکم کو خوشی سے قبول کرین کیونکہ شرع کے حکم کو برا ماننا کفر ہے اور اوسمین انکار شرع کا لازم ہے مسئلہ غرور اور فخر کرنا اور اپنی نفس کو اورون سے بہتر گننا اور غیر کو حقیر جاننا حرام ہے حق تعالی فرماتا ہے کہ اپنی جانون کو پاکی کے ساتھہ نسبت مت کرو بلکہ خدا جس کو چاہتا ہی اوس کو پاک کرتا ہے اور اعتبار خاتمہ کا ہے اور خاتمہ نہین کہ کیا ہوگا حدیث مین آیا ہی حق نے اپنے بعض لوگونکو بہشتی لکہا ہے اور وہ تمام عمر کام دوزخ کا کرتے ہین اور آخر مین تائب ہوتے ہین اور کام بہشت کا کرتے ہین اور بہشتی ہوتے ہین اور بعض لوگون کو دوزخی لکہا ہے وہ ساری عمر کام بہشت کا کرتے ہین آخر مین ازلی لکہا غالب آتا ہی اور عمل دوزخ کا کرتے ہین شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے فرمایا بیت مرا پیر دانائے مرشد شہاب ۞ دو اندرز فرمود بر روے آب ۞ یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ۞ دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش ۞ مسئلہ ایک دوسرے پر نسبت کا فخر کرنا اور مال ورزق کے زیادتی پر بڑائی کرنی حرام ہے کیونکہ عزت والا خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو بڑا متقی ہے مسئلہ شطرنج یا تختہ نرد یا چوپڑ یا گنجفہ وغیرہ کے ساتھہ کہیلنا حرام ہے اور اگر اوس مین ہار جیت پر مال دینے لینے کی شرط ہو تو وہ جوا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہے اور اوسکی حرمت کا انکار کرنیوالا

کافرت اور کبوتربازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بھی حرام ہے مسئلہ جوجون سے خدمت لینی مکروہ ہے
مسئلہ بالونکو پیوند لگاکر لنبا کرنا حرام ہے خصوصًا جوڑ لگانا آدمی کے بالون سے بڑا گناہ ہے مسئلہ
نوان گننے پر اور امامت اور تعلیم قران اور فقہ اور انکے سوا اور عبادات پر مزدوری جائز نہین نزدیک
امام اعظم کے اور نزدیک دوسرے امامون کے جائز ہے اور اس زمانے مین فتوی اس بات پر ہے
کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینی درست ہے مسئلہ نوحہ کرنے اور گانے پر اور انکے سوا گناہ کے اور
کامون پر اجرت لینی اور نر جانور کو مادہ کے ساتھ جفت کروانے کی اجرت لینی حرام ہے مسئلہ
قاضیون اور مفتیون اور عالمون اور غازیون کو بیت المال سے روزینہ دینا چاہیے موافق حاجت
بدون شرط کے مسئلہ آزاد عورت کو بغیر محرم یا بغیر شوہر کے سفر کرنا درست نہین اور باندی اور ام ولد
کو درست ہے اور خالی مکان مین غیر عورت کے ساتھ بیٹھنا خواہ وہ عورت آزاد ہو خواہ لونڈی حرام
ہے مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق اونکی گردن مین ڈالنا حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے وفات کی وقت اخیر کلام مین نماز کے لیے اور غلام لونڈی ساتھ نیکی کرنے کے لیے وصیت فرمائی
پس چاہیے کہ اپنے غلام لونڈی کو جو آپ کھاوے سو کھلاوے اور جو آپ پہنے سو پہناوے اور اونکی
طاقت سے زیادہ کام مین حکم نکرے اور اگر کسی سخت کام مین حکم کرے تو چاہیے کہ آپ بھی اوس کے
شریک ہووے مسئلہ جس غلام کا بھاگنے کا اندیشہ ہووے اوسکے پاؤن مین بیڑی ڈالنی جائز ہے مسئلہ
غلام کو مولا کی خدمت سے بھاگنا حرام ہے مسئلہ ڈاڑھی کترواکر ایک مشت سے کم کرنی
حرام ہے اور ڈاڑھی وغیرہ سے بھاگنا حرام ہے مسئلہ ڈاڑھی کترواکر ایک مشت سے کم کرنی
ناخن کترانا اور بغل اور زیرناف کے بال مٹانا سنت ہے مسئلہ مرد اور عورت کو ایک حمام مین داخل
ہونا درست ہے اگر پردہ ہوا اور ازار پہنے ہون مسئلہ نیک کام مین حکم کرنا اور برے کامونکو منع کرنا واجب
ہے پس اگر مقدور رکھتا ہو تو ہاتھ سے منع کرے اور اگر ہاتھ سے نہو سکے تو زبان سے اور اگر زبان سے
نہو سکے یا زبان سے ہو سکتا ہے لیکن اثر نہین کرتا ہے تو دل سے برا مانے اور صحبت اونکی ترک کرے اور
اگر اس قدر بھی نکیا تو اونکے وبال مین شریک ہوگا دنیا اور آخرت مین مسئلہ دوست کہنا خدا کو یا بعد اروح

خدا کے واسطے اور بغض رکھنا خدا کے دشمنون کو خدا کیواسطے فرض ہے مسئلہ جسنے کسیپر احسان
کیا اس احسان کرنیوالیکا احسان ماننا اور اوسکے احسان کا بدلا دینا مستحب ہے یا واجب اور احسان کا انکار کرنا
اور ناشکری کرنی بڑا گناہ ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جسنے بندیکا شکر نہ کیا اوسنے خدا کا شکر نکیا مسئلہ
علما اور صلحا کی مجلس مین بیٹھنا بہتر ہے اگر میسر ہو اور اگر نہو تو گوشہ اختیار کرنا بہتر ہے مسئلہ پیغمبر علیہ السلام
پر درود بھیجنا بڑی کثرت سے مستحب ہے اور خدا کا ذکر اور پیغمبر کے درود سے مجلس خالی رہنی مکروہ ہے مسئلہ
مردونکو صورت بنانی عورتون کی اور عورتون کو صورت بنانی مردونکی اور خواہ مرد ہون خواہ عورتین اونکو
صورت بنانی کافرون اور فاسقون کی حرام ہے مسئلہ ماکول اللحم جانور کو بغیر غرض کہانیکے قتل کرنا حرام ہے
اور موذی جانور کو قتل کرنا درست ہے مسئلہ مسلمانکا حق مسلمان پر چہہ چیزین ہین بیمار کی عیادت کرنا
جنازہ مین حاضر ہونا دعوت قبول کرنا سلام علیک کرنا چہینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا لیکن جب وہ الحمد اللہ کہے
سامنے اور پیٹھ پیچہے دونون حال مین خیرخواہی کرنا مسئلہ چاہیے پیار رکہے مسلمانونکو واسطے جس چیز کو
پیار رکہتا ہے اپنے نفس کے واسطے اور ناپسند رکہے اونکے حق مین جس چیز کو ناپسند رکہتا ہے اپنے حق مین مسئلہ
سلام کا جواب دینا واجب ہے مسئلہ جان تو کبائر تین طور پر ہین ایک تو کفر کرنا کہ وہ سب کبیرون سے بڑا ہے
اور اوسکے قریب ہے گناہ بین عقائد باطلہ جیسے کہ عقائد رفاض وغیرہم کے دوسرا حقوق بندون کا ہلاک
کرنا یعنے ظلم کرنا مسلمانون کے مال پر اور خون کرنا اور بے عزت کرنا حق تعالی حقوق اپنے بخشے گا اور
حقوق بندون کے نہ بخشیگا امام بغوی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام
نے فرمایا کہ قیامت کے دن عرش کی جانب سے پکارنے والا پکاریگا کہ اے امت محمد کی حقتعالی نے تم ساری
مومن مردون اور مومن عورتونکو بخش دیا تم بہی سب آپس مین حقوق ایک دوسریکا بخشو اور بہشت مین داخل ہو
حافظ نے فرمایا بیت مباش در پے آزار ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست یعنی
کوئی گناہ سوا ایذا کے نہین تیسرا تصور کرنا خاص خدا کے حقوق مین یعنے اوسکی بندگی بجانہ لائی
اب جتنے کبائر حدیثون مین آئے ہین اونکو ایک ایک کر کے شمار کرتا ہون مین شرک کرنا ماں باپ کی نافرمانی
کرنا کسی کو ناحق مار ڈالنا جہوٹہ قسم کہانا جہوٹہ گواہی دینا اور خاوندوالی عورتکو زنا کی تہمت کرنا

اور یتیم کا مال کہانا اور سود کہانا اور دو چند کافرون کی لڑائی سے بہاگنا اور زنا دو کرنا اور اولاد کو قتل
کرنا جسطرح کفار لڑکیون کو قتل کرتے تہے اور زنا کیا خصوصًا ہمسائے کی عورت سے حدیث مین آیا ہے
کہ دس عورت کے ساتہ زنا کرنا کمتر ہے یعنی گناہ اوس کا بہت کم ہے بہ نسبت اسکی کہ زنا کرے
ہمسایہ کی عورت کے ساتہہ اور چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ یہہ لڑائی کرنی ہے خدا اور رسول کے ساتہہ
اور امام عادل سے بغاوت کرنا اور حدیث مین آیا ہے کہ بڑا گناہ کبیرہ وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے
مان باپ کو گالی دیوے عرض کیا صحابہ نے کہ مان باپ کو کوئی کیونکر گالی دے گا فرمایا کہ جب وہ غیر کے
مان باپ کو گالی دے گا تو وہ اوسکے مان باپ کو گالی دیگا مسئلہ فاسق کی تعریف کرنی حرام ہے
حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالی اوس سے غصہ ناک ہوتا ہے اور عرش اوسکے سبب سے کانپتا ہے مسئلہ
اگر کسی نے کسی پر لعنت کی پس جس پر لعنت کی اگر وہ لائق لعنت کے نہین ہے تو وہ لعنت اوس لعنت
کرنیوالے پہ پہر آتی ہے ف حدیث مین آیا ہے کہ منافق کی علامتین چار ہین جہوٹ بولنا اور وعدہ
خلاف کرنا اور امانت مین خیانت کرنا اور قول دیکر پہر دغا کرنا اور جہگڑنے کے وقت گالی دینا مسئلہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک مت کر خدا کے ساتہہ اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور
جلایا جاوے تو اور نافرمانی مان باپ کی مت کر اگر حکم کرین تجہکو کہ چہوڑ دے اپنی جورو اور مال اور
اولاد کو مسئلہ خاوند کا حق عورت پر اس قدر ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر خدا کے سوا اور
واسطے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو مین حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر عورت کو حکم کرے کہ زرد
پہاڑ سے پتہر اوٹہا کر سیاہ پہاڑ مین اور سیاہ پہاڑ کے پتہر سفید پہاڑ مین پہونچا ہین عورتکو چاہئے کہ اوسی
طرح کرے مسئلہ حدیث مین آیا کہ تم مین سب سے وہ آدمی بہتر ہے کہ اپنی بی بی کے ساتہہ خوب ہووے
اور مین اپنی بیبیون کے حق مین خوب ہون اور عورت بائین پسلی سے پیدا ہوئی اگر کجی اوسکی سیدہی کرو
نہین ہوسکتی کجی پر صبر کرنا چاہئے اور نیکی چاہئے کرنی اور چاہئے کہ عورت کو دشمن نہ بنا رکہو اگر نیکی ہو تو
طلاق دیوے مسئلہ گناہ صغیرہ کو سہل جاننا ہمیشہ کرنے سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور جو قطعی
گناہ ہے اوس کو حلال جاننا کفر ہے بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ

بہت کامون کو تم سب کرتے ہو اور اونکو بال سے باریک و سہل زیادہ جانتے اور ہم سب اون کامون کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہلاک کرنے والی چیزون مین سے جانتے تھے غرض شرع مین باتین بہت ہین تھی بڑی کتابین اون باتون سے پر ہین کفایت کی قدر اس رسالہ مین لکھی گئین زیادہ اس سے اگر حاجت پڑے تو عالمونکی طرف رجوع کرنا ہو سکتا ہے

کتاب الاحسان والتقرب

جان تو نیک بخت کرے تجہکو اللہ تعالی یہہ سارے مسائل جو مذکور ہوے ایمان اور اسلام اور شریعت کی صورتین ہین یعنی شرع کے ظاہری احکام ہین اور شریعت کی حقیقت اور مغز درویشونکی خدمتین تلاش کرنی چاہئی اور یون نہ کہا چاہئیے کہ حقیقت شریعت سے خلاف ہے یہہ جاہلون کی ہے اور اس طور پر کہنا کفر ہے بلکہ یہی شریعت ہے اولیاء اللہ کی خدمتون مین اور رنگ پیدا کرتی ہے یعنی دل جب علاقہ جسمی اور علاقہ علمی اور اللہ کے سوا جتنے علاقہ ہین سب سے پاک ہو جاتا ہے اور نفس کی برائی دور ہو کر نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور خدا کی بندگی مین خلوص پیدا ہو جاتا ہے پس یہی شریعت اوسکے حق مین مغز ہو جاتی ہے اور اوس کی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ سے ہم پہونچاتی ہے یعنی دو رکعت اوسکی لوگون کی لاکہہ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال اوسکے صوم صدقے وغیرہ کا بیان ہوتا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم سب احد کے پہاڑ کے مانند سونا خدا کی راہ مین خیرات کروگے ایک سیر یا آدہ سیر جو کے برابر نہوگا جو صحابہ نے خدا کی راہ مین دیے ہین یہہ مرتبہ اون کے قوت ایمان اور اخلاص کے سبب سے تہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشونکے سینہ سے چاہئے ڈہونڈہنا اور اوسی نور سے اپنے سینہ کو چاہئے روشن کرنا تا مرشد نیک بصحیح عقیدہ دریافت ہو جاوے قرآن شریف مین ولی متقی کو فرمایا اور حدیث مین فرمایا کہ علامت اولیاء اللہ کی وہ ہے کہ اونکی صحبت سے خدا یاد آوے یعنی اونکی صحبت سے محبت دنیا کی کم ہو جاوے اور محبت خدا کی زیادہ ہووے لیکن جو آدمی متقی نہین ہوتا ہے وہ ولی نہین ہوتا ہی مولانا روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے بیت

اے بسا ابلیس آدم روے ہست پس بہر دستے نباید داد دست رباعی بامرشد سنی و نقشبند جمع ایست و ز رہ

نہ رسید صحبت آب وگلت ٭ زنہار ز صحبتش گریزان میباش ٭ ور نہ نکند روح عزیزان بحلت ٭ الحمد للہ

مصطفیٰ	ترجمہ باب کلمات الکفر فتاوای برہانی ہی	عبادہ الدین

کلمات کفر اور بدعت کے بیان مین دستور القضاہ مین خلاصہ سے نقل کیا کہ ایک مسئلے مین اگر کئی وجہ
کفر کی ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو تو فتوی کفر پر نچاہیئے دینا شیخین کو یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما
کو برا کہنے سے کافر ہوتا ہی اور علی کرم اللہ وجہ کو اندونون پر فضیلت دینے سے کافر نہوگا پر بدعتی کہلاویگا
خدا کی دیدار سے انکار کرنے سے کافر ہوتا ہی اور یون کہنا کہ خدا کا جسم ہے اور ہاتھ پاون ہین یہہ کفر ہی
اگر کفر کے کلمے اپنے اختیار سے کہیگا اور نہین جانتا ہی کہ یہہ کفر کا کلمہ ہے کافر ہوگا نزدیک اکثر علما کے
اور نہ جاننے کا عذر قبول نہوگا اگر کلمہ کفر کا بدون قصد کے زبان سے نکل آوی تو کافر نہوگا اگر ارادہ کیا
کافر ہونے کا ایک مدت دراز کے بعد پس بالفعل کافر ہوجائیگا اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو
حرام کہیگا یا فرض نہ جانیگا تو کافر ہوگا اگر گوشت ہو مردار کا پچانا ہے اور کہے کہ یہ گوشت مردار
کا نہین حلال گوشت ہے تو کافر نہوگا مگر کاذب ہوگا اگر ایک مرد نے دوسرے سے کہا کہ تو خدا سے
نہین ڈرتا ہے اگر وہ کہے کہ نہین تو کافر ہوگا لیکن محمد بن فضل کے نزدیک یہ ہے کہ اگر قطعی گناہ مین
اس طور پر انکار کریگا تو کافر ہوگا نہین تو نہین اگر کہے کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو بھی مین اپنا حق اوس سے
لونگا کافر ہوگا اگر کہے خدا تیرے مقابلہ مین کفایت نہین کرتا ہے مین تیرے ساتھ کیونکر کفایت کرسکونگا
تو کافر ہوگا اگر یون کہے کہ آسمان پر میرا خدا ہی اور زمین پر تو ہے کافر ہوگا اگر کسی کا لڑکا مرجاوے اور
وہ کہے کہ خدا اسکا محتاج تھا کافر ہوگا اور اگر دوسرا کوئی کہے کہ خدا نے تجھ پر ظلم کیا پس یہ شخص کافر ہوگا
اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم کہے کہ ای خدا تو اوس سے مت قبول کر اگر تو قبول کرے تو مین قبول کرونگا
کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ مین عذاب اور ثواب سے بیزار ہون کافر ہوگا اگر کوئی بدون گواہ کے نکاح کرے
اور کہے کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مین نے یا کہے کہ فرشتونکو گواہ کیا مینے کافر ہوگا
مین لکھا ہے کہ داہنے یا بائین فرشتون کو گواہ کیا مینے تو کافر ہوگا اگر کسی
کہا کہ مریض مریگا یا کہا کہ غلہ مہنگا ہوگا یا کسی جانور نے آواز کی

جانا موقوف کیا اس شخص کے کفر مین اختلاف ہی اگر کہو کہ خدا جانتا ہی کہ مین ہمیشہ تجھکو یاد کرتا ہون اسمین بعضے
نے کہا کہ کافر ہوگا اگر کہیگا خدا جانتا ہی کہ تیری خوشی اور غمی مین ایسا ہون کہ جسطرح اپنی خوشی و غمی مین
ہون اسصورت مین بہی بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا کہ اگر اوس آدمی کی نیکی اور بدی مین اپنی جان اور
مال سے اسطرح حاضر رہتا ہے کہ جسطرح اپنی نیکی اور بدی مین مستعد رہتا ہی تو کافر ہوگا اگر کہے کہ قسم خدا اور
تیری پاؤن کی کافر ہوگا اگر کہے کہ روزی خدا کیطرف سے ہے لیکن بندے سے ڈہونڈ لینا چاہیے تو کافر ہوگا
اگر کہے کہ فلانا اگر نبی ہوگا اوسپر ایمان نہین لاؤنگا یا کہے کہ خدا مجھکو نماز کا حکم کریگا مین تو بہی نماز نہ پڑہونگا
کافر ہوگا یا کہے کہ اگر قبلہ اوسطرف ہوگا تو نماز نہ پڑہونگا کافر ہوگا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہوگا اگر کوئی
کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے دوسرا کوئی کہے پس ہم سارے جولاہی ہین کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ
السلام اگر گیہون نکہاتے تو ہم سب بدبخت نہوتے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ پیغمبر علیہ السلام ایسا کرتے تہے دوسرا
کہے کہ یہہ بی ادبی ہی کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ ناخن ترشنا سنت ہے دوسرا کہے کہ اگرچہ سنت ہی مگر مین نہ تراشونگا کافر
ہوگا اور اگر کہے سنت کیا کام آویگی کافر ہوگا اگر کوئی امر معروف کرتا ہی دوسرا اوسکی قول رد کرنیکو واسطے کہی کیا شور
غل تمنے مچایا کافر ہوگا فتاوی سراجی مین لکہا ہی کہ قرض مانگنے والا اگر کہے کہ وہ اگر جہانکا خدا ہی تو بہی اوس سے
مین اپنا قرض لے آونگا کافر ہوگا اور اگر یون کہے کہ اگر وہ پیغمبر ہے تو بہی لے آونگا کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم
خدا کا اسیطرح ہے دوسرا کہی کہ مین خدا کی حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگا اگر کوئی شخص فتوے لیکر کہے کہ کیا بے
ایک ٹکڑا نامہ تو نے فتوے لایا اگر شریعت کو بکبک کرکہا تو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہی دوسرے
اوسکو رد کیا اور کہا کہ تو دیکہنا رہ شریعت کو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا فلانے آدمی کے ساتہ صلح کر اوس نے
کہا کہ بت کو سجدہ کرونگا لیکن اوس سے صلح نکرونگا کافر ہوگا کیونکہ منظور اوسکا یہ ہے کہ ایک بت کو سجدہ
کرنے سے بہی زیادہ بد ہے اوسکے صلح کرنی اگر کوئی شخص فاسق مغنیوں کے کہے کہ مسلمانی کی
سیر واجد راشا ہو گئے فاسق کی مجلس کیطرف تو کافر ہوگا اگر کسی شراب خوار نے کہا کہ خوش ہو آدمی
کہ خوش رہتا ہی ہماری خوشی پر اوسکو ظرافت نے کہا کہ وہ کہا ہوا اگر کوئی عورت کہے کہ لعنت ہے دانشمند
شوہر پر تو کافر ہوگی اگر کسی نے کہا کہ جتنا حرام ہے اوسکے حلال کے گیہون ہین کافر ہوگا اگر

کوئی بیماری کی حالت مین کہے کہ اگر چاہے تو مجھکو مسلمان مار یا ہی تو کافر مار کا فر ہوگا فتاوای سراجیہ مین
لکھا ہی کہ اگر کسینے کہا روزی مجھپر کشادہ کردیا کہا کہ مجھپر ظلم مت کر ابو نصر نے توقف کیا اوسکی کفر مین ظاہر وہ ہے
کہ کافر ہوگا کسواسطے کہ خدا پر ظلم اعتقاد کرنا کفر ہے ایک نے اذان کہے اگر دوسرا کہے کہ تو نے جھوٹھ
کہا کافر ہوگا اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا عیب کرے گا اور موے مبارک کو حقارت سے مویک کیگا تو کافر ہوگا
اگر کوئی بادشاہ عادل کہے امام ابو منصور ماتریدی نے کہا کہ کافر ہوگا اور امام ابو القاسم نے کہا کہ کافر
نہوگا اسلیے کہ البتہ کبھی اوسنے عدل کیا ہوگا حماد یہ اور سراجیہ مین لکھا ہی کہ اگر کوئی اعتقاد کرے کہ خراج
وغیرہ بادشاہ کے خزانے مین ہین سب بادشاہ کے ملک مین تو کافر ہوگا اور سراجیہ مین لکھا کہ اگر کوئی
کہے کہ تو علم غیب کہتا ہی وہ کہے کہ ہان تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ اگر خدا بغیر تیرے مجھکو بہشت لیجاوے
تو مجھے بہشت منظور نہین اسکے کفر مین اختلاف ہی صحیح یہ ہے کہ کافر ہوگا اگر کسینے کہا کہ مین مسلمان ہون دوسرا
کہے کہ تجھپر اور تیری مسلمانی پر لعنت کافر ہوگا اور جامع الفتاوی مین لکھا ہی کہ اظہر وہ ہی کہ کافر نہوگا سراجیہ مین لکھا ہی
کہ اگر کسینے کہا کہ اگر فرشتے اور پیغمبر سب گواہی دیوین کہ تیرے پاس جانا نہین ہے تو بھی یقین نکرونگا کافر
ہوگا اگر ایک شخص نے دوسرے کہا کہ اے کافر اور وہ کہے کہ اگر مین ایسا نہوتا تو تیرے ساتھ خلا ملا نکرتا
بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا نہوگا اگر کہے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیری ساتھ رہنے سے کافر نہوگا
کسواسطے کہ مراد اوسکی کیا ہی دور رہنا اوس سے اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ نماز پڑھ وہ کہے کہ اتنی مدت تو نے
نماز پڑھ کے کیا حاصل کیا یا یون کہے کہ اتنی مدت نماز پڑھ کے کیا حاصل کیا یعنی کافر ہوگا اگر کوئی
کسی سے کہے کہ کیا کافر ہوگیا تو وہ جواب دیوے کہ تو نے اپنے نزدیک ہم کو کافر جان لیا کہ کافر ہوگا اگر کہے کہ
میرے تئین اپنی عورت خدا سے زیادہ پیاری ہے کافر ہوگا لازم ہے کہ توبہ کرے پھر اوس عورت سے
نکاح پڑھ لیوے اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہے کہ مجھکو مسلمانی بتا تا کہ تیرے نزدیک مین مسلمان ہو جاؤن
اگر مسلمان کہے توقف کر جب تلک فلانا عالم یا فلانے قاضی کے پاس جاوین تو کہ وہ تجھکو بتلاوینگے
پس اوس وقت تو اونکے نزدیک مسلمان ہوا سکے کفر مین اختلاف ہی صحیح وہ ہے کہ کافر ہوگا اور اگر کوئی
واعظ کہے توقف کر کہ فلانے دن وعظ کی مجلس مین تو مسلمان ہونا اس صورت مین فتوی یہ ہی کہ واعظ

کافر ہوگا اگر کہے کہ مجکو خدا ے تعالی نماز روزے سے جلدی اوٹھا دے کافر ہوگا اگر کہے کہ کتنے دن نماز
مت پڑھ تا حلاوت بے نمازی کی تو دیکھے کافر ہوگا اگر کہے کہ کام عقلمندون کا بھی وہی ہے اور کام کافرونکا
بھی وہی ہے یعنے دونون کا کام ایک ہے تو کافر ہوگا اور اگر اوس کام کا اشارہ کسی عالم معین کیطرف کریگا
تو کافر نہوگا دعا مانگتے ہین یون کہتا کہ اے اللہ اپنی رحمت مجھہ سے دریغ مت رکھہ یہ لفظ الفاظ کفر مین
سے ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ تو مرتد ہوجا اسصورت مین تو اپنے شوہر سے جدا ہوجائیگی
کہنے والا کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنے لیے خواہ غیر کے لیے کفر ہے صحیح وہ ہے کہ اگر کفر برا جانتا
ہے لیکن چاہتا ہے کہ دشمن اپنا کافر ہوجاوے اس چاہنے پر یہ چاہنے والا کافر نہوگا اگر کوئی
شخص شراب پینے کی مجلس مین بلند جگہہ پر واعظون کے مانند بیٹھکر مسخری کی باتین کرے اور سارے اہل مجلس
اون باتون سے ہنسین اور خوش ہووین تو وہ سب کافر ہووینگے اگر کوئی شخص آرزو کرے اور کہے کہ اگر
زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی آرزو کرے اور کہے کہ شراب حلال
ہوتی یا روزہ مہینے رمضان کا فرض نہوتا کیا خوب ہوتا کافر نہوگا اگر کوئی کہے کہ خدا جانتا ہے کہ یہ کام
مین نہین کیا اور حال یہ ہے کہ اوس نے کیا ہے پس اسکے کفر مین دو قول ہین قول صحیح یہ ہے کہ کافر
نہوگا اور سرخسی سے منقول ہے کہ اگر قسم کہانیوالا اعتقاد رکہتا ہے کہ اس کلام مین جہوٹھہ بولنا کفر ہے
اوس صورت مین وہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہین رکہتا ہے تو نہوگا حسام الدین کا فتوی امام سرخسی کے
قول پر ہے امام طحاوی نے کہا کہ مومن ایمان سے خارج نہوگا مگر جب انکار کریگا اوس چیز کا کہ جسپر ایمان لانا
واجب ہے امام ناصر الدین نے کہا کہ جس چیز کے اختیار کرنے سے یقینا مرتد ہوجاتا ہے اوس چیز کے
ظاہر ہونے سے حکم ردت کا کیا جاویگا اور جس چیز کے اختیار کرنے سے مرتد ہونے مین شک ہے وہ اوس امر کے
ظاہر ہونے سے مرتد کا حکم نچاہیے کرنا کیونکہ امر یقینی زائل نہین ہوتا ہے شک کے سبب سے اور حال یہ ہے کہ
اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہین ہوتا ہے مسلمان کو کافر کہنے کا فتوی جلدی نچاہیے دینا کیونکہ کفار
کی اکراہ سے جسنے کلمہ کفر کا کہا علما نے اوسپر ہی حکم کفر کا نہین فرمایا بلکہ فرماتے ہین کہ ایمان اوسکا قائم ہے
تاتارخانی مین ینابیع سے نقل کیا ہے کہ ابو حنیفہ نے کہا کہ جبتک کفر کا اعتقاد نکریگا کافر نہوگا محیط اور ذخیرہ مین لکہا ہے کہ

مسلمان کافر نہین ہوتا مگر جسوقت کفر کا قصد کریگا کافر ہوگا مضمرات مین نصاب الاحتساب سے جامع صغیر
سے نقل کیا کہ اگر کسینے کلمہ کفر کا قصداً کہا لیکن اعتقاد کفر پر نہین رکھتا ہو علما نے کہا کہ کافر ہوگا کیونکہ کفر عقیدہ
سے علاقہ رکھتا ہے اور اوسکو کفر پر اعتقاد نہین ہے اور بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہے
اور جانتا نہین کہ یہ کلمہ کفر کا ہے بعض علما نے کہا کہ کافر ہوگا نجانینکے سبب سے اور بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا
کیونکہ جہل عذر نہین ملتقی سے روایت ہے کہ جورو خاوند دونمین سے ایک کے مرتد ہونیکے ساتھ فی الحال نکاح
ٹوٹ جاتا ہے قاضی کے حکم پر موقوف رہتا نہین اگر کسینے آتش پرستونکے مانند ٹوپی پہنی یا ہندوونکے
مانند لباس پہنا بعضے علما نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے لکھا نہوگا اور بعضے متاخرین نے کہا کہ ضرورت کے
سبب پہنے گا تو کافر ہوگا اگر زنار باندہا اس صورت مین قاضی ابوحفص کہتے ہین اگر کفار کے ہاتھ سے
خلاصی پانیکے سبب باندہا ہوگا تو کافر ہوگا اور تجارت کی فائدیکے واسطے باندھا ہوگا تو کافر ہوگا جب
مجوس نوروز کے دن جمع ہووین یا ہنود دیوالی کے دن خوشی کرین اوسوقت اگر کوئی مسلمان کہے کہ انلوگون
نے اچھی سیرت رکھی ہے کافر ہوگا مجمع النوازل مین لکھا ہے کہ اگر کوئی مرد گناہ کرے خواہ صغیرہ ہو خواہ
کبیرہ پس دوسرا شخص کہے کہ توبہ کر اور وہ کہے کہ کیا مینے کیا ہے جو توبہ کرون کافر ہوگا اگر حرام مال سے
صدقہ کیا اور ثواب کی امید کرے تو کافر ہوگا صدقہ لینے والا اگر جانتا ہے کہ صدقہ حرام مال کا ہے باوجود جاننے
کے اگر دعا کرے اور صدقہ دینے والا آمین کہے تو دونون کافر ہووینگے کوئی فاسق شراب پیتا تھا
اوس حالت مین اوسکے اقربا آئے اور درہم اوسپر تصدق کیے یا پہنے اوسکو مبارکباد دی ان دونون
صورت مین وے سب کافر ہوینگے اپنی عورت سے لواطت حلال سمجھنے سے کافر ہوگا اجنبی عورت کے ساتھ حلال
جاننے سے کافر ہوگا حیض کی حالت مین وطی حلال جاننا کفر اور استبرا کی حال مین حلال جاننا بدعت ہے
خزانۃ مین لکھا ہے کہ ایک مرد اگر بلند جگہ پر بیٹھ جاوے اور لوگ ٹھٹھے کی راہ سے اوس سے مسائل پوچھین
اور وہ بطریق ٹھٹھے کے جواب دیوے تو وہ کافر ہوجائیگا دینی علوم کے ساتھ ہنسی کرنا کفر ہے ہنسی ہو یا لاجانے
ابتدی بیٹھ جانے بستی مین اگر کسی نے کہ مجلس علم کی مجلس سے کہا کام یا کہے کہ جن باتونکو علما کہتے ہین وے لوگون
سکتا ہے یا کہے کہ ہم جاہلون کے حیلے کا منکر ہوون یا فریب ہوگا اگر کہے کہ علم کیا کام آویگا کافر ہوگا اگر کہے

کہ ان علمونکو کون سیکہے یہہ تو کہانیان ہین یا یون کہے کہ یہہ تو مکر و فریب ہین کافر ہوگا اگر ایک شخص کہے کہ چل شرع کیطرف دوسرا کہے پیادہ لے آ کافر ہوگا اور اگر کہے کہ چل قاضی کے پاس وہ کہے کہ پیادہ لا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ نماز جماعت کے ساتھہ پڑہ وہ کہے کہ ان الصلوة تنہا کافر ہوگا ف کیونکہ آیت قرآن کی ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ تنہی کے معنی منع کرتی ہین اوسنے ہنسی سے اکیلے کے معنی مراد لیا اور ہنسی کرنی قرآن کی آیت کے ساتھہ کفر ہے اگر کوئی قرآن کی آیت پیالے مین رکہکر پیالے کو پر کرے کہے کاسًا دِھَاقًا کافر ہوگا دیکہ مین جو کچہہ باقی بچا اوسپر اگر کہے وَالْبٰاقِیٰاتُ الصّٰالِحٰاتُ کافر ہوگا اگر کوئی مرد بسم اللہ کہکر شراب پیوے یا زنا کرے تو کافر ہوگا اگر بسم اللہ کہکر حرام کہاوے کہا و اسصورت مین بہی کافر ہوگا اگر رمضان آوے اور کہے کیا رنج تیر آیا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ چل فلانیکو امر بالمعروف کرین پس اگر جواب دیوے کہ اوسنے میرا کیا کیا ہی کہ مین اوسکو امر بالمعروف کرونگا کافر ہوگا کوئی مرد اگر قرض دار سے کہے کہ میرا زر دنیا مین دے کیونکہ آخرت مین زر نہوگا اگر وہ جواب دیوے کہ دس اشرفی اور دے آخرت مین مجہسے لینا دہ مین دونگا کافر ہوگا بادشاہ کو اگر سجدہ عبادت کا کریگا بالاتفاق کافر ہوگا اور اگر جسطرح سلام تحیتہ کا کرتے ہین اسیطرح اگر سجدہ تحیتہ کا کریگا تو علما کو اوسمین اختلاف ہے ظہیریہ مین لکہا ہے کہ کافر ہوگا ہدایہ کی شرح فوائد الدرایہ مین لکہا ہی کہ سجدہ کرنا نہین جائز ہے بالاجماع لیکن خدمت کرنی دوسری وضع سے مثلاً کہڑا رہنا بادشاہ کے روبرو یا ہاتہ چومنا یا پیٹہ جہکانا جائز ہے جو کوئی بتون کے نام پر یا کسی جگہہ پر یا دریا اور گہر او چشمہ وغیرہ پہ ذبح کریگا پس وہ ذبح کرنے والا مشرک ہوگا اور اوسکی عورت اوسکی نکاح سے نکل جاویگی اور وہ جانور ذبح کیا ہوا مردار ہوگا دستور القضاہ مین امام زاہد ابوبکر سے نقل کیا کہ جو شخص کافرونکی عید کے دن چنانچہ مجوس کے نوروز مین اور اسی طرح ہندوونکی ہولی اور دوالی اور دسہرہ مین جاوے اور کافرونکے ساتھہ بازی مین شریک ہووے تو کافر ہوگا اوسکا ایمان قبول نہین اور اوس کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہین اختلاف ہے اصح قول وہ ہے کہ قبول ہوتی ہے شرح مقاصد مین لکہا ہے کہ جو شخص انکار کرتا ہے عالم کے حدوث کا یا انکار کرتا ہے حشر جسمون کے ساتھہ ہونیکا یا کہتا ہی کہ حق تعالی علم جزئیات کا نہین اور انکے مانند جو ضروریات دین کے

مین اون مین انکار کرتا ہے یہ وہ شخص کافر ہے بالاتفاق جنکی عقیدے سنت اور جماعت کی برخلاف ہین
مثل روافض اور خوارج اور معتزلہ اور غیر انکے جو فرقے باطل ہین یا کہ دعوی اسلام کا کرتے ہین اونکی کفر مین
اختلاف ہی ملتقی مین ابو حنیفہ سے روایت ہی کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا ہون اور ابو اسفرائنی نے
کہا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر جانتا ہون اور جو کوئی کافر نہین جانتا ہے مین بہی اوس کو
کافر نہین جانتا ہون علامہ علم الہدی نے بحر المحیط مین کہا کہ جو ملعون پیغمبر علیہ السلام کو
گالی دیوے یا اہانت کرے یا اون کے دین کے امور مین سے کسی امر مین یا اونکی صورت
مبارک مین یا اونکے اوصاف مین سے کسی وصف مین عیب کرے اگرچہ دلگی کی
راہ سے ہو خواہ وہ آدمی مسلمان ہو خواہ ذمی خواہ حربی وہ کافر ہے اوسکو
قتل کرنا واجب ہے توبہ اوسکی قبول نہین اجماع امت اس بات پر ہین
کہ نبیون مین سے جو سے کوئی نبی ہو اونکی جناب مین بے ادبی کرنا حرفت
جاننا کفر ہے بے ادبی کرنے والا کافر ہے خواہ حلال جانکر بے
ادبی کی ہے یا حرام جانکے روافض جو کہتے ہین کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنون کے خوف
سے خدا کے بعض احکام کو نہین
پہونچایا یہ کفر ہے
فقط

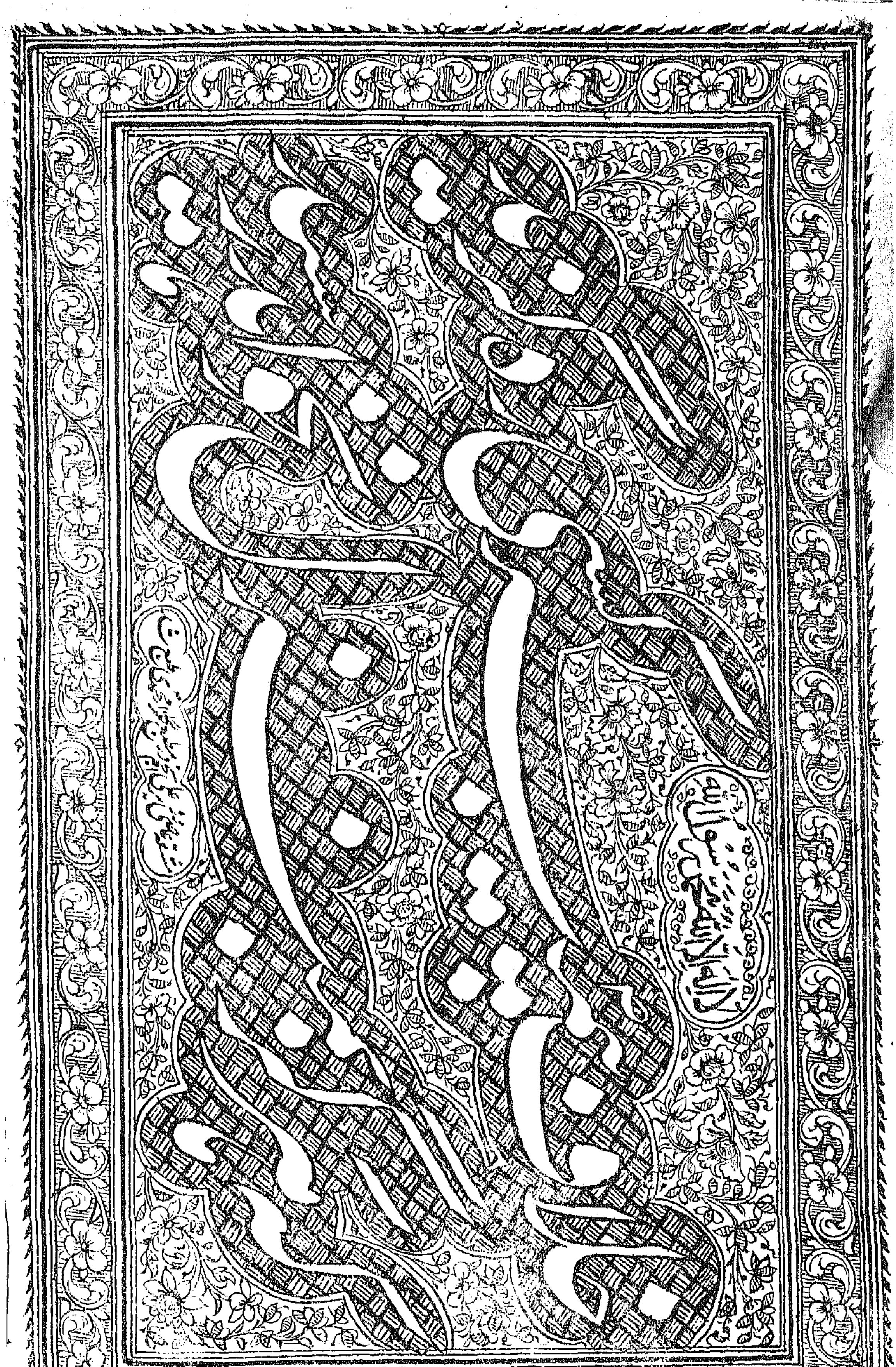
نقشہ سایہ اصلی

اس جدول میں احوال مقدار سایہ کے سایہ اصلی کا اور اوقات نماز کا اور مقدار شفق و صبح صادق کا لکھا گیا ہے اور اس کی اصطلاحات کا علم کرنا چاہیے وہ یہ ہیں کہ ہر ساعت ساٹھ دقیقہ کا ہوتا ہے اور ایک دقیقہ ساٹھ آن کا اور ان کا مقدار ... گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکیں اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہے اور ایک پل ساٹھ ریزہ کا اور ایک ریزہ ساٹھ ... اور ریزہ بقدر دو حرف کہنے کے ہوتا ہے جیسے کہ میں ... ہوتا ہے کہ اس میں ایک حرف بھی نہ کہہ سکیں ... کہ پل وہ ہے کہ جس میں چھ بار لفظ اللہ کا کہہ سکیں یہ جدول ... حسب افق دار الخلافہ دہلی لکھی ہے اور مطابق ...

ماہ	ایام	بروج	گھڑی	پل	قدم	دقیقہ	گھڑی	پل	قدم	دقیقہ	گھڑی	پل	قدم	دقیقہ	گھڑی	پل
چیت	۳۱	حمل	۴	۲۷	۳	۴۹	۱۵	+	۱	۴۹	۶	۲۳	۱۶	۱۹	۳	۲۴
بیساکھ	۳۱	ثور	۳	۲۹	۲	۱۰	۱۶	۴	۹	۱۰	۸	۹	۱۶	۱۰	۴	۴۹
جیٹھ	۳۲	جوزا	۳	۵۵	۱	۲	۱۶	۵۶	۸	۲	۸	۲۰	۱۵	۲	۴	۵۶
اساڑھ	۳۱	سرطان	۴	۴۰	+	۳۸	۱۶	۱۶	۸	۳۸	۸	۲۵	۱۴	۳۸	۵	۱۱
ساون	۳۱	اسد	۳	۵۵	۱	۳	۱۶	۵۱	۸	۲	۶	۲	۱۵	۲	۴	۵۶
بھادوں	۳۱	سنبلہ	۳	۲۹	۲	۱۰	۱۶	۴	۹	۱	۶	۹	۱۶	۱۰	۴	۹
اسوج	۳۰	میزان	۳	۲۹	۳	۴۹	۱۵	+	۱۲	۵۹	۵	۲۳	۱۶	۴۹	۴	۹
کاتک	۳۰	عقرب	۳	۲۶	۸	۵۴	۱۳	۸۹	۱۲	۵۴	۵	۵۴	۱۹	۵۴	۳	۵۴
منگسر	۲۹	قوس	۳	۳۶	۸	۱	۱۳	۴	۱۵	۱	۵	۴۰	۲۳	۱	۳	۵۱
پوہ	۲۹	جدی	۳	۴۰	۹	۱	۱۳	۳	۱۰	۱	۵	۳۶	۱۳	۱	۲	۵۱
ماہ	۳۰	دلو	۳	۳۶	۵	۱	۱۳	۴۰	۱۵	۱	۵	۴	۱۲	۱	۳	۵۱
پھاگن	۳۰	حوت	۳	۲۷	۵	۵۴	۱۲	۵۶	۱۲	۵۴	۵	۵۴	۱۹	۵۴	۳	۵۴

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ دریں ایام فرخندہ فرجام کتاب کثیر المنفعت مسمی کشف الحاجات اردو و مالا بد منہ مع نقشہ سایہ اصلی
در مطبع ... واقع شہر لکھنؤ محلہ چوک اکبری دروازہ باہتمام خواجہ محمد وزیر ... زیور
طبع پوشید فقط


لا اله الا الله محمد رسول الله